ہندستانی پروجکٹ کا کتابی سلسلہ ۔ ۱

ہندستانی رنگ

مرتب

پروفیسر محمّد حسن
ڈائرکٹر ہندستانی پروجکٹ

ہندوستانی پروجکٹ
غالب اکیڈمی، نظام الدین ویسٹ
نئی دھلی ۱۳
۱۹۹۳ء

ہندستانی پروجکٹ کا کتابی سلسلہ — (۱)

ہندستانی رنگ

عام بول چال کی ہندستانی زبان پر مضامین اور لسانی جائزے

مرتب

محمد حسن

ڈائرکٹر، ہندستانی پروجکٹ

غالب اکیڈمی
نظام الدین ویسٹ، نئی دہلی ۱۳

تعداد:- ایک ہزار (۱۰۰۰)

کتابت:- عبدالمنّان خوشنویس

سال اشاعت:- ۱۹۹۳ء

ناشر:- ہندوستانی پروجیکٹ
غالب اکیڈمی، نظام الدین ویسٹ
نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳

قیمت:- [redacted] روپے
مجلد:- ایک سو روپے ۱۰۰/-

فہرست مضامین

دیباچہ

عام بول چال کی زبان ہندستانی پر کتابی سلسلے کی یہ پہلی کڑی ہے۔

اس کے تین حصّے ہیں۔

پہلے حصّے میں ہندستانی زبان کے بارے میں مقالے شامل ہیں۔ ان میں کچھ مقالے ہندستانی پرچار سبھا بمبئی کی گولڈن جُبلی کے موقعے پر پڑھے گئے تھے اور کچھ ہندستانی پروجیکٹ دہلی کے دو جلسوں میں پیش کیے گئے تھے۔ پہلے جلسے کی صدارت شری اندر کمار گجرال نے کی تھی اور افتتاح شری پی۔ این ہکسر نے کیا تھا، دوسرے جلسے کے صدر تھے شری کلدیپ نیّر اور افتتاحی خطبہ پروفیسر رشید الدین خاں نے دیا تھا۔

اِن میں اردو مقالے بھی ہیں اور ہندی مقالے بھی۔ جن کا رسم خط تبدیل کیا گیا ہے۔ اردو والے مقالوں میں اردو پن زیادہ ہے اور ہندی مقالوں میں سے اکثر میں ہندی پن کا غلبہ ہے۔ ممکن ہے بعض لوگوں کو انھیں پڑھنے میں دشواری ہو مگر ہم نے ان کو جوں

کا توں شائع کرنا ہی مناسب سمجھا۔

دوسرے حصّے میں قدیم ہندی ادب کے شاہکاروں میں شامل عربی، فارسی اور ترکی الفاظ کی فہرست دی گئی ہے جس سے اندازہ ہوگا کہ لفظوں کے ساتھ ساتھ چھوت چھات کا رویہ ان دنوں عام ہوگیا ہے پہلے نہیں تھا اور ہمارے مستند لکھنے والے بھی کھلے دل سے "غیر ملکی" الفاظ کا استعمال کرتے تھے اور ہماری ملواں زبان اور کلچر میں یہ عناصر گھُل مِل گئے تھے۔

تیسرے حصّے میں ان ہندستانی الفاظ کی فہرست ہے جو ملک کی غیر ہندی زبانوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ دلیل عام طور پر دی جاتی ہے کہ زبان جتنی زیادہ سنسکرت زدہ ہوگی اتنی ہی زیادہ علاقائی زبان جاننے والوں کے لیے عام فہم ہوگی کیونکہ یہ سنسکرت سے زیادہ قریب ہیں۔

لیکن یہ صرف ادھورا سچ ہے۔

ہندستان کی سبھی علاقائی زبانوں میں عام بول چال کی ہندستانی کے لفظ بڑے تعداد میں رچ بس گئے ہیں ان کی مختصر سی فہرست دی جا رہی ہے جس کی تیاری میں حکومت ہند کی وزارت تعلیم نے خاصہ کام کیا تھا اور اسی کے شکریے

کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس سے اندازہ ہوگا کہ عام بول چال کے ہندستانی لفظ جنوبی ہند میں بھی کس قدر رچ بس گئے ہیں۔

ایک بڑے لمبے اور دشوار سفر کا یہ پہلا قدم ہے۔ شاید کسی کو ان مضامین سے یہ خیال آئے کہ اردو اور ہندی الگ الگ ہوتے ہوئے بھی بہت کچھ ایک جیسی بھی ہیں اور اس ایک جیسے پن پر زور دینے ہی سے میل ملاپ کے وہ راستے پیدا ہوں گے جس کے بل پر وہ ہندستان میں انگریزی کی جگہ لے سکے اور پوری دنیا میں اردو ہندی مل کر چھٹی سب سے بڑی زبان کا درجہ حاصل کر سکیں۔

اسی امید کے ساتھ "ہندستانی رنگ" کی یہ پہلی جلد آپ کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔

محمد حسن
ڈائرکٹر، ہندستانی پروجیکٹ

غالب اکیڈمی
نظام الدین ویسٹ
نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳
۶ مئی ۱۹۹۳ء

ہندستانی پروجکٹ

ہندستانی ہمارے دیس ہی میں نہیں پاس پڑوس کے دیشوں میں بھی عام بول چال کی زبان ہے جہاں بولی نہیں جاتی وہاں بھی سمجھی ضرور جاتی ہے۔

یہی وہ بولی ہے جو بازار، کاروبار، فلم اور ناٹک میں برتی جاتی ہے اور جس میں ملک کے بڑے حصّے میں لوگ بات چیت کرتے ہیں۔

یہی وہ بولی ہے جسے انگریز صدیوں تک دفتر اور فوج میں استعمال کرتے رہے ہیں انھوں نے اسے رومن لکھاوٹ میں لکھا۔

اسی ہندستانی کو گاندھی جی نے عام بول چال کی زبان کی حیثیت سے مانا اور اسے قومی زبان بنانے کا مشورہ دیا۔ گاندھی جی نے اسی ہندستانی کو اپنایا اور اسے ہندی اور اردو، دونوں لکھاوٹوں میں لکھنے کی صلاح دی۔

آج جب ایشیا کے الگ الگ ملک ایک دوسرے کے پاس آرہے ہیں اور "سارک" کی شروعات ہو چکی ہے یہی ہندوستانی بھاشا پورے علاقے میں سب سے بڑی زبان ہے چاہے وہ ناگری میں

لکھی جاتی ہو یا اردو لکھاوٹ میں۔

اسی ہندستانی زبان اور اسی بول چال کی بھاشا کے ہزاروں لفظ انگریزی زبان نے اپنائے ہیں یہی نہیں اس کے ان گنت لفظ سارک ملکوں کی بھاشاؤں میں ہیں۔ بنگلہ، تامل، گورکھالی، سنہالی، مالدیپ اور پاکستان کی علاقائی زبانوں میں اپنا لیے گئے ہیں یہی ہندستانی سارک کے ملکوں ہی کے نہیں دکھنی ایشیا کے ملکوں کے بیچ میل ملاپ کی زبان بن سکتی ہے۔

ہندستان کی سبھی بھاشاؤں میں ہندستانی کے سینکڑوں شبد ہیں اسی طرح ان بھاشاؤں کے شبد ہندستانی بول چال میں ہیں۔ ساہتیہ اور ادب میں بھی کبیر بانی، خسرو کے کلام گرو گرنتھ صاحب سور داس، میرا بائی، بہاری، میر، نظیر اکبرآبادی، انشا، اللہ خاں سے لے کر آرزو لکھنوی اور پریم چند تک اور ہمارے اپنے زمانے کے سبھی ہندی اور اردو ناولوں، ناٹکوں اور کہانیوں میں ایک رلواں زبان پنپتی اور پروان چڑھتی رہی ہے۔

انہی باتوں کو سامنے رکھ کر ہندستانی پروجکٹ شروع کیا گیا ہے۔ اِس پروجکٹ میں :-

۱۔ بنیادی ہندستانی بول چال کے لفظوں کا شبد کوش اور لغت (اردو اور ناگری اور رومن لکھاوٹ میں)

۲۔ ملے جلے ہندستانی ادب کی ایک انتھالوجی (تینوں لکھاوٹوں میں)

۳۔ تینوں لکھاوٹوں میں ہندستانی ساہتیہ کا اتہاس اور ادبی تاریخ۔

۴۔ انگریزی میں شامل ہندستانی لفظوں کی ایک ڈکشنری۔

۵۔ اسی طرح سارک ملکوں کی زبانوں اور ہندستانی کے درمیان ایک سے لفظوں اور شبدوں کی ڈکشنریاں تیار ہوں گی۔

۶۔ بھارت اور پاکستان کی سبھی علاقائی اور شیتریہ زبانوں میں ہندستانی زبان کے لفظوں اور ہندستانی میں ان بولیوں کے شبدوں کو اکٹھا کیا جائے گا۔

۷۔ چھ ماہی رسالہ تینوں لکھاوٹوں میں چھپے گا جس میں عام بول چال کی چیزیں شامل ہوں گی۔

۸۔ ہندی اور اردو لکھاوٹوں کو سکھانے کی مہم چلائی جائے گی اور تعلیم بالغان اور ساکشرتا ابھیان میں ہندستانی سکھانے کو شامل کیا جائے گا۔

۹۔ ہندستانی بول چال کی زبان پر گوشٹھیاں اور مذاکرے ملک میں جگہ جگہ کیے جائیں گے اور لکھنے والوں اور ملک میں سوچنے سمجھنے والوں کا دھیان اس طرف دلایا جائے گا۔

۲

جب آندھی تیز ہو تو اپنے دِیئے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے خود ہی بچانا ہوتا ہے۔ "ہندستانی پروجکٹ" بھی ایسی ہی ایک کوشش ہے۔ گزرے ہوئے یُگوں کے پنّے پلٹنے کا کام تو بہت لوگ کر رہے ہیں۔ آیئے ہم آپ آج کی آنکھوں سے زمانے کو دیکھیں اور آج کی سچائیوں کو سمجھیں۔

اردو اور ہندی والوں کو اپنی اپنی شاندار ادبی روایتیں اور پرمپرائیں مبارک ہوں مگر ذرا بے لکھے اور بے نشان گیتوں، کہانیوں، کہہ مکرنیوں، پہیلیوں کہاوتوں اور طرح طرح کے کارناموں کو بھی یاد رکھنا چاہیے جو لوک ساہتیہ یا لوک ادب کے نام سے پہچانے جاتے ہیں جس میں

امّاں میرے باوا کو بھیجو جی کہ ساون آیا

یا   کاہے کو دینی بدیس رے لکھی بابل مورے

یا   کالے میگھا پانی دے پانی دے گڑ دھانی دے

جیسے ان گنت گیت بھی ہیں سہاگ بھی ہیں، نوحے اور مرثیے بھی ہیں اور کاویہ بھی۔

اردو ہندی کے ادبی روایت کی سرحدوں کو توڑ تاڑ کر آج بھی نہ جانے کتنے ہندی کوی غزلیں لکھ رہے ہیں اور ہندی غزل نام کی ایک نئی دِھارا

بن گئی ہے اور نہ جانے کتنے اردو شاعر گیت، دوہے اور کنڈلیاں لکھ رہے ہیں اور یہ پکا ثبوت ہے اس بات کا کہ ہندستانی نام کی سرسوتی الگ الگ خانوں میں بٹنے کو تیار نہیں ہے اور آج بھی الگ الگ لکھاوٹوں میں لکھے جانے پر بھی اس میں بہت کچھ ملتا جلتا ہے بہت کچھ ایک سا ہے۔

یہ تو ہوئی دیس کے اندر کی بات، دیس کی سرحدوں سے باہر پاکستان ہو یا بنگلہ دیش، برما ہو یا سری لنکا، مالدیپ ہو یا نیپال۔ پورے سارک ملکوں میں ہندستانی سمجھی ضرور جاتی ہے اور کہیں کہیں بولی جاتی ہے۔ پاکستان میں تو اردو کے نام پر یہی ہندستانی قومی زبان ہے۔ باقی ملکوں میں بھی ہندستانی بولی ٹھولی عام ہے اسی لیے ہندستانی کو ان ملکوں کے لیے رومن میں لکھنے اور چھاپنے کی ضرورت سمجھی گئی کہ ہندستانی ان لوگوں تک بھی پہنچے جو ملک کے اندر یا باہر کے علاقوں میں ہیں اور دیوناگری یا یا اردو لکھاوٹ میں اسے نہیں پڑھ سکتے۔

زمانہ ٹی وی اور ریڈیو کا ہے۔ لکھے جانے والے شبد کے ساتھ ساتھ بولا اور سُنا جانے والا لفظ بھی اب اپنا گہرا اثر چھوڑ رہا ہے اور لکھاوٹوں کا روپ پیچھے رہا جا رہا ہے۔ فلم کی طرح ریڈیو اور دور درشن میں بھی اس بول چال کی ہندستانی کو رواج دینے کی ضرورت ہے جب تک MASS MEDIA اپنے آپ کو MASS یا جن یا عوامی کہتا رہے گا اور عام آدمی کی بولی ٹھولی سے رشتہ نہ جوڑے گا اس کی حیثیت چھپکلی کی کٹی ہوئی دُم سے زیادہ نہ ہوگی۔

"ہندستانی پروجکٹ" کوئی نئی زبان ایجاد کرنا نہیں چاہتی، اتنا چاہتی ہے کہ جو زبان ہم بولتے ہیں وہی برتیں وہی لکھیں. ذرا سوچیے تو کتنے ہزاروں محاورے، کیسے کیسے سجل اور سڈول، ٹھیٹھ بولی کے لفظ اور شبد ہم نے پچھلے ۴۶ سال میں لغت اور شبدکوش کی خاطر بھلا دیئے اور اپنی بولی کو ٹیڑھا میڑھا کر ڈالا. اس کی مٹھاس، کوملتا اور سادگی، نرمی اور رنگینی بھلا کر اسے دفتری وردی پہنا دی. ہندستانی پروجکٹ اسی میٹھی، کومل، سرل بول چال کی ہندستانی کی طرف آپ کا دھیان لے جانا چاہتی ہے کہ یہی صحیح معنوں میں ہماری مادری زبان اور ماتر بھاشا ہے.

مگر یہ کام ہو تو کیسے ؟

ہمیں راستے کی کٹھنائیوں کا پتہ ہے جب کوئی آگے قدم بڑھاتا ہے تو راستے کے کانٹوں کا خطرہ بھی مول لیتا ہے.

۱۔ ہندستانی شبدوں اور لفظوں کی ایک ساجھے کی ڈکشنری.

۲۔ ہندستانی محاوروں کی ایک کتاب.

۳۔ ٹھیٹھ ہندستانی شاعری اور کہانیوں کی ایک انتھالوجی

۴۔ ہندستان کی دوسری بھاشاؤں میں ہندستانی لفظ اور ہندستانی میں ان سے لیے ہوئے لفظوں کی ایک فہرست،

۵۔ ہندستانی ساہتیہ کا اتہاس یعنی ٹھیٹھ ہندستانی ادب کی تاریخ.

۶۔ سارک والے ملکوں کی زبانوں اور ہندستانی کے درمیان مشترک شبدوں، لفظوں اور ادب کی کھوج.

۷. ہندستانی پر ایک چھ ماہی پرچہ

اور یہ سب کام ہم تینوں لکھاوٹوں میں کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ ناگری، اردو اور رومن ۔۔۔ اور اس کام میں آپ کی مدد اور سہیوگ چاہیے۔

آج کی سچائی یہ ہے کہ کوئی کچھ کہے" ہندستانی" ہمارے ملک کے بڑے حصے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ سڑک ہو یا ڈھابہ، سینما ہال ہو یا بازار۔۔۔ ہر جگہ اسی کا چلن ہے اور یہ ایسی بھاشا ہے جو پوری آزادی سے دوسری بھاشاؤں کے شبد اور لفظ اپنا لیتی ہے LANTERN کو لالٹین اور RAILWAYS کو ریل گاڑی، رپورٹ کو رپٹ بنا لیتی ہے۔ عربی، فارسی، ترکی، اٹلیین، پرتگالی، روسی، فرانسیسی اور جرمن سے اس نے بہت کچھ اپنایا ہے۔

یہ بھی سچ ہے کہ سَو میں ستائیس پڑھے لکھوں کے اس دیس میں لکھاوٹوں پر جھگڑا ہے کوئی اسے ناگری میں لکھتا ہے اور ہندی نام دیتا ہے اور ضد کرتا ہے کہ یہی لکھاوٹ اور یہی ہندی ہی" ہندستانی" ہے اس کے سوا کوئی ہندستانی نہیں ہے۔ کوئی اسے اردو لکھاوٹ میں لکھتا ہے اور اردو نام دیتا ہے اور ضد کرتا ہے کہ اسی لکھاوٹ میں لکھی جانے والی اردو ہی "ہندستانی" ہے اور صرف یہی سچی ہندستانی ہے۔ کچھ بحث کرو تو جھگڑا بڑھتا ہے۔ سچائی یہ بھی ہے کہ کم سے کم سَو ڈیڑھ سو برس سے یہی ہندستانی رومن لکھاوٹ میں لکھی جاتی رہی ہے اور انگریزوں ہی نے نہیں، نیتا جی سبھاش چندر بوس نے بھی اپنی انڈین نیشنل آرمی میں

اسی روپ میں اسے برتا۔

گاندھی جی نے اسے ناگری اور اردو دونوں لکھاوٹوں میں لکھنے کی صلاح دی اور اسے قومی زبان اور راشٹر بھاشا مانا۔ یہ بات الگ ہے کہ اس ملک نے جسے آزاد کرانے کے لیے انھوں نے جی جان لگا دیئے، ان کی بات نہ مانی۔ آج آزادی کو ۴۶ سال ہونے کو آئے یہی ہندستانی عام آدمی کی زبان پر ہے اور اس کے چلن کو کٹھن شبدوں کی آندھیاں اور تت سم لفظوں کے طوفان بھی روک نہیں سکے ہیں۔

"ہندستانی پروجکٹ" اسی عام آدمی، اسی بازار میں چلتے پھرتے ہندستانی کی زبان اور بھاشا کے سر پر تاج رکھنے کی کوشش ہے۔ اس کی بولی کو مناسب درجہ اور صحیح معنوں میں مان دان دینے کی طرف ایک قدم ہے۔ جب نفرت اور گھرنا کے جھگڑے چل رہے ہوں جو دیش پریم ہی کو نہیں انسانیت اور مانوتا کے خیمے اکھاڑے لیے جا رہے ہوں یہ چھوٹی سی کوشش آپ سے حوصلہ اور سہیوگ چاہتی ہے۔

ہمارے پورے دیس میں سینکڑوں بولیاں ہیں ۱۸ تو ہمارے سم ودھان نے مانی ہیں ان سب کے ان گنت شبد اور لفظ ہندستانی بول چال میں آئے ہیں اور ہندستانی ان سبھی بولیوں کے علاقوں میں سمجھی بھی جاتی ہے اور اس کے لفظ بھی ان سبھی بولیوں میں اپنائے گئے ہیں ایسے لفظوں، شبدوں کی ایک لغت اور شبد کوش ہم تیار کر رہے ہیں۔ بنگالی، مراہٹی، گجراتی، تامل، کنڑ، ملیالم، پنجابی، کشمیری، غرض کونسی زبان

ہے جس میں یہ صورت نہ ہو، اسی سے مل جل کر تو ہندستانی کا وہ روپ ابھرا ہے، جو دیس کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھیلا ہے۔

ہاں، ہندی اور اردو لکھنے والوں نے اسے اپنے طور پر اپنا لیا ہے بے شک ہندی، اردو والوں کو اپنی اپنی لکھاوٹیں ہی نہیں بلکہ اپنے اپنے رنگ ڈھنگ، اپنے اپنے اسٹائل اپنانے کا پورا حق ہے۔ نہ لکھاوٹ کسی پر تھوپی جانی چاہیے نہ اسٹائل۔ یہ بھی سچ ہے کہ اردو اور ہندی ادب اور ساہتیہ کی اپنی رچی بسی ہوئی روایت اور پرمپرا ہے، لفظوں، شبدوں کا اپنا خزانہ ہے۔ مگر یہ بھی سچ ہے کہ اردو اور ہندی لکھنے والوں میں جہاں ایسے ہیں جو کٹھن اور بھاری بھرکم اسٹائل اپناتے ہیں وہاں ایسے بھی ہیں جو اپنی زبان کو اردو کہیں یا ہندی، اور لکھاوٹ ان کی کچھ بھی کیوں نہ ہو مگر وہ ہندستانی ہی میں لکھتے ہیں۔ اردو میں انشا کی رانی کیتکی، نظیر کی نظمیں، عظمت اللہ خاں کی شاعری، آرزو لکھنوی کی سریلی بانسری، خواجہ حسن نظامی اور عبدالماجد سے لے کر سعادت حسن منٹو تک کے یہاں اس کی مثالیں ملیں گی، ہندی میں کبیر سے لے کر پریم چند تک یہی سلسلہ ہے۔ پریم چند اور آشک آج بھی اردو اور ہندی دونوں میں جانے مانے جاتے ہیں دونوں انھیں اپناتے ہیں۔

۳

ہم آپ ایک انوکھے دیس میں رہتے ہیں جہاں ہر دن ایکتا کی آواز بڑے زور شور سے اٹھتی ہے اتنے زور سے کہ صاف پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اندر یا تو سرے سے ایکتا ہے ہی نہیں یا ہے تو اسے بڑا خطرہ ہے دونوں ہی باتیں سچی ہیں۔ دنیا میں سینکڑوں دیس ہیں کوئی بھی اتنے زور سے ایکتا ایکتا نہیں چلاتا کیونکہ انھیں اپنی ایکتا پر بھروسہ ہے۔ ہمارے یہاں ایکتا کا بڑا چرچا ہے کیونکہ ہمیں ایکتا کی ضرورت چاہے کتنی ہی ہو ابھی ہم ایک ہو نہیں پائے ہیں اور جتنے تھوڑے بہت ایک ہوئے بھی ہیں اسے بھی بچا کر رکھنے کے لیے ہر دن نئے جوکھم سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔

پھر مزا یہ ہے کہ ایکتا کا چرچا تو اتنا ہے پر ایکتا کی سبھی نشانیوں کو ہم ایک ایک کر کے اپنے ہاتھوں سے مٹانے پر تُلے ہیں کوئی دن

نہیں جاتا جب ہم اپنی یُگوں پرانی ایکتا کی کسی نہ کسی نشانی پر کُلہاڑا نہ چلاتے ہوں اور اسے کاٹتے اور بانٹتے نہ ہوں ایسا ہی ہے جیسے کوئی کسی گھنے پیڑ کی ڈالی پر بیٹھا ہو اور اسے آری سے کاٹنے میں لگا ہو اور سُکھ چین کی دہائی دے رہا ہو۔

ایکتا کی سب سے بڑی نشانی ہے بولی ٹھولی۔ اور ہمارے دیس میں ایک ایسی بولی ہے جو کشمیر سے لے کر کنیا کماری تک اور آسام سے لے کر گجرات تک، اگر ہر جگہ بولی نہیں جاتی تو سمجھی ضرور جاتی ہے، کہیں کم کہیں زیادہ۔ میری بات پر بھروسہ نہ ہو تو اپنے شہر میں لاکھوں کروڑوں روپیوں سے بننے والی فلموں ہی کو دیکھ لیجیے جو دیس کے ہر حصے میں چلتی ہیں اور روپیہ بٹورتی ہیں اور یہ سب فلمیں اسی بولی میں بنتی ہیں جو پورے دیس میں سمجھی جاتی ہے اور ایک بہت بڑے حصے میں بولی جاتی ہے۔

بولی، بھاشا اور زبان ملاپ کی نشانیاں ہیں۔ ایک آدمی اپنے دل کی بات دوسرے تک پہنچاتا ہے، اس میں پیار بھی کیا جاتا ہے اور لڑائی جھگڑا بھی کیا جا سکتا ہے پر یہ بولی ٹھولی کسی ایک آدمی کیا گروہ کے بنائے بھی بن نہیں سکتی اور دفتر چاہے کتنے ہی بڑے ہوں اور افسر چاہے کتنے بلوان ہیں وہ اسے ڈھال نہیں سکتے۔ یہ تو آزاد دھارے کی طرح آپ ہی آپ لوگوں کے میل میلاپ سے پھوٹ نکلتی ہے پروان چڑھتی ہے، کونپلیں، پھول، پتے اور پھل لاتی ہے

اور ہماری آپ کی روز کی زندگی میں گھُل مل جاتی ہے اس کا دھرم ہے چلن اس کا راج ہے دلوں پر، بازاروں میں، میرے آپ کے خوابوں اور سپنوں میں، ہماری سوچ میں، کانا پھوسی میں.

مزے کی بات یہ ہے کہ جس بولی ٹھولی کا راج دیس کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پھیلا ہوا اُس کا نام تک کہیں نہیں آیا، ہمارے سم و دھان تک میں اس کا ذکر تک نہیں، ہمارے سم و دھان نے آٹھویں شیڈول نے اُسے کاٹ کر ہندی اور اردو تو کیا ہے مگر وہ جس ہندستانی کے نام سے پہچانی جاتی تھی اور جس نام سے اُسے انگریزوں نے اپنے دفتری اور فوجی کام کاج کے لیے اسے برتا جس نام سے گاندھی جی نے اسے یاد کیا اور اسے دونوں لکھاوٹوں یعنی ہندی اور اردو لکھاوٹوں میں لکھنے کی صلاح دی اور جس نام سے نیتا جی سبھاش چندر بوس نے اسے اپنی انڈین نیشنل آرمی یا آئی. این. اے میں اسے قومی ایکتا کی نشانی بنایا، اس نام کو آزاد بھارت نے بھُلا دیا، اسے ہندی اور اردو میں بانٹنا ایسا ہی تھا جیسے جرمن ناٹک کار بریخت کے ڈرامے CAUCASION CHALK CIRCLE میں ایک بچے کی دعوے دار دو ماؤں کا جھگڑا نمٹانے کے لیے جج بچے کے دو ٹکڑے کر کے برابر برابر دونوں ماؤں میں بانٹ دینے کا فیصلہ کرتا ہے. ہمارے ایکتا چاہنے والے دیس نے "ہندستانی" کے سر پر بھی آرا چلا دیا اور اسے کاٹ کر بانٹ کر ایکتا ایکتا چلاتے

چلاتے ایکتا کا خون کر ڈالا۔

پھر مزا یہ ہے کہ یہ سب ہوا لکھاوٹ کے نام پر اور ایک ایسے دیس میں جہاں آج بھی آزادی کے ۴۶ سال بعد بھی اپنا نام کسی بھی لکھاوٹ میں لکھ پانے والے ۱۰۰ میں ۳۰ سے زیادہ نہیں ہیں لکھ چاہے کسی لکھاوٹ میں بھی نہ سکتے ہوں مگر لکھاوٹ کے نام پر جھگڑا ایسا ہوا کہ میل ملاپ کی نشانی دونوں لکھاوٹوں میں لکھی جانے والی "ہندستانی" کو مٹا ڈالا۔

پھر ایک اور بڑی بیماری چھوت چھات کی لگ گئی۔ قوموں کے بڑھنے یا پیچھے ہٹنے کی ایک ہی پہچان ہے کہ وہ پھیل رہی ہیں یا سکڑ رہی ہیں ہر میدان میں۔ زبان ہی کو لے لیجیے انگریزی دنیا کی ہر بھاشا سے کھلے عام ڈنکے کی چوٹ پر لفظ اور شبد لیتی ہے کبھی جوں کے توں کبھی پھیر بدل کر کے یہاں تک کہ ہندستانی سے لیے ہوئے انگریزی لفظوں اور شبدوں کی پوری کی پوری اور بڑی بھاری بھرکم کتابیں، لغت اور شبدکوش بن گئے ایک نہیں درجنوں HOBSON-JOBSON ہی کو اُٹھا کر دیکھ لیجیے، انگریزی کسی لفظ یا شبد کو لیتی ہے تو چھوت چھات نہیں کرتی، ہر لفظ کی دُم اٹھا کر نہیں دیکھتی، اُس کی ذات پات نہیں پوچھتی، سبھی کو چلن کی کرسی پر بٹھاتی ہے، اپناتی بہتوں کو ہے نکالتی اور ٹاٹ باہر کسی کو نہیں کرتی۔

ہم نے ایک نئی عادت سیکھی ہے پہلے تو شبد کو اپنانے سے

پہلے ہمیں اس کی جات پات کی پوری جان کاری چاہیے، ہمیں اس کی چنتا نہیں کہ ہم جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ بات اس لفظ یا شبد سے پوری طرح ادا ہو رہی ہے یا نہیں، فکر ہے تو اس کی کہ وہ شبد کہاں سے آیا ہے اِس دَوڑ میں آنکھ بند کر کے ہم سیدھے پُرانی زبانوں اور بھاشاؤں کے شبد کوش اور لغت کی طرف ناک کی سیدھ میں بھاگے جا رہے ہیں اور ذرا نہیں سوچتے کہ اس دوڑ میں عام چلن کے کتنے پیارے وچن، کیسے کیسے نرمل اور کومل شبد، کیسے کیسے انمول لفظوں کے پھول کچلے جا رہے ہیں جنھیں ہمارے دیس کے ملواں رہن سہن نے سیکڑوں، ہزاروں سال میں پروان چڑھایا ہے اور یہ سب کچھ ایکتا کے نام پر ہو رہا ہے ایکتا کے نام پر ایکتا کی ہتّیا۔

یہ کتھا کچھ بیتے یُگوں ہی کی نہیں، آج کی بھی ہے۔ دیس میں چاروں کھونٹ بھاشائیں، زبانیں اور بولیاں ہیں ان میں لفظوں اور شبدوں کے خزانے ہیں ساہتیہ اور ادب کی پونجی ہے مگر، ہم نے اپنی بولی ٹھولی پر ایسا بھاری تالا لگایا ہے کہ اِدھر اُدھر کی ہوائیں بھی اندر نہ آسکیں اِن بولیوں کے شبد بھولے بھٹکے آئیں بھی تو غیروں اور اجنبیوں کی طرح آئیں۔ ٹیگور اور بھارتی، کے۔ ٹی محمّد اور سری سری کو پڑھنا بھی ہو تو انگریزی کے انوواد اور ترجموں سے۔ مرہٹی اور تیلگو کے لفظ اور شبد دکنی اردو ہندی میں آئیں بھی تو ہم انھیں پہچان بھی نہ سکیں چلن ہمارے دروازے کھٹکھٹا رہا ہے کہ دوار کھولو، بھاشا ہی کے نہیں

دِلوں کے دوار بھی، کہ اپنانے سے اپناپن پیدا ہوتا ہے، قومیں پھلتی پھولتی ہیں پھیلتی ہیں اور ایک بنتی ہیں، کونوں کھدڑوں میں چھپنے سے اور شُدھتا اور چھوت چھات کے ڈر سے کُمھلا جاتی ہے، مُرجھانے لگتی ہیں اکیلی پڑ جاتی ہیں. اسی لیے تدبھو کی شکتی زیادہ ہے تت سم کی کم ژانی بڑی طاقت ہے اور ٹھہرے ہوئے پانی میں بدبو اور دُرگندھ آنے لگتی ہے.

ہماری ایکتا اور راشٹریتا کی بنیاد قومی میل ملاپ کا آدھار ہوسکتا ہے تو یہی تدبھو، یہی چلن میں آنے والی بولی ٹھولی، یہی صدیوں اور شتابدیوں سے زبانوں پر چڑھا ہوا لفظ. یہی ہندستانی بولی دلوں کی کنجی ہے اس سے زیادہ ملانے والی مٹھاس کوئی دوسری نہیں. ذرا سوچیے آپ دور دراز کے کسی علاقے میں ہوں جہاں اجنبی بھاشائیں اور انجان زبانیں بولنے والے اکٹھے ہوں اور آپ کو وہاں اچانک اپنی زبان میں کوئی گالی دینے والا بھی مل جائے تو اسے پیار سے گلے لگا لے کو جی چاہے گا. اور ہم جان بوجھ کر اس بولی کو کوڑے خانے میں پھینک رہے ہیں جو ہمارے کلچر نے سیکڑوں ہزاروں سال میں پالی ہے اور اس کی جگہ ہزاروں من اور سیکڑوں ٹن بھاری لفظوں، شبدوں کے پہاڑ لُڑھکا رہے ہیں اور خوش ہیں کہ ہم نے کوئی بڑا اچھا کام کیا ہے کہ عام بول چال کی جگہ ایک بناوٹی اور شُدھ اور بھاری بوجھل زبان کو اپنے کاندھوں پر لاد لیا ہے۔

یارو، آندھیوں اور اندھیاروں کا یُگ ہے اس میں سیدھی سادی عام سچّائیوں کے چراغ جلتے دو جلائے رکھو۔ اِن ننھے دِیُوں کو زمانے سے ہمارے ہاتھوں میں لرزتے کانپتے سہی مگر ہمیں راہ تو دکھاتے آئے ہیں، کھڑکیوں کے پردے مت کھینچو کہ دن میں رات ہو جائے بلکہ سارے پٹ کھول دو کہ تازہ ہوائیں اور نئی روشنیاں ہمارے اندھیرے ہوتے ہوئے گھر کو جگمگا دیں۔ جاں نثار اختر نے کہا تھا۔

اپنے تاریک مکانوں سے تو باہر نکلو
زندگی شمع لیے در پہ کھڑی ہے یارو

آنے دو ان لفظوں اور شبدوں کو جو ہماری اپنی علاقائی بھاشاؤں سے آرہے ہیں بنگلہ سے، مراٹھی سے، تلیگو سے، کنڑ سے، ایسے لفظ جن کا بدل بھی ہمارے پاس نہیں ہے، آنے والے ان لفظوں کو جو ملک کی سرحد کے باہر سے آرہے ہیں ہم اسٹپنک کیوں نہ اپنائیں وہ روسی ہو تو ہوا کرے، انگریزی، جرمن، فرانسیسی، اطالوی، پرتگالی، اور جاپانی لفظ کتنے ہیں جو ہماری بولی ٹھولی بن گئے ہیں۔ لالٹین، بلٹز، ریسٹوراں، میزا اور رکشا جیسے شبد ہمارے اپنے بن چکے ہیں۔ یہ جو ہندستانی ہے جو دونوں لکھاوٹوں میں لکھی جاتی ہے اس نے تو سبھی دیسی اور بہت سے بدیسی شبدوں سے اپنا بھنڈار اسجایا ہے اسے اپنایا جائے گا تو دیس ہی کے الگ الگ ٹکڑوں اور ٹولیوں کو ہی آپس میں نہیں ملائے گی بلکہ دیس کے باہر بھی ملاپ پیدا کرے گی

اور نفرت کی آندھیوں میں دِیا جلائے رکھے گی۔

آپ مانیں یا نہ مانیں زمانہ جہاں ٹوٹ پھوٹ کا ہے وہاں اس سے شاید بڑھ کر جُڑنے اور ملنے کا بھی ہے۔ مثال آپ کے سامنے ہے یورپین کامن مارکیٹ کی اور سارک ملکوں کی۔ جو ملک ایک دوسرے سے سیکڑوں برس لڑے ہیں وہ بھی اب ایک دوسرے سے ہاتھ ملانے اور مل بیٹھنے کے لیے بے بس ہو گئے ہیں، علاقے علاقے میں ملکوں کے نئے گروہ بن رہے ہیں، سارک کے ملک ہندستان بھوٹان، بنگلہ دیش، مالدیپ، نیپال، سری لنکا اور پاکستان بھی مل بیٹھنے پر مجبور ہوئے ہیں اور ملنے کی بنیاد ہوتا ہے کلچر، اور کلچر کی بنیاد ہوتی ہے بولی جو دلوں کی کنجی ہے۔ ذرا اس نقشے پر نظر تو ڈالیے اس پورے سارک میں سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جانے والی بولی کونسی ہے یہی ہندستانی جو دائیں سے بائیں لکھی جاتی ہے تو اردو کہلاتی ہے اور بائیں سے دائیں لکھی جاتی ہے تو ہندی کہلاتی ہے۔ ادب اور ساہتیہ کی اونچی چوٹیوں میں فرق پیدا ہوتا ہو تو ہو جائے مگر چلن میں ایک ہی ہیں اور یوں سارک کی سب سے بڑی اور دنیا کی پانچویں سب سے بڑی اور سب سے زیادہ بولی اور سمجھی جانے والی بولی یہی ہندستانی ہے جو راشٹر بھاشا ہی کی نہیں انتر راشٹریہ سدبھاؤ اور قومی اور عالمی میل ملاپ کی ایک اہم کڑی ہے۔

پھر ذرا یوں بھی دیکھیے کہ نیپال کی گورکھالی، بنگلہ دیش کی بنگلہ،

سری لنکا کی تمل اور سنہالی، پاکستان کی پنجابی، پشتو، سندھی، بلوچی اور بھوٹان اور مالدیپ میں بولی جانے والی زبانوں میں ہندستانی کے لفظ اور شبد کتنے ہیں اور ان بھاشاؤں کے لفظ ہماری بول چال کی ہندستانی میں کتنے ہیں پھر ہمارا اور ان ملکوں کے ادب میں کیا کچھ ایسا ہے تو ایک سا ہے۔ اس سلسلے میں بھی پہل ہندوستان ہی کی کرنی ہوگی۔

میں ان لوگوں میں ہوں جو ہندستانی کو کیول آسان ہندی یا صرف آسان اردو نہیں مانتا۔ یہ بھی ہے مگر ان دونوں کے ساتھ ساتھ ہندستانی کی اپنی ہستی اپنی پہچان، اپنی روایت بھی ہے۔ ایک تو یہی دیکھ لیجیے کہ روزانہ کی گنتی میں کیا کوئی فرق ہے وہی ایک، دو، تین، چار، پانچ ہیں دوسرے یہ تو آدمی کے ہاتھ، پیر، ناک، کان، سر، آنکھ، گردن اور دوسرے حصے ہیں کیا ان کے لیے اردو ہندی نے الگ الگ لفظ اور شبد گڑھے ہیں، تیسرے ہمارے رشتے دادا، دادی، نانا، نانی (ایک خالہ، خالو کو چھوڑ کر) کیا الگ الگ ہیں، چوتھے وہ روز کام آنے والی چیزیں پانی، ہوا، بھاپ، کپڑا، روٹی اور پھر اسی طرح ہمارے ادب اور ساہتیہ کا معاملہ بھی ہے۔

غالب اور اقبال کی آسان غزلیں، نظمیں یا نرالا اور دنکر کی آسان کویتاؤں کو ڈھونڈھنے اور ان میں ہندستانی پن کی کھوج

الگ بات ہے مگر ایک سلسلہ ہے ٹھیٹھ ہندستانی ادب اور ساہتیہ جس کا ایک سرا تو لوک ادب یا لوک ساہتیہ سے جڑا ہوا ہے چاہے چھپا ہوا ہو یا نہ ہو چاہے اس کے لکھنے والے کا نام معلوم ہو یا نہ معلوم ہو۔

اماں میرے باوا کو بھیجو جی کہ ساون آیا

کاہے کو دینی بدیس رے سن بابل مورے

اَتّل بَتّل بہمے بو — اسّی نوّے پورے سَو

امیر خسرو، نانک، نام دیو، کبیر سے ہوتا ہوا یہ سلسلہ انشا کی رانی کیتکی نظیر اکبرآبادی، جہادیوی، بچّن، ناگارجن، آرزو لکھنوی، پریم چند، منٹو سریشور دیال سکسینہ، رگھبیر سہائے اور مدرا راکشس تک جاتا ہے اور نثر اور نظم، گدیہ اور پدیہ کو سمیٹتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔ ہندی کوی ناگری میں غزلیں لکھ رہے ہیں۔ دشینت چوبے سے لے کر شمشیر بہادر سنگھ تک ہندی غزل میں نام پیدا کر رہے ہیں اور اردو والے دوہے اور گیت لکھ رہے ہیں جمیل جالبی سے ندا فاضلی تک اور میراجی سے بیکل اتساہی تک اس سے بڑی قومی ایکتا اور کیا ہوگی اور یہ سب ہو رہا ہے اس سمے جب نفرت کے جھگڑے چل رہے ہیں اور میل ملاپ کی ساری بنیادیں ہلائی جا رہی ہیں۔ آج بھی ہندستانی

بولی ٹھولی دونوں کو ملانے والا امرت ہے۔

یہ تو ہوئی ساہتیہ کی بات۔ یونہی بیٹھے بیٹھے دھیان آیا کہ اپنے پُرکھوں کو بھی کنگھالیں۔ ذرا دیکھیں تو اُن کا رویہ دیسی اور بدیسی شبدوں کے ساتھ کیا رہا ہے۔ ذرا آنکڑے اکٹھے کیے تو اچنبھا ہوگیا۔ سورداس، بہاری، میرا، نانک نے ایک دو نہیں، سینکڑوں بھی نہیں ہزاروں لفظ عربی، فارسی، ترکی کے برتے ہیں۔ میری بات نہ مانیے ان کی جو شبد کنڑا اور لفظ شماری ہوئی ہے اسے اٹھا کر دیکھ لیجیے۔ پنڈت ہزاری پرشاد دویدی نے میرے سامنے کہا کہ تلسی کی رامائن میں ایک جگہ سطر کا شبد آیا تھا سارے ٹیکا کار اور شرح لکھنے والے اس کے معنی سنسکرت اور پراکرت میں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اٹکل لگاتے رہے مگر تھا وہ عربی کا لفظ سطر یعنی لائن۔

پھر ذرا نظر ڈالیے سائنس پر۔ اگر سائنس ہم نے اپنی بھاشا میں اور بول چال کی بھاشا میں نہ پڑھائی تو ہم پیچھے رہ جائیں گے اور سائنس کے اپنے لفظ اپنی شبداولی ہوتی ہے۔ کچھ تو ایسی ہوتی ہے جس کا انوواد اور ترجمہ ہو ہی نہیں سکتا اسے جوں کا توں لینا ہی ہوگا مگر یہ نہ بھولیے کہ ہماری آپ کی اسی دنیا میں ایک ملک جاپان بھی ہے جو بہت آگے جا چکا ہے سائنس اور ٹیکنالوجی کی دنیا میں نام اور بڑا نام پیدا کر چکا ہے اور اس نے سائنس انگریزوں سے اور انگریزی میں نہیں سیکھی اور پڑھی کمال یہ کیا کہ سائنسی عمل اور پریوگ کے

پیچھے کام کرنے والے طریقوں کو سمجھانے کے لیے جاپانی بھاشا کو کام
میں لایا۔ یہ کام ہمیں بھی کرنا ہوگا اور جتنا بن پڑے کرنا ہوگا کہ ہماری
بول چال کی زبانیں پرانے یگ اور بیتے دنوں ہی سے جُڑی نہ
رہیں ساہتیہ اور درشن، ادب اور فلسفے ہی سے چپکی نہ رہیں آگے
کی طرف دیکھ سکیں اور آنے والے زمانے سے سائنس اور وگیان
سے آنکھیں ملا سکیں اِس میں ہماری دقیانوسیت کی بہت سی
بیماریوں کا علاج بھی ہے۔

بڑی اچھی بات ہے کہ دیس میں تھوڑا بہت ہی سہی ساکشرتا
اور عام تعلیم کی چرچا ہوئی ہے مگر جس ساکشرتا کی سب سے زیادہ
ضرورت ہے وہ اسی عام بول چال کی بولی ہندستانی کی ساکشرتا
کی ہے جو دونوں لکھاوٹوں میں لکھی جاتی ہے اور جو ہماری ہزاروں
سال کی کمائی ہے کہ یہی بنیاد ہو سکتی ہے۔ ہماری قومی اور سانسکرتک
ایکتا، ہمارے قومی ملاپ اور تہذیبی ایکتا کی۔

ہندستانی
ہماری مشترک لسانی میراث

تنویر احمد علوی

جب ہندستانی کا نام زبانوں پر آتا ہے یا ذہنوں کی سطح پر ابھرتا ہے تو اس سے اردو ہندی، ہندستانی کے حوالے کچھ سیاسی اختلافات یا وادِ وواد کی صورت بھی ان لوگوں کی سوچ کا حصّہ بنتی ہے جو اس قضیے سے معلوماتی سطح پر واقف ہیں لیکن اب اس کی ضرورت نہیں کہ ماضی کے دریچوں سے اس سیدھے سادے مسئلے کے اس سیاسی منظر نامے پر نظر ڈالی جائے اب تو ہماری ضرورت کا تقاضا یہ ہے کہ آج کے حالات میں اس پر سنجیدگی سے غور کیا جائے اور سوچ کی اس راہ پر سفر کیا جائے کہ ہندستانی تو آج بھی ایک بڑی سچائی ہے۔

امیر خسرو نے اردو کو "دہلوی" کہا اور پنجابی کو "لاہوری"۔ اس کے علاوہ شمال اور جنوب کی دوسری بولیوں کا ذکر کیا جو اپنے رنگ ڈھنگ کے اعتبار سے اپنی الگ شناخت رکھتی تھیں ان میں کیا کیا

صورتیں، آوازیں، لفظ اور معانی کی حیثیتیں ایک دوسرے کے ساتھ ملی جلی تھیں اور ہیں اُن کی اپنی ایک حیثیت ہے جو ان کے "سماجی رشتوں کی پہچان" میں مدد دیتی ہے۔ خسرو کی کہمکرنیاں، دوہے، ڈھکوسلے، پہیلیاں، گیت کبت وغیرہ وغیرہ اس ہندستانی رجحان کی بولتی چالتی صورتیں ہیں۔ اس کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ دہلوی زبان کے ساتھ ہم اس کے ذریعہ ہندستانی کے مزاج اور کردار کو بھی اس عمومی اور عوامی روایت کی صورت میں جان مان سکتے ہیں۔

یہ زبان اور اس کے پس منظر میں موجود کوئی بھاشا اور بولی اپنے تاریخی اور تہذیبی پھیلاؤ کے ساتھ کہاں کہاں پہنچی اور کن کن بولیوں اور بھاشاؤں سے رس اور جس قبول کرتی رہی۔ اس کی کہانی باقاعدہ اور بے قاعدہ شکل میں ہماری لغت کی کتابوں، قصّے کہانیوں اور شعر و شاعری کے مجموعوں میں مل سکتی ہے۔ آخر اس زبان کا اپنا ایک مزاج بن گیا۔ اس کا اپنا محاورہ اپنا روزمرّہ بن گیا اور بڑی حد تک کھڑی بولی کے آدھار پر اس کا اپنا لب و لہجہ اور ادائیگی کا طریقہ سلیقہ بھی (یہ کہیے کہ) متعین ہو گیا، بڑی حد تک اس لیے کہ آئندہ جب یہ دوسری بولیوں کے درمیان پہنچی تو وہاں کے مقامی لہجہ یا علاقائی تلفظ سے بھی خود کو الگ نہیں رکھ سکی، ہر جگہ تو لسانی جزیرے موجود نہیں ہوتے۔

اس ہندستانی کی بنیاد کھڑی بولی کو جاننا چاہیے اور مغربی یوپی کے لوگ دہلی کی بولی کو "کھڑی بولی" کہتے اور جانتے آئے ہیں

اس لحاظ سے دہلی کی کھڑی بولی کو ہندستانی کا ایک اچھا اور سچا نمونہ ماننا چاہیے۔

بڑی زبانوں کا جو برابر پھیلتی اور بڑھتی رہتی ہیں یا بول چال اور لکھائی پڑھائی والی زبان کا دائرہ اتنا تنگ نہیں ہو سکتا۔ ان میں پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ رنگا رنگی اور لہجہ کا اُتار چڑھاؤ تو آئے گا اور آنا چاہیئے کبھی حیدرآباد، اورنگ آباد، گلبرگہ، بیدر، بیجاپور، احمد نگر اور سورت ہماری زبان کے اہم مرکز تھے اور اسی علاقائی صورت حال کے پیش نظر اس زبان کو مختلف ناموں سے بھی یاد کیا گیا جن میں کھڑی بولی کے علاوہ گجری، دکنی، گوالیاری سے الگ "ترکا ماٹا" اور "موڑس" بھی شامل ہے۔

ہندی یا ہندوی یا اردو کے نام بھی آئے اور اردو تو "بزبان اردوئے معلّٰی" شاہ جہاں آباد" سے اخذ کیا گیا۔ غالبؔ اور مصحفیؔ جیسے اس کے شاعر تو اسے ہندی ہی کہتے رہے مستشرقین (ORIENTALISTS) نے اسے "ہندستانی" کہا اور اس کے پھیلاؤ اور وسیع تر لسانی حلقے کو سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ انھوں نے اسے فارسی، دیوناگری اور رومن اسکرپٹ میں لکھا تاکہ زیادہ سے زیادہ وہ پھیلاؤ کے ساتھ اسے پڑھا لکھا بھی جا سکے۔

ایسا پچھلی دو ڈھائی صدیوں میں ہوتا رہا۔ لغت اور قواعد کے ساتھ دوسری نوعیت کے کتب و رسائل کو بھی ان تینوں خطوں میں

ایک ساتھ چھا پا گیا۔ بدقسمتی سے یہ صورت حال کچھ خاص علمی اور ادبی دائروں سے آگے نہ بڑھی۔

آج ہماری زبان کا پھیلاؤ بہت بڑھا ہے جس کے ساتھ یہ ایک ایشیائی زبان ہی نہیں عالمی زبان بن گئی ہے اور مشرق کے ساتھ مغرب میں بھی پھیل رہی ہے۔ ترسیل و ابلاغ یا ماس میڈیا کے ترقی یافتہ مشینی وسیلوں نے اس کو یہاں سے وہاں تک پھیلا دیا ہے اب اس کا تعلق بہت سے عالمی شہروں، ملکوں اور مرکزوں سے قایم ہو چکا ہے بلکہ یہ کہیے کہ ہندستان اور پاکستان کے بمبئی، کراچی، دہلی، لکھنؤ، لاہور اور حیدرآباد جیسے شہر ہی نہیں اور بھی ایسے بڑے شہر ہیں۔ یہ زبان جہاں کی لنگوا فرنکا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ یہ توقع کی جاتی ہے کہ یہ رابطہ کی زبان کی حیثیت سے اپنا شہری کردار برابر اپنی توسیعات کے ساتھ ادا کرتی رہے گی۔

ہماری فلمیں آسام کی وادیوں سے لے کر پاکستان میں وادی کاغان..... تک دیکھی جاتی ہیں۔ ان کے مکالمے اور گیت نیز ان کی دھنیں شوق سے سنی جاتی ہیں اور جب ہم فلمی گیتوں کی بات کرتے ہیں تو اس میں مقبولِ عوام غزلیں اور خوبصورت نظمیں یا اُن کے ٹکڑے بھی آجاتے ہیں، مشاعرے بھی پسند کیے جاتے رہے ہیں اور آج بھی مقبول ہیں فیض احمد فیض (مرحوم) احمد فراز اور بشیر بدر جیسے شاعروں کو سبھی سنتے ہیں اور گائی جانے والی غزلوں کو بھی۔

دیکھنا یہ ہے کہ زبان اور طرز اظہار کی وہ کون سی سطح اور تازگی و نئے پن کا وہ کون سا پہلو ہے۔ جو ادھر سے ادھر تک ذہنوں کو جوڑتا اور دلوں پر دستک دیتا ہے وہی ہماری ہندستانی زبان ہے جس میں اردو اور ہندی کے رشتے کا کوئی بھید بھاؤ نہیں۔

بازاروں میں بھی تو ہم بے تکلف بات چیت کرتے ہیں، گلی کوچوں میں تو ہم ایک دوسرے کی سنتے ہیں اور سب سے اپنی کہتے ہیں۔ اس زبان کو قصبوں، چھوٹے شہروں اور گاؤں کی زبان میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ آخر ہم سب کی ضرورت کے وہ کون سے الفاظ ہیں جن کے سہارے ایک عام آدمی بھی اپنی بات کہتا ہے اپنے کاروباری معاملات میں اس کا سہارا لیتا ہے اسی میں وہ پیار بھی کرتا ہے اور ناخوشی کا اظہار بھی عام بول چال کی بھاشا میں استعمال کے نئے پن کے ساتھ کوئی ایسی تازگی اور دلوں کو لبھانے کی قوت آجاتی ہے کہ وہ زندگی کے جوڑ توڑ میں ریشم کی ڈوری اور زنجیر کے حلقوں کا کام دیتی ہے۔

اس زبان کے اچھے اور کھرے نمونے ہمیشہ ہی ملتے اور ہماری شاعری اور نثر میں محفوظ ہوتے رہے۔ ولی سے لے کر میر، اور میر سے لے کر داغ تک کسی کا بھی کلام اٹھا کر دیکھیے، آپ کو اس عمومی زبان اور عوامی سلیقۂ اظہار کی مثالیں ملتی جائیں گی۔ میر امن سے شروع کر کے خواجہ حسن نظامی تک آجائیے، ہندستانی اردو کے اپنے نقش واضح ہوتے جائیں گے۔

شاہ حاتم نے جو دورِ اول کے استادانِ سخن میں سے ہیں جب زمانے اور زندگی کے اثرات کو زبان اور اس کے لہجے پر ایک زندہ اسلوب کے طور پر مرتسم ہوتے دیکھا تو اپنے ضخیم دیوان کا انتخاب کیا اور اُس پر ایک مختصر مقدمہ لکھا اور اہلِ علم و ادب کی موجودگی میں فصاحت اور سلاست کا وہ معیار قایم کیا جو عوام کے لبوں پر رقص کرتے ہوئے لہجے اور عمومی لفظیات سے اخذ کیا گیا تھا جس میں "تسبیح" کو "تسبی" اور "صحیح" کو "سہی" مانا گیا تھا، یہ گویا "تت سم" سے "تدبھو" کی طرف آنے کا عمل تھا اور اسی کے نتیجہ میں بات پھر وہاں تک آئی کہ میر نے یہ کہا کہ میرے کلام کے لیے یا محاورۂ اہل دہلی ہے یا جامع مسجد کی سیڑھیاں.

"محاورۂ اہل دہلی" یہاں ایک "عمومی معیار" ہے اور جامع مسجد کی سیڑھیاں، اس کی ایک علامت۔ اس معیار میں توسیع ہوتی گئی اور اس علامت کا نئے معنی اور نئی معنویت کی طرف سفر جاری رہا۔ میر ہی کی زبان میں اس عمل کو ہم اس طرح بھی دہرا سکتے ہیں :۔ ؎

شعر میرے ہیں گو خواص پسند
پر مجھے گفتگو عوام سے ہے

ہندستانی کی اپنی شناخت میر کے لب و لہجہ اور لفظیات کے ساتھ قایم ہو گئی اور ان ہی کے زمانے میں یا ان کے کچھ بعد تک نظیر

اکبرآبادی کے یہاں عوامی ذہن، عوامی زندگی اور عوامی زبان کے اعتبار سے اس میں دھنک کے سے جو نئے رنگ پیدا ہوئے ان کا اثر بعد کی شاعری نے بھی قبول کیا۔ حالیؔ کی مناجاتِ بیوہ کو خود گاندھی جی ہندستانی اور جن سادھارن کی بھاشا یا عوامی بولی کا ایک نمونہ تصوّر کرتے تھے۔

سادہ، سلیس اور با محاورہ زبان پر برابر زور دیا جاتا رہا۔ انشاؔ نے دریائے لطافت میں میر غفر غینی کی جو بات چیت نقل کی ہے وہ اردو کی ٹکسالی بولی کا بھی ایک سیدھا سچّا نمونہ ہے نون غنہ سے وابستہ تلفّظ کی بات دوسری ہے کہ وہ ایک شخصی مجبوری اور اس کی پیدا کردہ صورت حال ہے۔ لال قلعہ، اردو بازار، سید واڑے اور کابلی دروازے سے تعلق رکھنے والی جس زبان کو صحیح اور فصیح کہا گیا ہے اسے تذکروں کی سیر کے دوران دوسرے شہروں کے ادیبوں اور شاعروں کے یہاں بھی دیکھا جا سکتا ہے، تھوڑا بہت مقامی لہجہ اور محاورہ کا اثر آ جانا تو زبان کا عیب نہیں، اس کا حسن ہے، طرزِ ادا کی خوبی ہے۔

فورٹ ولیم کالج میں جو نثر لکھی گئی اور شہری محاورے یا روزمرّہ کو اس میں سمو کر اور سنجو کر پیش کیا گیا وہ ہندستانی زبان و ادب کا "شِلا آدھار" بن سکتی ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس میں پچھلے دو سو برس میں جو تازگی اور حسن باقی رہا وہ کیا ہے اور کیوں ہے اور وقت کے

ساتھ جو نیا طرز ادا اختیار کیا گیا لفظ و معنی کے رشتے در رشتے سلسلوں میں جو تبدیلیاں آئیں، اظہار و ابلاغ کی روشوں میں جو تغیر آیا اس کا اپنے ماحول اور بنتی بگڑتی معاشرت سے کیا تعلق ہے۔ یہیں سے اخذ و انتخاب اور رد و قبول کے پیمانے بھی سامنے آجائیں گے۔ تاریخ خود کو کبھی نہیں دُہراتی اور ہمیشہ یہی دُہراتی ہے کہ اس کی روشنی میں نئی راہ کا تعین ہوتا ہے۔

ماضی بعید ہو یا ماضی قریب یا پھر زمانۂ موجود، ہندستانی کی اچھی مثالیں اور بڑی تعداد میں ہر دور میں مل جائیں گی۔ سوال ان کو اخذ و انتخاب کی منزل سے گزارنا اور اس کے نمونوں کی دور بدور تاریخ مرتب کرنے اور اس کے کھرے پن پر زور دینے کا ہے۔ جس حد تک ممکن ہو اس کے قوس قزح جیسے نیم دائرے میں رہ کر کام کیا جائے اور اس کے مرکزی دائرے سے فاصلہ قایم ہونے پر بھی مرکز سے لسانی وفاداری قایم رکھی جائے۔

تلفظ اور املائی علامتوں کے لیے فورٹ ولیم کالج کی تصانیف سے استفادہ کیا جائے اور حسب ضرورت اضافے اور ترمیم سے کام لیا جائے۔ املائی روایت اپنے چلن کے ساتھ اگر نئی ضرورتوں کا ساتھ دے یا پھر جس حد تک ساتھ دے سکے اس سے روشنی اور رہنمائی حاصل کی جائے۔ ٹائپ اور کمپیوٹر کی طرف آنا ایک ناگزیر مرحلہ ہے اسے جلد یا بدیر طے کرنا ہے۔

اردو کا اپنا رسم الخط بہرحال وہی ہے، جس میں یہ زبان صدیوں سے لکھی پڑھی جا رہی ہے لیکن ہندستانی کے حدود استعمال اور جو لوگ اس طرف آئیں اور اس کی سچّائیوں، اچھائیوں کے حق میں فیصلہ دیں وہ اس کے لیے اپنے دست وقلم کی سہولت کے پیشِ نظر اگر دیوناگری اور رومن اسکرپٹ بھی کام میں لائیں تو کیا بُرا ہے اس سے زبان کا حلقۂ اثر اور دائرہ کار وسیع ہوتا ہے۔ زبان اور رسم الخط کا چولی دامن کا ساتھ ہے لیکن پتّھر اور لکیر کی طرح نہیں۔

ایسا ہوتا بھی رہا ہے فورٹ ولیم کالج کی کتابوں اور رسالوں، دہلی سوسائٹی کے صفحات کی سیر اس خیال کو حال اور تجربے کو مشاہدہ بنا سکتی ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں زبان، لفظیات اِملا اور رسم الخط کو سائنسی نقطۂ نظر سے بھی ہم آہنگ کرنا ضروری ہے اور اس کے لیے تبدیلیاں ناگزیر۔

عام آدمی، ہندوستانی بھاشا اور دھرم نرپیکھشتا

ڈاکٹر وِنے

آج بھاشا اور دھرم کو لے کر راشٹر کے سامنے جو چنوتیاں کھڑی ہو گئی ہیں اُنھیں دیکھتے ہوئے یہ آوشیک ہو گیا ہے کہ اُن پر پھر سے ایک بار گمبھیرتا سے وِچار کرنا ہوگا، بھاوُکتا کو چھوڑنا ہوگا اور سمے کے یتھارتھ کو پہچانتے ہوئے کچھ ٹھوس نرنئے لینے ہوں گے۔ جو کام دیش کی سوادھینتا کے بعد پراتھمکتا کے اُستر پر ہونے چاہیے تھے وے کیوں نہیں ہوئے، یہ سمے اِس بحث میں پڑنے کا نہیں بلکہ اِس بحث کو نئے سرے سے اُٹھانے کا ہے۔ کیا ہم اپنی سنکیرنتاؤں میں سمٹ کر ستیہ کے سامنے آنکھ موند کر استیتھیوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دیں، جیسا کہ اِس سے پہلے بھی کئی بار اپنے اپنے اَہم کا شکار ہو کر ہم کر چکے ہیں۔ اِتہاس میں زیادہ گہرے جانے کی آوشیکتا نہیں موجودہ شتابدی کا اِتہاس ہی اگر دِرشٹِ پتھ میں لائیں تو یہ صاف ہو جاتا ہے کہ جو آزادی ۱۸۵۷ء کے جن آندولن سے بنے واتاوَرن

کے کارن کچھ ہی دور پر رہ گئی تھی، وہ ہمارے ہی شڑ و منی کرتا دھرتاؤں کی راشٹر نیتی کے اَبھاؤ میں نوّے وَرش پیچھے کھسک گئی اور جو آزادی ملی اسے بھی اَدھنے پَونے روپ میں ہی پایا جا سکا ہے۔ اَونے پَونے اِس لیے کہ بھارت ورش کو آزادی نہیں ملی، اُس کے بھوگولک ٹکڑوں کو الگ الگ وِبھاجت، آزادی ملی لیکن جو ملی اور جس روپ میں ملی آج اُسے بھی سُرکشِت رکھنے کے لیے اِتہاس سے سبق سیکھنا تو ضروری ہے۔ کیا ہم وے غلطیاں جنھوں نے بھارتیہ اکھنڈتا کی نیوَ (بنیاد) میں مٹھّے کا کام کیا، دوبارہ دوہرائیں گے؟ بات کے سرے کو پکڑتے ہوئے یہاں یہ کہنا ضروری ہے کہ بھاشا اور سامپردایک سامنجسیہ دونوں ایسی کڑیاں ہیں جن کے سرے پکڑ کر لکش کو پانے میں ابھی بھی ہم سپھل ہو سکتے ہیں۔

ایک استیتھی تو یہ ہے کہ باہری آکرمکتا کے روپ میں آگمن مسلمانوں کا بھی ہوا اور انگریزوں کا بھی، لیکن اِس میں ایک اَنتر تھا، مسلمان یہاں آئے، شاسن ستّا اپنے ہاتھ میں لی اور یہاں آ کر بس گئے، مغل شاسک اکبر کی اُدار نیتیوں کا ہی پرینام (نتیجہ) تھا کہ ہندو مسلم سنسکار بھنّ بھنّ جاتیوں میں ایک سامنجسیہ پورن ویوہار نیتی کا وِکاس ہوا کیوں کہ یہ لوگ یہیں کے ہو کر رہ گئے۔ اِن کی دھارمک آستھائیں قرآن پر اَوَلمبِت رہیں یا پوجیہ استھل مکّہ، مدینہ سے جُڑی رہیں لیکن رہن سہن، لین دین اور ویوہار میں ہندو، مسلمانوں کے بیچ اُپجی پارسپرکتا نے اُن میں کافی

حد تک بھاؤناتمک ایکتا استھاپت کرنے میں ایک اہم بھومیکا نبھائی اور شاید اسی کا پرینام تھا کہ انگریزوں کے خلاف آزادی کے لیے چھیڑی گئی جنگ میں دونوں نے پوری تنمیتا سے سہیوگ کرتے ہوئے حصہ لیا، کیونکہ انگریز اکرمنتا بھی تھے اور بھاؤناتمک روپ سے وے بھارت سے نہیں جُڑ پائے تھے، وے جُڑنا بھی نہیں چاہتے تھے وے اسے اپنا ایک آرتھک پہلوسا دھنے والا اُپنویش ماتر بنائے رکھنا چاہتے تھے۔ اِس کے وِپریت مسلمان یہیں بس جانے کے کارن یہیں کے ہوکر رہ گئے تھے۔ ان کی ستّا کا کیندر یہ سُوتر بھارت ہوگیا تھا۔ ایران یا اَنیہ کوئی راشٹر نہیں جب کہ انگریزوں کی ستّا کا کیندر یہ سُوتر آخر تک انگلینڈ بنا رہا۔ یہاں پر لاگو ہونے والے نیَم قانون لندن میں اِستھت برٹش سرکار کے دوارا سنچالت ہوتے تھے۔ یہ تھا اپنے اور پرائے پن کا مُول بندو جس کے کارن مسلمان سنسکار بھن ہوکر بھی یہیں اپنی جڑیں ہونے کے کارن یہیں کے بنے رہے اور انگریز اِس دیش کو چھوڑنے کے بادھیہ ہوئے۔

اب پرشن یہ ہے، اور سمے کا ستیہ بھی یہ ہے کہ جب جس جاتی یا سمپردائے کی جڑیں یہیں بھارتیہ بھومی میں گڑی ہیں تو اُسے بھی بھارتیہ ہونے کا ادھیکار ہے۔ یہ سوال اُپ راشٹریتا کا بھی نہیں ہے سوال دو بھن پوجا پدھتیوں کو مان کر چلنے والی اور دو لپیوں میں لکھی جانے والی ایک سی بھاشا والی پرجاتیوں کے آپسی ہتوں کی رکشا

کے ساتھ پَرسپرِک سومنسیہ کا ہے اور ایک راشٹر کا لکش لے کر سامو ہِک روپ سے راشٹر کے وِکاس میں لگ جانے کا ہے، تو پھر اِس لکش میں اَڑچنیں کیا ہیں؟ یہاں یاد آتی ہے پریم چند کی کہانی "بڑے گھر کی بیٹی"، جو پارِیوارِک ایکتا کے لیے اپنے اَپمان کو بھول کر ایک بہو کی بھومِکا میں نہ کیول ٹوٹتے پریوار کو بچاتی ہے بلکہ گاؤں کے اُپہاس کرنے والے وَرگ کو بھی ہنسی کا اَوسر (موقعہ) نہیں دیتی۔ بڑے گھر کی بیٹی ایسی ہی ہوتی ہے۔ یوں یہ کہانی سنیوکت پریوار کی سَمَسیا کو لے کر لکھی گئی لیکن اِس کی اَرتھ چھایا دُور دُور تک جاتی ہیں۔ دیش بھی ایک سنیوکت پریوار ہے اِسے بھی ایک بنائے رکھنے کے لیے اسی اِسپرٹ میں لینا ہوگا، سمجھنا ہوگا۔ بڑے گھر کی بہو اور دوسرے اَلپ سَنکھیک کا سمنوِیہ ہونا ہی چاہیے۔

آج ہمارا دیش پھر سے سامپردایکتا، فرقہ پرستی، شیتریتا اور اَنگاؤواد کے مسئلوں میں اُلجھا ٹوٹن کے کگار پر ہے۔ اِس ٹوٹنے کے کچھ سنکیت اِسپشٹ ہی بھارتیہ راشٹریہ کانگریس کی کاریہ پدھتی میں وِدیمان ہیں، جو بھومِکا اُس نے آزادی پانے کے لیے نبھائی تھی۔ بات ۱۹۳۷ء کی ہے، تمام پچھلے جھگڑے بھول کر پھر سے راشٹریہ سندربھ میں کچھ ٹھوس کرنے کے سوال پر ہندو، مسلم اور سکھ ایکتا کو لے کر ایک مہم چلی ہندوستان ہندوؤں کا ہے، مسلمانوں کے لیے پاکستان چاہیے۔ اِس بڑی آواز کے بیچ ۱۹۳۷ء کے چناؤ میں سنیوکت پرانت میں مسلم لیگ اور

کانگریس نے سمجھوتہ کیا تھا کہ اگر جیت ہوئی تو اُن کی سنیوکت سرکار بنے گی جس میں دو سدسیہ مسلم لیگ کے بھی رہیں گے۔ چودھری خلیق الزماں اور نوابؔ اسماعیل خاں اُس وقت سنیوکت پردیش میں مسلم لیگ کے نیتا تھے۔ سمجھوتے کے مطابق مولانا آزاد نے اُنھیں آشوسْت کیا تھا کہ دونوں کو سرکار میں لیا جائے گا لیکن پنڈت جواہر لعل نہرو نے لکھ دیا کہ اُن دونوں میں سے صرف ایک کو ہی منتری منڈل میں لیا جائے گا یہ صاف صاف وعدہ خلافی تھی۔ مسٹر جناح نے اِس وعدہ خلافی کا لابھ اُٹھایا اور آج کا پاکستان اِسی دِشا میں بڑھتے اَوِشواس کا پریِنام ہو کر سامنے آیا۔ (سندربھ، عام، آدمی۔ جولائی ستمبر۔ ۸۸)

ہم اِتہاس کو چھوڑ کر آگے بڑھتے ہیں لیکن بیچ میں اِتنا اَوشیہ کہہ دیں کہ راجنیتک دھراتل پر ستّا سوارتھی نے اپنے اپنے حصّے کی ملکیت کو پانے کی جلدبازی میں لوگوں کے ملے ہوئے دلوں کے بیچ ایک کانٹوں بھری دیوار کھڑی کر دی۔ اور یہی ہندی اردو لیپی کا بھید مٹا کر ہندوستانی کے روپ میں نہ کیول اُتّر بھارتیوں اَپِتو انیہ پرانتوں کی عام آدمی کا سنسکار بھی بن سکتی ہے۔ ماتر بھاشا سے الگ۔۔ سوارتھ اپنا سادھا اور زہر عام آدمی کی زندگی میں گھول دیا۔ یہ ایک کڑوا سچ ہے۔ دھوبی ہندو ہو یا مسلمان، وہ جاتیہ بھید سے کپڑے نہیں دھوتا، نہ کسان جاتیہ بھید سے اَنّ اُپجاتا ہے؛ درزی جاتیہ بھید سے کپڑے نہیں سِلتا؛ ادھیاپک جاتیہ بھید کر کے کلاس میں پڑھاتا

نہیں، کمہار جاتیہ بھید سے برتن نہیں بناتا، نہ باغبان جاتیہ بھید سے سبزی اُگاتا ہے، یہ جاتیہ بھید اپنے اپنے سوارتھی کے روپ میں سنسد میں پنپتا ہے یا نیتاؤں کی بیٹھکوں میں اور راشٹریہ پھلک پر اِس کے سارے سنکیت اَکھل بھارتیہ راشٹریہ کانگریس کے چرِتر وِشلیشن میں مل جائیں گے۔ اِنھیں کچھ سنکیرنتاؤں کو مٹانے کے خیال سے جہاں ایک اور ساہتیہ میں آدھونِک کال کے روپ میں نئے یُگ کا اُودے ہوا تو جن آندوسن کی بھاشا کے روپ میں کھڑی بولی ہندی کا پرچلن شروع ہوا۔ کیا تھی کھڑی بولی ہندی؟ دیوناگری لپی میں لکھی گئی سنسکرت، عربی، فارسی اور کچھ لفظ اپنا لیے گئے انگریزی شبدوں کا مِلا جُلا روپ۔ جس کی وِیاکرن ہندی، اردو کی تھی یا پھر جو بھاشا جن سموہ کی تھی اور اسی بھاشا نے ہندو، مسلمان، سِکھ کے بھید بھاؤ کے بنا پورے دیش کو ایک جھنڈے کے نیچے کر دیا۔ انگریزوں نے اِس میں پھوٹ ڈالنے کے لیے سنسکرت بہُل دیوناگری کو ہندی اور فارسی بہُل سامی لپی میں لکھی بھاشا کو اُردو کا نام دیا۔ یدی لپی کو چھوڑ دیا جائے اور سنسکرت، فارسی بہُلتا کا الگاؤ ہٹا دیا جائے تو جو بھاشا بنتی ہے وہ ہندوستانی بھاشا ہے اور آزادی سے پہلے آزادی کا پرچم اِسی بھاشا کے ہاتھ میں تھا۔

آزادی کے بعد پاکستان بن گیا، وہ مسلم سنسکرتی کا پرتیک ہو گیا لیکن جو حصّہ انڈیا کہلایا، اِسے آپ ہندوستان کہیں یا بھارت،

سمویدھانک اِستھیتی میں ایکِ سیکولر راشٹر گھوشِت ہوا۔ یدی پوروا گرہ چھوڑ دیں تو یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جو لوگ مسلم سنکیرنتا سے گرست تھے اتھوا اپنے جاتی سنسکاروں سے یہ خاص راج نیتی کے شکار تھے وہ پاکستان کے روپ میں استھاپِت ہوئے لیکن جن کے منوں پر صدیوں کا بھائی چارا جما تھا جو اب بھی ہندو مسلم ایکتا کا حامی تھا، جو راج نیتک سوارتھوں سے اُوپر اُٹھ کر اپنی زمین سے جُڑے تھے، جہاں پیدا ہوئے اُس زمین کو چھوڑنا جنھیں گوارا نہیں تھا، وے لوگ یہاں سے جانے کے بارے میں سوچ بھی سکے، جانا تو دُور۔ تو جنھوں نے بھارت کو بھارت آزادی کے آندولن کے پرارمبھک دنوں کے سمان ہی اسی اسپرٹ میں اسے لیتے ہوئے سومنسیہ اور سوہارد کی ویاپک پربھاشا سویکار کرتے ہوئے بھارت کو اپنا دیش سویکار کیا، اس کے لیے راشٹر دھرم سے اُوپر ہے، سنکیرنتا سے اوپر تھا۔ ایسے میں راشٹر کے اُنایکوں کا یہ دایتو ہو جاتا ہے کہ بھِنّ جاتی سنسکاروں کے ہوتے ہوئے بھی سمان راشٹریہ ہتوں کو سامنے رکھ کر سمان نیتی کا نرمان ہو۔

راشٹریہ ایکتا کے لیے بھارت راشٹر کی ناگرکتا کو ۱۹۴۷ء میں بھارت سویکار کرنے والے پرتیک ویکتی (چاہے وہ کسی بھی ورگ کا ہو) کی بھاؤنا کی قدر کرتے ہوئے سب کو سمان روپ سے جیون کے اَوسر پراپت ہونے چاہئیں اور کیونکہ آزاد بھارت بچا ہوا وہ

حصّہ ہے جو مسلم لیگ کی دھارمک سنکیرنتا سے الگ ہو کر جا تیہ سومنسیہ کو سویکار کرتے ہوئے بنا۔ اِس لیے سومنسیہ کو بنانے والی اُس ہندوستانی بھاشا کو، جس کی لپی سوِدھانکول طور پر دیوناگری اَتھوا اسامی اَتھوا دونوں سمان روپ سے سویکار کرتے ہوئے مادھیم بھاشا کے روپ میں اُسی ابھاؤ سے اپنانا چاہیے تھا جس بھاؤ سے بھارتیہ سموِدھان میں بھارت کو سیکولر (دھرم نِرپیکش) اُستر پر دان ہوا۔ یہ ہمارے راشٹریہ نیتاؤں کی ایک اہم بھول رہی، انھوں نے سامپردائک ایکتا کی دِرشٹی سے راشٹر کو سیکولر سویکار کیا لیکن بھاشائی اُستر پر وہ اِس سیکولرزم کو اَستھائتو دینے والا پکش وِسمرت کر بیٹھے۔ کوئی بھی راشٹرا ور راشٹر کی اَسِمتا بنا راشٹر بھاشا کے ادھوری ہے۔

۱۴ ستمبر ۱۹۴۹ء کو "ہندی کو راشٹر بھاشا کے روپ میں مانیتا پر دان کی گئی پر یہ تھوپی نہیں جائے گی"۔ جیسے واکیانش بھی سامنے آئے۔ یدی اُسی سمَے بھاشک اُستر پر بھی سیکولر درشٹی کو اپناتے ہوئے ملی جُلی سنسکرتی کے دیش بھارت کی بھاشا بھی ملی جُلی ہندوستانی بھاشا سویکار کرلی ہوتی تو آج یہ استھتی اتنی وِگھٹن کاری نہ ہوئی ہوتی۔ سوئم مہاتما گاندھی، جو راشٹریہ آندولن کے پرتیک پُروش بنے، انھوں نے سدیو ہندوستانی کا ہی پکش لیا اور یہ ہم بنا کسی سنکوچ کے کہہ سکتے ہیں کہ بھارت

کے ویبھاجن میں ہندو اور مسلم دونوں ہی تتو وادیوں کا بڑا ہاتھ رہا۔ کسی کو بھی کم کر کے نہیں دیکھا جا سکتا، یہ ایک کڑوا یتھارتھ ہے۔

اب سمسیا آج کی ہے، ہمارا ورتمان جتنا وِکرت ہوتا جا رہا ہے اُس دشا میں پرشن یہ نہیں کہ ہم اَنگا وواد، پرانتیہ واد، بھاشا واد، آدی انیک سمسیاؤں سے گھِر گئے ہیں، سب سے بڑا پرشن یہ ہے کہ ستّا پکش اور جنتا پکش کے بیچ پرسپر وشواس کا سُوتر ٹوٹ گیا ہے۔ انگریزوں کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ انگریزی سرکار اور بھارتیہ جنتا کے بیچ پرسپر وشواس کے ابھاؤ میں ہی آندولن کا جنم ہوا اور انگریزوں کو جنتا کی آواز کے سامنے جھکنا پڑا۔ آج ستّا پکش میں جو دَل ہیں وہ اپنی دلگت پر بھوستّا کو بنائے رکھنے کے لیے اَدھِک چِنتِت ہیں، دیش کی چِنتا اُن کے سامنے اِتنی نہیں۔ اگر ہمیں دیش کی سمسیا کا ایمانداری سے نِراکرن کرنا ہے اور صحیح سمادھان کھوجنا ہے تو چاہے پنجاب ہو یا آسام، تامل ناڈو ہو یا جموں کشمیر یا بابری مسجد اور ایودھیا کا مسئلہ، اِن سب کا سمادھان بھاشا اور سامپردائک سومنسیہ کے اِرد گرد ہی ٹھہرا ہوا ہے، پرشن ہے اس کے سنچالن کا۔

بات کچھ وِچتر ہے لیکن ترک سنگت بھی ہے کہ سوتنتر بھارتیہ سرکار جتنا لگاؤ آزادی کے سمئے سے ہی پرگتی اور وِکاس کے کرم میں وِگیان کی درشٹی سے انگریزی کے پرتی دِکھلا یا یدی اِتنا لگاؤ

پارسپرک سومنسیہ کی درشٹی سے اردو اور ہندی کے سمنوِت روپ (لیپی بھید کے باوجود) کے پرتی درشایا ہوتا تو نشچے ہی ہمارے دیش کے سامنے آج جیسی سمسیائیں نہ اُٹھ پاتیں۔

اِس کا ایک کارن اِسپشٹ ہے کہ جس بھاونا کے بل پر شیش مسلمانوں نے بھارتیہ راشٹریہ سوروپ کو مانیتا دیتے ہوئے یہاں رہنا سوِیکار کیا، وے نشچے ہی جاتی گت سنکیرنتا سے اُوپر اُٹھ کر راشٹریہ بھاونا سے جُڑے ہوئے تھے، وے اُلپ سنکھیک تھے، یہ توطے ہے لیکن اُنھیں اپنے اِس نرنئے پر کبھی گلانی یا ملال نہ ہو اسی کا وِچار تو ہندو بہُل سماج کو کرنا ہی تھا لیکن ایسا ہوا نہیں۔ بھاشک درشٹی سے سمنوے ہو سکتا تھا اور ہندستانی بھاشا اِس کے لیے بہت اُپیوگی اور کارگر سمادھان تھا پر سویکار نہیں کیا گیا۔

دیوناگری لپی میں لکھی جانے والی ہندی اور اردو شبد سمرِت بھاشا بول چال کے اَستر پر ہندستانی تھی۔ لکھنے کے اَستر پر یدی اسی کو سامی لپی میں لکھا جائے جو یہی اردو تھی یعنی ہندستانی بھاشا سنسکرت نشٹھ ہندی اور اُردو کا مِلا جُلا روپ تھی۔ اسے اپنا کر ہندو اور مسلمانوں میں تمام دھارمِک پرتی بدھتاؤں کے باوجود ایک مِلا جُلا بھاؤ پیدا ہو پانا سَرل تھا۔ آج ہم جس سمواد کی بات کرتے ہیں، ہم صرف سمواد کی بات کرتے ہیں، سمواد کی بھاشا بولتے نہیں اور بِنا سمواد کی بھاشا بولے دھارمِک سامنجسیہ اور سومنسیہ کیسے سمبھو ہوگا،

یہ ایک اہم وِچارنیہ پرشن ہے۔

ہم ہندو ہوں، ہوتے رہیں۔ ہم مسلمان ہوں، ہوتے رہیں۔ ہم سکھ ہوں یا عیسائی ہوں، ہوتے رہیں۔ اِن سب سے اوپر ہم ہندستانی ہیں ہم بھارتیہ ہیں اور جس پرکار سے بھیڑوں کو ایک انوشاسن میں لے کر چلنے کے لیے گڈریئے کی ہُنکارے کی آواز بہت ضروری ہوتی ہے اسی طرح سے بھِنّ مت، مَتانتروں، دھارمِک روڑھیوں پوجا پدھتیوں کے رہتے اِن سبھی وِبھِنّ مانیتا والی پرجاتیوں کو ایک گھیرے میں رکھنے کے لیے ہنکارے والی، سب کی سمجھ میں آنے والی اور سب کو اپنی لگنے والی بھاشا ہندستانی ہے، یہ ماں کی بھاشا ہے جو بچّے کی ہرگتی وِدھی کو پہچانتی ہے۔ یہ آج بھی ہمیں قریب لاسکتی ہے۔ جس دھرم نرپیکھشتا کا جھنڈا ہم بلند کیے ہوئے ہیں اور جس عام آدمی کے سُکھ اور اُتّھان کی بات کرتے ہیں اُس میں نرپیکھشتا، جونکاراتمک بھومِکا نبھاتی ہے، بھاشک سونسیہ اُسے سکاراتمک بنانے میں سکشم ہے۔ موجودہ استھتیوں میں اس تتھیہ کو پہچاننا بہت آوشیک ہے۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ کسی بھی بھاشا کا ایک روپ جتنا سہج سَرل اور سامانیہ ہوتا ہے، اُس کا دوسرا روپ اُتنا ہی مشکل اور اُلجھن بھرا ہوتا ہے۔ پہلے میں وہ صرف ابھی ویکتی کا سادھن ہوتی ہے دوسرے میں قومی کلچر، جاتیہ اَسمِتا اور سماج کے تمیز کی واہک ہوتی ہے۔ یہاں پر وہ کبھی کبھی، دھرم، مذہبی وِشواس کا پریائے بنتی ہے۔ پر یہ سچ ہے کہ

بھاشا جب تک عام آدمی کے سنسکار اور تمیز، وشواس سے نہیں جڑتی تب تک اس کا بڑپّن ظاہر نہیں ہوتا۔ مثال کے لیے انگریزی اور اردو کو ہی لیا جا سکتا ہے۔ اردو کے ساتھ ہندی کے سنگم کو ہندستانی کا روپ دیا ہی نہیں جا سکتا تھا، یدی اردو عام آدمی (بھلے ہی وہ اُدھک اُتّر بھارت میں ہو، وہ سموچے بھارت میں ہے) کے سنسکار میں نہیں آتی۔ اِس لیے انگریزی ملا کر کسی بھاشا کی کلپنا نہیں کی گئی کیونکہ انگریزی عام آدمی کے سنسکار کی بھاشا نہیں بنی۔

اِس لیے مہاتما گاندھی نے کہا تھا:۔

- ہماری قومی زبان ہندی نہیں کہلائے گی بلکہ ہندستانی۔
- ہندستانی کا کسی ایک مذہبی سماج کے حصّے سے سمبدھ نہ ہوگا۔
- اس زبان کے لفظوں میں یہ نہ دیکھا جائے گا کہ کون دیشی ہے کون وِدیشی، بلکہ یہ دیکھا جائے گا کہ کس کا رواج ہے کس کا نہیں۔
- اُردو کے ہندو لکھنے والوں اور ہندی کے مسلمان لکھنے والوں نے جو لفظ استعمال کیے ہیں۔۔۔۔۔۔ وے سب جائز مانے جائیں گے۔ لیکن اردو اور ہندی کی جو مذہبی حیثیت ہے اُس پر اس قاعدے کا کوئی اثر نہ پڑے گا۔
- اصطلاحیں، اور خاص طور پر سیاسی اصطلاحیں تجویز کرتے

وقت سنسکرت کے لفظ اِس لیے پسند نہ کیے جائیں گے کہ وہ سنسکرت ہیں بلکہ اردو، ہندی اور سنسکرت کے لفظوں سے لوگوں کو چننے اور پسند کرنے کا پورا موقعہ دیا جائے گا۔

۴ دیوناگری اور عربی خط دونوں رائج اور سرکاری سمجھے جائیں گے اور اُن تمام سنستھاؤں میں جن کا خرچہ ہندستانی کے پرچارکوں کے ادھین میں ہیں، دونوں خط سیکھنے کا انتظام ہوگا۔

اِس پرکار گاندھی جی نے بہت پہلے عام جنتا اور ہندستانی کے بیچ کی تکلیفوں کو سمجھتے ہوئے ہندستانی کے پرچار کے لیے انیک یوجنائیں سُجھائی تھیں۔ شاید یہ سب باتیں اُس وقت بہت کارگر ثابت ہوتیں یدی پاکستان نہ بنتا۔ یہ میں اِس لیے کہہ رہا ہوں کہ کچھ لوگوں کا وِچار ہے کہ اب ہندستانی کے پرتی اُس آستھا سے کام نہیں ہو سکتا لیکن وے لوگ بھول جاتے ہیں کہ جو ہم یہاں پر ہیں اب ساری ویوستھا انھیں کے ساتھ ہونی ہے۔ اِسی لیے نکٹ بھوشیہ میں اردو، ہندی دو الگ بھاشا کی دلیلیں ختم کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔ اُونچے ادبی لوگ چاہیں تو سنسکرت نِشٹھ اور عربی، فارسی نِشٹھ اردو کا ساہتیہ لکھ سکتے ہیں۔

ہندستانی کے بارے میں اِس لیے بھی گاندھی جی نے زیادہ زور دیا کہ عمل دار اور پورے راشٹر کے لیے یہ بھاشا سیکھنی آسان ہو جاتی انھوں نے اِس بات پر بھی بَل دیا کہ جس طرح سے ہندو مسلمانوں کا

بھید بناؤ نی ٹے ہے اِسی طرح بھاشا کا بھید بھی بنا ؤنی ٹے ہے۔ آج بھی راشٹریہ ایکتا کے لیے یہ بھاشا کا سمکش ضروری ہے، یہ عام آدمی کو آپس میں جوڑنے میں سروو تم سادھن ہے۔

سیکولر بھارت کی بھاشا یعنی دھرم نرپیکش بھارت کی بھاشا بھی دھرم نرپیکش ہونی چاہیے اور شما (معاف) کریں، یدی اردو اکیلی یہ شرط پوری نہیں کرتی تو ہندی بھی دھرم نرپیکشتا کی شرط پوری نہیں کرتی۔ ہندستانی واستو میں دھرم نرپیکش بھاشا ہے جس میں اردو، ہندی، عربی، فارسی اور انگریزی کے کچھ پرچلت شبدوں کے ساتھ ساتھ دیشج اور پرانتیہ شبدوں کا بھی سماویش ملتا ہے۔ اس کا ایک بہترین اُداہرن حیدرآبادی دکھنی ہندی، بمبیا اتھوا کلکتیا ہندی میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ بھاشک روپ چھوٹے چھوٹے پوکٹس میں تو پرچلت رہے ہی بر ویاپک پٹل پر اب بھی ویاپک سویکرتی کا منہ جوہ رہے ہیں۔ ہندستانی بھاشا کو راج بھاشا کے روپ میں، راشٹر بھاشا کے روپ میں ہی مانیتا دے کر ہم یہاں کے بھن جاتی سنسکار والے لوگوں کے بیچ اُستھائی وِشواس قایم رکھ سکتے ہیں۔ وِشواس ٹوٹنے پر ہی پریوار اور راشٹر ٹوٹتے ہیں۔ راشٹریہ اکھنڈتا بھاشنوں سے نہیں، اکھنڈتا کی دِشا میں ٹھوس قدم اُٹھانے سے قایم ہو گی اور اِس دِشا میں پہلا قدم راشٹر بھاشا کے روپ میں ہونا چاہیے۔ ہندوستانی راشٹر بھاشا بنتے ہی ہندی پریوار اچانک ایک

بڑا پریوار ہو جائے گا جس کے چاہنے والوں کی سنکھیا چھوٹے چھوٹے پرانتیہ بھاشاؤں کے بیچ سے آکر ایک ایسے سنگم کا روپ لے لے گی جیسے چھوٹی چھوٹی ندیاں مل کر ایک بڑی ندی بن جاتی ہے، تب بابری مسجد میں ہمیں بابر کی آکرانت درشٹی نہیں بلکہ اپنی بھارتیہ اتہاسکتا کا درشن ہوگا اور ہمارے مسلم بھائی بھی ایودھیا کو پوتر استھلی کے روپ میں ہی سویکار کریں گے۔

جاتی گت وِدویش کی دیوار مضبوط پارسپرک سومنسیہ کے دباؤ میں ٹوٹ کر دھارا شائی ہو جائے گی یہ کوری کلپنا نہیں بلکہ آج کا یتھارتھ ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم کتنی جلدی اسے سویکار کر پاتے ہیں اور کتنی جلدی الگاؤ سے ہٹ کر ایکیّہ کی اور بڑھتے ہیں۔ صحیح روپ سے سیکولر ہونے کے لیے بھاشائی اَستر پر سیکولر ہونا پہلا پائیدان ہے اور ہماری راج نیتک سمجھ یہی بتاتی بھی ہے، ہمیں اتہاس سے سیکھنا ہوگا اور کم سے کم آزادی کا اتہاس تو یہی بتاتا ہے۔

اب ہمارا سب سے بڑا کام اِس کا پرچار کرنا ہے۔ اِس کے وِشے میں میرے سُجھاؤ ہیں کہ :-

۱۔ ہندوستانی کے پریمیوں، سمرتھکوں سے کہیں کہ وے اپنا سارا سرجناتمک اور اکادمک لیکھن ہندستانی میں کریں۔

۲۔ یہ سبھا ہندستانی میں لکھی کویتا، کہانی، اُپنیاس اور آلوچنا کی کتابیں چھاپیں اور اس کا پرچار کریں۔

۳۔ سبھا دوارا ایک پتریکا کا پرکاشن ہو جس میں ہندستانی بھاشا کا ساہتیہ پرکاشت ہو اور مضبوطی سے اسے سامانیہ، عام آدمی کے لیے دیوناگری لپی میں لکھا جائے۔ (اور اردو لپی میں بھی چھپے — م۔ خ)

۴۔ اُس اپرکاشت یا انوپلبدھ ساہتیہ کو چھاپا جائے جو اِس بھاشا میں لکھا گیا ہے۔

(۵ر دسمبر ۱۹۹۲ء کے
ہندستانی پرچار سبھا بمبئی کی
گولڈن جُبلی کے موقع پر پڑھا گیا)

آوشیک	ضروری
بھاؤکتا	جذباتیت
یتھارتھ	حقیقت
نرنئے	فیصلے
سوادھینتا	آزادی
پراتھمکتا	اوّلیت
اُستر	سطح

سنکیرتاؤں	تنگ نظریوں
ستیہ	سچ
استھیتیوں	حالات
اتہاس	تاریخ
آوشیکتا	ضرورت
شتابدی	صدی
درشٹ پتھ	نظر کی راہ میں

جن آندولن	عوامی تحریک
واتاورن	ماحول
کارن	سبب
شرومنی	محترم
راشٹر نیتی	قومی پالیسی
ابھاؤ	فقدان
ورش	برس، سال
بھوگولک	جغرافیائی
وبھاجت	منقسم
اکھنڈتا	وحدت
سامپردائک	فرقہ وارانہ
سامنجسیہ	ملاپ
لکش	مقصد
سپھل	کامیاب
اِستھیتی	صورت حال
مکتا	نجات دہندہ
اَنتر	فرق
شاسن ستا	اقتدار
اُدار	فراخ دل

نیتیوں	پالیسیوں
سنسکار	روایات
بھن	مختلف
پورن	پورے
ویوہار	برتاؤ
نیتی	پالیسی
وکاس	چلن
دھارمک	مذہبی
آستھائیں	عقیدتیں
آوکیندرت	مرکوز
پوجیہ استھل	مقدس مقامات
پارسپرکتا	تسلسل
بھاوناتمک	جذباتی
استھایت	قایم
بھومکا	رول
پرینام	نتیجہ
تنمیتا	تندہی
سہیوگ	تعاون
اکرمنتا	حملہ آور

آرتھک	اقتصادی
اُپنویش	نو آبادی
ماتر	کا
وِپریت	برعکس
ستّا	اقتدار
کیندریہ	مرکزی
سوتر	رشتہ
اَنیہ	دوسرا
راشٹر	ملک، قوم
اِستھت	قایم
دُوارا	ذریعے
سنچالت	ناقد
مُول	خاص
بندو	نقطہ
بادھیہ	مجبور
پرشن	سوال
سمے	وقت
سمپردائے	فرقے
بھومی	زمین

بھارتیہ	ہندستانی
ادھیکار	حق
اپ راشٹریتا	ثانوی قومیت
پدھتیوں	طریقوں
لپیوں	لکھاوٹوں
پرجاتی	قومیت
ہِتوں	مفادات
رکشا	حفاظت
سومنسیہ	خوش دلی
ساموہک	اجتماعی
اڑچنیں	رکاوٹیں
پاریوارک	خاندانی
اپمان	بے عزّتی
کیول	صِرف
اُپہاس	کھلواڑ
ورگ	طبقے، گروہ
سنیکت	متحدہ
سمسیا	مسئلہ
ارتھ چھایا	معنوی عکس

السپ سنکھیک	اقلیتی
سمنویہ	ملن
شیتریتا	علاقائیت
الگاؤواد	علیحدہ پسندی
ٹوٹن	ٹوٹنے
سنکیت	اشارہ
اسپشٹ	صاف
کاریہ پدھتی	دستور عمل
وِدیمان	آئینہ دار
سنیوکت پرانت	اُتّر پردیش
سدسیہ	رکن، (ارکان)
آشوست	اطمینان دلایا تھا
دِشا	سمت
اوشواس	عدم اعتماد
پرینام	نتیجہ
راج نیتک	سیاسی
دھراتل	سطح
ستّا سوارتھی	اقتدار کے لالچی
لیپی	رسم خط

اُتّر بھارتیوں	شمالی ہند باشندوں
سوارتھ سادھنا	مطلب نکالنا
جاتیہ	فرقہ واری
اَنّ	اناج
ادھیاپک	معلّم
سوارتھی	مطلبی
پھلک پر	سطح پر
چرتر	کردار
وشلیشن	تجزیے
ساہتیہ	ادب
آدھونک کال	دورِ جدید
یُگ	زمانہ، عہد
اودے	آغاز
پرچلن	پروپیگنڈہ
شبد	لفظ
ویاکرن	گرامر
جن سموہ	عوامی گروہ
سنسکرت بہل	سنسکرت زدہ
یدی	اگر

بہُلتا	زردگی
پرتیک	نشان
سموِیدھانک	آئینی
گھوشت	اعلان کیا گیا
گرہست	مبتلا
اکھوا	یا
جاتی سنسکاروں	اپنے فرقے کی
	رسم رواج
راج نیتی	سیاست
سوارتھ	غرض، مفاد مطلب
آندولن	تحریک
پرارمبھک	ابتدائی
سوہاردکی	کشادہ دلی
ویاپک	وسیع
پربھاشا	تعریف
سویکار	قبول کیا، مانا
اناتیکوں	رہنماؤں
دائتو	ذمہ داری
ہِت	مفاد

سمان	ایک سی
ناگرکتا	شہریت
ویکتی	فرد
ورگ	فرقہ
سمان	برابر
جیون	زندگی
اَوسر	موقع
پراپت	حاصل
سودھانکول	سہولت کے مطابق
مادھیم	وسطی
پردان	بخشا گیا تھا
بھاشائی	لسانی
استھائتو	جگہ، استحکام
پکش	حصہ
وِسمرت	بھول گئے
اَستھتا	استحکام
مانیتا پران کی	مان لی گئی، درجہ
	دیا گیا
واکیانش	فقرے

درشٹی	نظر
سنسکرتی	تہذیب
سویکار	مان لی ہوتی
وِگھٹن کاری	پیچیدہ، الجھن کی
سوئم	خود
راشٹریہ آندولن	قومی تحریک
پرتیک پرُوش	علمبردار
سدیو	ہمیشہ
پکش لیا	ساتھ دیا
سنکوچ	ہچکچاہٹ
وِبھاجن	تقسیم
تتوو وادیوں	احیاء پرستوں
ورتمان	زمانۂ حال
وِکرت	بڑھتا جاتا ہے
آدی	وغیرہ
انیک	مختلف
ستا پکش	اقتدار والوں
جنتا پکش	عوامی مفاد والوں
وشواس	اعتماد

دِگت پربھوستّا	پارٹی کی طاقت
نراکرن	فیصلہ
سمادھان	حل
سنچالن	چلانا
وِچتر	عجیب
ترک سنگت	بحث طلب
سوتنتر بھارتیہ سرکار	آزاد ہند کی سرکار
وِگیان	سائنس
درشایا	دکھایا
سمنوِت	ملے جلے
نشچے	یقیناً
شیش	باقی
راشٹریہ سوروپ	قومی شکل
جاتی گت	اپنے فرقے کی
گلانی	ملال
ہندو بہل	ہندو غلبے والی
سمنوے	ملاپ، امتزاج
اُپیوگی	مفید

سمشرت	ملی ہوئی
سنسکرت نِشٹھ	سنسکرت کے غلبے والی
پر تی بدھتاؤں	وابستگیوں
سرل	آسان
سمواد	مکالمے
سمبھو	ممکن
وِچارنیہ	قابل غور
پرکار	طرح
انوشاسن	ڈسپلن
بھِنّ مت	مختلف رائے والے
متانتروں	اختلاف رائے
روڑھیوں	روایات
نکاراتمک	منفی
بھاشک سونیہ	لسانی امتزاج
سکاراتمک	مجسم
تتھیہ	اصول، بات
آوشیک	ضروری

سامانیہ	معمول کے مطابق آسان
ابھی ویکتی	اظہار
سادھن	ذریعہ
جاتیہ اَسمِتا	فرقے کے احساس
واہک	ذریعہ
وِشواس	عقیدے، بھروسے
پریائے	وسیلہ
ادِھک	زیادہ تر
کلپنا	تصور، تخیل، خیالی
سنسکار	مزاج
سنستھا	ادارہ
ادھین	ماتحت
یوجنائیں	منصوبے
آستھا	دل جمعی
ویوستھا	بندوبست
نکٹ بھوشیہ	مستقبل قریب
عملدار	کام کرنے والے
سمکش	حمایت، روبرو

سروتم ادھن	اعلیٰ ترین ذریعہ
دیشج	دیسی
پرانتیہ	ریاستی
سماویش	ملاوٹ
اُداہرن	مثال
پرچلت	رائج
ویاپک	وسیع تر
پٹل	سطح
سویکرتی	منظوری
استھائی	مستقل
بھاشن	تقریر
آکرانت	حملہ آور

اتہاسکتا	تاریخیت
درشن	دیدار
پوتراستھل	مقدس مقام
ایکیہ	اتحاد، ایکہ
وِشے	موضوع
سمرتھکوں	حمایتوں
سرجناتمک	تخلیقی
پرکاشت	چھپے
سامانیہ	عام
اپرکاشت	غیر مطبوعہ
انوپلبھدھ	نایاب

بول چال کی زبان کی اہمیت

چنچل چوہان

بول چال کی زبان کی اہمیت کو ہمیشہ شاعروں اور لیکھکوں نے پہچانا، کیوں کہ ان کا سروکار اپنے من کی بات دوسروں تک پہنچانا رہا نہ کہ سرکاری فائلوں میں یا خط وکتابت میں ایک بناوٹی زبان لکھنا۔ شاعر اور لیکھک نے بول چال کی زبان سے اپنے موتی چنے اور اس زبان کو اپنے محاورے دے کر، کچھ نئے شبد دے کر آگے بھی بڑھایا۔ اِس طرح بھاشا کا وِکاس کرنے میں بھی رچنا کاروں اور دانشوروں کی ایک اہم بھومکا رہی۔ اگر ہم تاریخ پر نظر ڈالیں تو پائیں گے کہ ادب کے "کلاسیکل" دور میں زبان کو جکڑ بندی کا سامنا کرنا پڑا۔ گریک ساہتیہ میں یا اٹھارویں صدی کے یورپ کے ادب میں جب شاعری کے "نیَم" قانون رچنا پر حاوی ہو گئے تو بھاشا کا وِکاس بھی بند ہونے لگا۔ اِس جکڑ بندی کو توڑنے کا کام اُس وقت ممکن ہو پایا جب عوام نے راج شاہی کی جکڑ بندی کو فرانسیسی انقلاب سے توڑ پھینکا۔ بھاشا کا وِکاس بھی سماج

کے وِکاس سے جُڑا ہوا ہے، اس کی بہترین مثال ہمیں انگریزوں کے اٹھارویں صدی اور انیسویں صدی کے ساہتیہ کی تُلنا میں مِلتی ہے۔ قریب قریب اسی طرح کا سلسلہ ہم اپنے یہاں بھی ۱۹ویں صدی کے ادب میں دیکھ سکتے ہیں۔

۱۸ویں صدی کے انگریزی ساہتیہ میں (جسے نوکلاسیکل ساہتیہ بھی کہا جاتا ہے) انھیں نیموں اور قاعدوں کو اپنانے کی صلاح دی گئی تھی جو گریک ساہتیہ میں اپنائے گئے تھے۔ رچناؤں کی تھیم کے طور پر یا تو شہر کے تہذیب یافتہ لوگ ہوں یا راجے مہاراجے، شہزادے اور شہزادیاں، گاؤں دیہات کا کوئی کردار ساہتیہ کے لیے صحیح وِشئے نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لیے اس دور کی زبان بھی ایک خاص دائرے کی زبان بن کر رہ گئی تھی یہاں تک کہ شاعری کا چھند بھی "ہیروئک کپلٹ" تک ہی سمٹ کر رہ گیا تھا۔ یہ جکڑبندی تبھی ٹوٹی جب فرانس کی کرانتی نے یہ دکھا دیا کہ عوام میں راج شاہی کے مقابلے کہیں زیادہ قوت ہے۔ اِس کرانتی نے جو نعرے دیئے، اُن کا اثر پوری دنیا کے ادب پر پڑا۔ انسان اور انسان کے بیچ برابری، انسان کی آزادی اور انسان اور انسان کے بیچ بھائی چارے کی بھاؤنا نے ادیبوں اور دانشوروں کو بھی جھنجھوڑا اور اس حقیقت کو پہچانا جانے لگا کہ عام آدمی کی زبان ہی شاعری کی زبان ہونی چاہیے۔ اس طرح جمہوریت کے اصول اور جنوادی مولیہ جب وجود میں آئے تو بھاشا کے اس ذخیرے کی

اہمیت اور قدر سامنے آئی جو عام آدمی کی زبان میں چھپا ہوا تھا۔ انگریزی کوی ورڈس ورتھ نے تو "لیریکل بیلڈس" کی بھومکا میں صاف طور پر ہی کہہ دیا کہ کویتا کی بھاشا عام آدمی کی بول چال کی بھاشا ہی ہونی چاہیے کیوں کہ شاعر کوئی الگ انسان نہیں ہوتا، وہ تمام انسانوں کے بیچ ایک انسان ہی ہوتا ہے۔

اِس طرح کا سلسلہ ہمیں اپنے دیش میں بھی آزادی کی لڑائی کے دور میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ ۱۸۵۷ء کی پہلی لڑائی کے بعد سے ہی ادیبوں میں یہ احساس دیکھنے کو مل رہا تھا کہ بات ایک ایسی زبان میں کہی جائے جو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے۔ برج بھاشا یا اودھی کا پھیلاؤ چند علاقوں تک ہی تھا، اِس لیے ان بھاشاؤں سے بھارت جیسے بڑے دیش کا کام چلتا نظر نہیں آرہا تھا اور دیش میں جو نئی نئی سرمایہ داری پیدا ہو رہی تھی اُس کی ضرورت ایک بڑی قومیت کی بھاوَنا پیدا کرنے کی تھی جس سے آزادی کی لڑائی بھی لڑنے میں سہولت ہوتی اور آزاد دیش میں ان کے لیے منڈی کو حاصل کرنے اور اس پر قبضہ کرنے کا ذریعہ بھی بنتی۔ اِس لیے اُس شروع شروع کے دور میں ایک نئی زبان جنم لے رہی تھی جسے ہندی۔ اردو ادب میں ہریش چندر اور حالی کی زبان کہا جا سکتا ہے۔ ہریش چندر برج بھاشا چھوڑ کر ہندی، اردو کی ملی جلی زبان میں شاعری اور ناٹک رچ رہے تھے اور ان کے وقت کے دوسرے ادیب بھی بول چال کی

زبان کا استعمال کر رہے تھے۔ یہی وہ زمانہ تھا جب ہندی گدّیہ (نثر) نے بھی ساہتیہ میں ایک جگہ بنائی اور اسی دور میں حقیقت پسندی کا بھی جنم ہوا۔ اب رادھا اور کرشن کے پریم کی جگہ دیش پریم نے لے لی تھی۔ ہریش چندر نے "بھارت دُردشا" ناٹک میں لکھا:

آؤ ہو سب مل روؤ ہو بھارت بھائی

بھارت دُردشا نہ دیکھی جائی

ہریش چندر نے ۱۹ ویں صدی کے آخری دنوں یعنی نویں دہشک تک ہندی کو جو محاورہ دیا وہ بول چال کی زبان کا ہی محاورہ تھا۔ اُن کے مرنے کے بعد یہ روایت جاری رہی۔ ۲۰ ویں صدی کے شروع کے دور میں جب ہمارے یہاں بھی فرانس کی کرانتی کی طرح نعرہ دیا گیا کہ "آزادی ہمارا پیدائشی حق ہے" تو اس نعرے کا اثر ادب اور بھاشا پر بھی پڑا۔ آزادی کے جو بھی پہلو ہو سکتے تھے وہ ہندی اور دوسری زبانوں کے ادب میں اپنی جھلک دکھا رہے تھے یہاں تک کہ پرتیکوں اور علامتوں تک میں آزادی کی آنچ سمائی ہوئی تھی۔ ہندی میں "چھایا واد" کے نام سے رومانی شاعری کا جو آندولن شروع ہوا، اس میں پرتیکوں اور علامتی بھاشا کا استعمال ہوا۔ مگر وہ پرتیک اور بمب آزادی کی بھاؤنا کا ہی اظہار کرنے والے تھے۔ مثلاً چڑیا، بادل، اندر دھنش، ہوا، سورج، چاند وغیرہ۔ یہ آسمانی علامتیں آدمی کے آزاد ہونے کی خواہش کو ہی کو سامنے لا رہے تھے۔ انگریزی کی رومانی شاعری میں

بھی اسی طرح کی امیجری آتی ہے کیوں کہ وہاں بھی سامنتی جکڑ بندی سے آزاد ہونے کی تڑپ کام کر رہی تھی۔ انگریزی ادب میں اس دور میں "چڑیا" پر سارے رومانی شاعروں نے نظمیں لکھی تھیں کیونکہ آزاد رہنے کی خواہش کا اظہار چڑیا کے بمب سے بہتر کس علامت سے ہوسکتا ہے "ہم بلبلیں ہیں اس کی" جیسی امیجری یا سمترا نندن پنت کی "بال وِہنگن" جیسی امیجری کے پیچھے آزادی ہی کی اَنو گونج تھی، آکاش چھوتے ہوئے ہمالیہ کا بمب ہندی کے رومانی کویوں میں اس دور میں ضرور آیا ہے۔ جے شنکر پرساد کی "کامایَنی" تو شروع ہی ہم گری "اُتنگ شکھر" سے ہوتی ہے۔ نرالا میں تم تُنگ ہمالیہ شرنگ اور میں چنچل گتی سُر سریتا کے روپ میں وہی امیج آتی ہے۔ مہادیوی میں "ہے مہان" کے روپ میں دکھائی دیتی ہے۔ اقبال کے مشہور ترانے میں بھی "ہمالیہ" آتا ہے۔ ہمالیہ سے بہتر راشٹریہ گورَو کا کوئی دوسرا پرتیک نہیں ہوسکتا تھا اسی لیے وہ ان سبھی کویوں اور شاعروں کے یہاں موجود ہے۔

ان سب کا حوالہ دینے کا مقصد یہ جاننا ہے کہ بھاشا کے وِکاس میں سماج کے وِکاس کا کیا رول ہے۔ آدِم سماج صرف اشارے کی بھاشا سے کام چلا لیتا ہے۔ ابھی بھی ہمارے دیش میں کئی جَن جاتیاں ہیں قبیلے ہیں جن کی بولی اتنی وِکست نہیں ہے کہ اسے "ڈائلکٹ" تک کا درجہ دیا جاسکے۔ سماج جیسے جیسے اُنّتی کرتا ہے پیداوار کے نئے نئے سادھن اور ٹیکنولوجی ایجاد کرتا ہے تو نئی تہذیب پیدا ہوتی ہے اور

نئی بھاشا کی ضرورت پڑتی ہے۔ آج کوئی کمپیوٹر کی زبان ویدوں میں ڈھونڈنے لگے تو مورکھ ہی کہا جائے گا (حالانکہ آج کے بیوقوفیوں بھرے دور میں یہ بالکل ممکن ہے کہ کوئی بھائی جی یہ دعویٰ کرنے لگیں کہ یہ زبان تو ہمارے یہاں ویدوں میں موجود تھی۔)

آزادی کے دور میں ہم جس بھاشا کا وِکاس کر رہے تھے جس کی نمائندگی منشی پریم چند کی رچنائیں کرتی ہیں وہ بھاشا آزادی کے بعد وِکسِت نہیں ہوئی۔ بھاشا پر سب سے بڑا حملہ فرقہ واریت کا ہوا جس کی وجہ سے ہندی، اردو علاقوں میں بھاشائی اَلگاؤ پیدا ہوا۔ اس میں دیش کے بٹوارے نے بھی اضافہ کیا۔ ریکھت ہندی میں سنسکرت کی ٹھونس ٹھانس شروع ہوئی اور اردو کو اسکولی پڑھائی سے ختم کر دیا گیا۔ ریکھت اردو میں بھی اَلگاؤ کی وجہ سے فارسی اور عربی کے الفاظ ٹھونسے جانے لگے اور دونوں بھاشائیں بول چال کی زبان نہ رہ کر کتابی زبانیں بن گئیں۔ ہندی کے ساتھ ایک حادثہ اور ہوا کہ اسے سمودھان میں راج بھاشا کا درجہ دے دیا گیا اور اسے انگریزی کی جگہ لینے کے لیے تیار کیا جانے لگا۔ اس پر کروڑوں روپئے خرچ کیے جانے لگے، ہر چیز کا ترجمہ کرنے کی تابڑ توڑ کوشش کی جانے لگی، اس کوشش میں جو سرکاری ہندی نکل کر آئی وہ انگریزی سے بھی زیادہ بدیشی ایکدم انجانی، اَن پہچانی اور پرائی پرائی سی بھاشا ہے، وہ کسی کے کام کی نہیں۔ کیندر سرکار کی رپورٹیں جو اس مری ہوئی زبان میں

چھپتی ہیں نہ کہیں پڑھی جاتی ہیں اور نہ ان کا کوئی حوالہ دیتا ہے، سارا کام کاج انگریزی میں ہو رہا ہے اور اسی انگریزی کا ترجمہ یا زور زبردستی کرایا گیا انوواد بھی پیش کر دیا جاتا ہے مگر اسے کوئی پڑھتا نہیں اور نہ وہ پڑھنے کے لائق ہوتا ہے۔ البتہ پیسہ پانی کی طرح ضرور بہایا جا رہا ہے۔

یہ صورت حال کیوں ہے؟ اسے جاننے کے لیے تھوڑا گہرائی میں اتر کر چیزوں کو دیکھنا ہوگا۔ اس دیش کی باگ ڈور جن طبقوں کے ہاتھ آئی وہ یورپ وغیرہ کے سرمایہ دار کی طرح جدید نہ ہو کر ایک طرف قدامت پسند قوتوں کو ساتھ لے کر چلے تو دوسری طرف سامراجی قوتوں سے بھی سمجھوتہ کرتے رہے۔ سامنتی طاقتوں کے ساتھ مل کر آج بھی جو نظام حکومت کر رہا ہے وہ جمہوریت پسند نہیں ہے اس لیے وہ جمہوریت کی نظر سے بھاشا کے سوال کو بھی نہیں دیکھ سکتا۔ اس نظام نے زبردستی کر کے ۱۹۶۵ء تک ہندی کو راج بھاشا بنا ڈالنے کی جگت بھڑائی۔ مگر نتیجہ الٹا ہوا، جگہ جگہ ہندی ورودھی آندولن اور دنگے شروع ہو گئے۔ غیر لوک تانترک نظریے کا ہی ایک قدم تھا اردو کی پڑھائی کا اُتّر پردیش میں خاتمہ۔ جمہوریت کے نظریے سے بھاشا کے سوال کو دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ سبھی بھاشاؤں کو برابری کا درجہ دینے اور دھیرے دھیرے عوام کے تجربوں سے ایک قومی زبان وکسِت ہونے دینا۔ ہندی اردو علاقوں سے

اردو کو ختم کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ آزادی کے بعد کی پیڑھیوں کو ایک بڑے بیش قیمتی ذخیرے سے محروم کر دیا گیا اور اس کی بھرپائی صدیوں پرانی سنسکرت شبداولی سے کی جانے لگی جو آج کے وقت کے لیے مری ہوئی ثابت ہوئی۔ آپ نہ مانیں تو کسی سرکاری گزٹ نوٹیفکیشن کو دیکھ لیں کہ اس کی بھاشا مری ہوئی ہے یا زندہ۔ ہمارا کام نہ تو عیسیٰ سے پہلے کی بھاشا سے چل سکتا ہے اور نہ انگریزی سے۔ سامراجی طاقتوں سے سمجھوتہ پرستی اور ٹیکنولوجی کے لیے ان پر نربھرتا کے چلتے ہمارے شاسک انگریزی نہیں چھوڑ سکتے، اس لیے سرکاری کام کاج میں انگریزی ہی چھائی ہوئی ہے۔ انگریزی جاننے والا ہی بڑا دانشور ہے سائنس داں ہے ٹیکنوکریٹ ہے اور سب کچھ ہے ایسے ماحول میں اگر قومی زبانیں پٹ رہی ہیں تو اس میں تعجب کی بات نہیں۔

دیش کی بھاشاؤں کو وکست کرنے کا کام اگر کوئی کر رہا ہے تو وہ ہے رچنا کار، خاص کر وہ رچنا کار جو جن وادی مولیوں اور جمہوریت کے نظریے سے جڑا ہوا ہے۔ کمیٹیڈ جسے اس دیش سے پیار ہے۔ یہاں کی دکھی اور شوست جنتا سے لگاؤ ہے اُن سے وہ بھاشا لیتا ہے، انھیں وہ بھاشا دیتا ہے اور وہ بھاشا ان کے کام آتی ہے وہ آج بھی گاتے ہیں کہ

سرفروشی کی تمنّا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

یا پھر اس زورِ ظلم کے ٹکر میں سنگھرش ہمارا نعرہ ہے۔ بول چال کی

بھاشا میں ایسا بھی بہت ہے جو شوشکوں اور حکمرانوں نے سمَے سمَے پر عوام کو دیا ہے اس غلیظ کو رچنا کار نہیں اپناتا وہ تو اس سمندر میں سے موتی چُنتا ہے اور انھیں ہار بنا کر عام جنتا کی طرف پھینک دیتا ہے جس سے وہ اور اَدِھک سندر بن سکیں، اپنی بھاشا کو اپنے سنسکاروں کو اور زیادہ صاف ستھرا کر سکیں، بہتر انسان بن سکیں انسانی تہذیب کو نئی اونچائی دے سکیں۔

(ہندستانی پروجکٹ دہلی، کے جلسے میں پڑھا گیا)

نیَم	اصول	بھومِکا	رول
رچنا	تخلیق	دَشک	دہائی
وِکاس	ترقی	پرتیک	علامت
تُلنا	مقابلے میں	بمب	امیج
وِشے	موضوع	گورو	فخر
مُولیہ	اصولی	وِکِست	فروغ پذیر
		اَنوواد	ترجمہ

راشٹریہ ایکتا اور راشٹر بھاشا کی سمسیا

ڈاکٹر مال چندر نیمارڑے

یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ کسی بھی سموہ میں بھاشا کا تتو سویم پورن نہیں ہو سکتا، وہ دوسرے انیک تتوں کے ساتھ آنترک سمبندھ استھاپت کرتا ہے۔ اتہاسک، سانسکرتک، راج نیتک، سماج شاستریہ آدی سبھی سندربھ بھاشک دیوہار میں آپ ہی آپ محسوس ہوتے ہیں۔ اسی لیے بھاشائی سمسیا اٹھانے میں ہم اِس جیوت سمبندھ کو توڑ نہیں سکتے۔ سماجک بھاشا وگیانکوں نے یہ بھی سدھ کیا ہے کہ ایک بھاشک راشٹر ادھک سنگٹھت، ادھک گتی شیل، ادھک آدھونک اور ادھک سمردھ ہوتا ہے۔ اِس کی تُلنا میں بہو بھاشک راشٹر کرم پر گتی شیل، غریب، نرکشر، سمسیا گرست اور انوشاسن ہین ہوتا ہے۔ سموہ، سموہ میں سمپریشن کی درار رہنے کی وجہ سے پرتیگامی شکتیاں بڑھتی ہیں۔ پرتی آدمی اُورجا کا استعمال کم رہتا ہے اور سَروسادھارن تتھا آدھونکتا کی گتی دھیمی ہوتی ہے۔ یہ سچ ہے کہ آزادی کے بعد بھی ہندوستان کی جنتا میں پریورتن شیلتا گھٹتی

جا رہی ہے۔ اِس پر بحث کرنا سمے کا اَپ ویائے ہوگا۔

کسی راشٹر میں وِ وِدھ بھاشاؤں کے اَستِتو کا ہونا انوچِت گھٹنا نہیں ہے۔ لیکن بات یہ ہے کہ راشٹر کو اِدھک بل شالی بنانے کے لیے ایک راشٹر بھاشا کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ گاندھی جی نے صحیح کہا تھا کہ راشٹر بھاشا کے بِنا راشٹر گونگا ہے۔ لیکن اِس سے یہ دھارنا نہ بن جانی چاہیے کہ ہم بھاشک وِ وِدھتا کو بھُلا کر صرف بَل شالی راشٹر بنانے کے لیے فاسسٹ دھیئے اپنا کر باقی سبھی پرمپراؤں کو چھوڑ دیں۔ اصلی سَمَسّیا تو یہ ہے کہ کیا ہم ایسا کوئی راستہ ڈھونڈ سکتے ہیں، جو خاص ہمارا ہندستانی رہے۔ راشٹر بھاشا کے ایسے موڈل وِشو میں سُسوی ہوئے ہیں، پھر بھی ہمارا اور ایک نیا موڈل رہے گا جو ہماری پرمپرک وِ وِدھتا قایم رکھتے ہوئے بھی راشٹر بھاشا کی سَمَسّیا حل کر سکے۔ یہی بات اِدھک اِسپَشٹتا سے کہی جا سکتی ہے کہ ہماری بھاشا یوجنا میں صدیوں سے جتن کی ہوئی بھاشک وِ وِدھتا نَشٹ نہ ہو اور دوسری طرف ایک راشٹر بھاشا وِکسِت کرنے کی پرکریا چلتی ہے۔ اِن دونوں دھاؤں پر لکش رکھ کر ہی ہم کچھ پرگتی کر سکیں گے۔ یہ پرگتی دھیرا کے سے کرنے میں دھوکے ہیں۔ کوئی بھی لوکتانترک پرکریا دھیمی گتی سے ہی کامیابی حاصل کر سکتی ہے اِس پر بھی ہمیں وِشواس رکھنا ہے۔

ہندوستان وِشو میں ایسا ایک راشٹر ہے جس کو بھاشا وِگیانک

ایک اکھنڈ بھاشِک پرویش - (CONTINUOUS LINGUISTIC - TERRITORY) کہتے ہیں۔ اِس میں کہیں بھی ہر پچاس کلومیٹر کے اندر ہر آدمی دوسرے سے آسانی سے بات کر سکتا ہے۔ وہ سنسکرتی پیدل چلنے والوں نے رامیشورم سے پیشاور تک بھاشا کے وِنیمے پر وِکسِت کی ہے۔ قریب ۱۵۰ سالوں سے ریل گاڑی کے آنے کے بعد اس وِنیمے میں کچھ رکاوٹ آگئی اور آج ہوائی جہاز کا استعمال کرنے والوں نے یہ سمسیا اور مشکل کر دی ہے۔ یہاں ہر وانشک سموہ کسی دو یا تین بھاشاؤں کا پرتی دن استعمال کرتا ہے۔ اِس بہو بھاشکتا کے ساتھ جُڑے ہوئے بہو سانسکرتِک سندربھ بھی ہر سموہ نے پُراتن کال سے اپنائے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے جن سموہ دور دور تک استھاپنانترت ہو جانے پر بھی صدیوں سے اپنی اپنی مول بھاشا اور مول سنسکرتی گرو سے وِیوہار میں لاتے ہیں تامِل ناڈو کے مراٹھی بھاشک ۴۰۰ سال بعد بھی مراٹھی بھولے نہیں یا مہاراشٹر کے نِواسی مارواڑی راجستھانی سے ٹوٹے نہیں۔ اِس سے راشٹریہ تا کو کبھی بادھا نہیں پہنچی بلکہ اِس سے ہمارا راشٹر اتنا مضبوط ہوا ہے کہ کتنی بھی پرتیما شکتیوں کا دباؤ ہو، آکرمن (حملہ) ہو، ہمیشہ اکھنڈ سماج رہا ہے۔ اِس بنیادی بھومی تتو کو کسی بھی حالت میں ہم بھول نہیں سکتے۔ راشٹریہ ایکتا کے سندربھ میں اِس بھومی تتو کو سب سے زیادہ اہمیت دے کر ہی آگے قدم اُٹھایا جا سکتا ہے۔

اِس پری پیکش میں دیکھا جائے تو ہماری بھاشک سمردھی کا

اور وِ ودھتا کا منوہر درشن ہوتا ہے۔ ہمارے سَم وِدھان میں سوتل بھاشاؤں کا اَنتر بھاؤ ہے، اِس میں ابھی ابھی نیپالی اور کونکنی بھی سماوِشٹ ہو گئی ہے۔ ساہتیہ اکاڈمی نے ۲۲ بھاشاؤں کو بہت پہلے سے مانیتا دی ہے۔ اور ابھی ۱۰، ۱۲ بھاشاؤں کی مانیتا کے لیے آندولن چل رہے ہیں۔ جیسے میتھلی، راجستھانی، سنتھال وغیرہ۔ ۱۹۱۶ء کے خانے شماری کے مطابق پورے ہندوستان میں کُل ملاکر ۱۶۵۲ آزاد بھاشائیں بولی جاتی ہیں۔ اِن میں اِنڈو آریین کُل کی ۵۳۲، تبت وچینی کُل کی ۲۲۷، دراوِڑ کُل کی ۱۴۸، مُنڈا کُل کی ۵۳، اِتنی الگ الگ بھاشائیں ہیں۔ باقی اَورگی ورت (UNCLASSIFIED) ۱۰۶ بھاشائیں ہیں، جن کے بولنے والے چھوٹے چھوٹے سموہ پورے دیش بھر میں انڈمان سے لداخ تک بکھرے ہوئے ہیں۔ اِس کے باوجود ۸۲ ماتر بھاشائیں پردیشی کُلوں کی بھی موجود ہیں۔ سبھی ۲۵ راجیوں میں ایک بڑی بھاشا بولنے والا بہو سنکھیک سموہ کے علاوہ اَلپ سنکھیک بھاشائیں (MINORITY LANGUAGES) بولنے والے انیک سموہ چھوٹے بڑے پیمانے پر استِتو میں ہے۔ جیسے کیرل میں سب سے کم ۵ فیصد الپ سنکھیک بھاشائیں بولنے والے سموہ ہیں، تو ناگالینڈ میں سب سے زیادہ ۸۵ فیصد MINORITY LANGUAGE GROUP رہتے ہیں۔ اِس میں بھی ہر بھاشا میں آڑے کھڑے (HORIZONTAL) اور (VERTICAL)۔ بھید سب بھاشاؤں کی سیمائیں ادھوری کر دیتے ہیں۔ پرادیشک، ورگیہ، جاتیہ، ویاوسائک بولیاں

تو ہیں ہی، لیکن پڈار جکس، کِر یوکس اور اگر وڈتس، سب جگہ تیار ہوتی رہی ہیں۔ جس دیش میں موکھک سنسکرتی، بِکھت سنسکرتی سے اِدھک لوک پرئیے رہی ہے اُس میں یہ آبادی بڑھنا سوابھاوِک بات ہے۔ وِشو کے کسی بھی پردیش میں اِتنا کھُلا لوک تانترِک وِستار نہیں پایا جاتا جیسا اُتّری امریکہ اور دکھنی امریکہ۔ ہماری اُدار سنسکرتی کا یہ ثبوت کافی ہوگا۔ بِکھت بھاشاؤں کی طرف دیکھیں تو اُس میں بھی کم سے کم ۱۰ بڑی لپی وِستھائیں پائی جاتی ہیں:۔

۱۔ ناگری

۲۔ بنگلا، اسامیا، منی پوری

۳۔ تیلگو، کنّڑ ۔۔ ۴۔ اُڑیا ۔۔ ۵۔ تامل

۶۔ ملیالم ۔۔ ۷۔ گجراتی ۔۔ ۸۔ گورومکھی

۹۔ عرب ایرانی ۔۔ ۱۰۔ رومن، اور اِن کے علاوہ اور بھی انیک چھوٹی چھوٹی لپیاں استعمال ہوتی ہیں جیسے روپی، لڈا شاردا، ٹلو، گرنتھا، جاجنی، موڑی، وغیرہ۔

اگر کوئی کہے کہ اِتنی سینکڑوں بھاشائیں اور لپیاں راشٹریتا کے لیے 'NUISANCE' ہے، یہ سب 'UNECONOMIC' آبادی ہے یا اِتنی سنکھیا 'ABSURD' ہے تو وہ ہماری ایکتا کے دشمن ہوں گے۔ ایسی دھارنا سامراجیہ وادی تو ہے ہی۔ بھاشاؤں کی اور بولیوں کی آبادی

شرم کی بات نہیں ہے۔ بلکہ اکھنڈ بھاشک پردیش میں دو بنگال، دو تین پنجاب، دو کشمیر ہیں اور انیک بھاشا سموہوں کا DISPLACEMENT ہوتا رہا ہے۔

اگر ہم مان جائیں کہ یہ بھاشک وِودھتا ہی ہمارے راشٹر کا TEXTURE ہے تو یہی بھاشک سمپنّتا ہماری ایکتا کو کبھی بڑھنے نہیں دیں گی۔ بیس سال پہلے شاید اِس MULTILINGUALISM شا وِ نئے کا کچھ حد تک آٹک ہو سکتی تھی لیکن آج درشیہ اور مادھیموں کے وِستار سے سمپریشن بہت ہی آسان ہو گیا ہے۔ راشٹر کے کونے کونے کی گھٹنائیں ہم پہلے دیکھنا چاہیں گے، سننا بعد میں۔ راشٹر بھاشا کے بارے میں سوچتے وقت ہر سموہ کی سوایتتا ثابت رکھنا مستقبل میں اور بھی آسان رہے گا۔ اِس گر اسسٹ بھاشا وِودھتا سُرکشِت رکھنے میں نہ تو ہم کیول گاندھی جی کا پیار اَتّو ویوہار میں لائیں گے، لیکن چھوٹے چھوٹے سموہوں کی طرف مانوتا وادی درشٹی بھی رکھیں گے۔ یہ خاص ہندوستانی مانوتا واد ہے، وِشو کی اَنیہ راشٹر بھاشاؤں کے کچھ بھاشک نیو وجن ماڈل جنہیں LANGUAGE PLANNING میں اہمیت دی گئی ہے سنکشیپ میں اِس پرکار دکھائی دیتے ہیں:۔

۱۔ اگلو سیکسن ماڈل، جس میں ایک پربل ....

انگریزی بھاشا سموچے راشٹر پر لادی جاتی ہے۔ ایسے گریٹ برطین میں سکاٹش، ویلیس، آئیرش، گیلک، بریٹان، کارنش یا پھر

یونائیٹڈ اسٹیٹس میں سارے نیٹو انڈینس پر اور دنیا بھر کے سبھی اِمگریٹنس سختی سے ایک ماترا انگریزی میں ویوہار کرنا پڑتا ہے۔ آسٹریلیا نیوزی لینڈ، ساؤتھ افریقہ کی بھی اینگلو سیکسن سموہ بھومی پُتروں کی اپنی موں سنسکرتی ختم کرنے پر مجبور کر دیتا ہے۔

۲۔ دوسرا موڈل اسپینش کا۔ جہاں بھی اسپینش لوگ گئے وہاں اَنیہ بھاشاؤں کو انیک سنسکرتی کے ساتھ ختم کیا تھا۔ یہ دونوں ماڈل ہماری پراچین سا ہشنو سنسکرتی کے بنیادی تتّو کے بالکل وِرودھی ہیں۔

۳۔ بیلجیم، سوئٹزرلینڈ یا کینا ڈا کا موڈل۔ جہاں دو یا تین بھاشاؤں کو سمان راشٹر بھاشا کا درجہ دیا جاتا ہے۔ یہ ماڈل چھوٹے راشٹروں کے لیے اچھا ہے۔ ہماری اِتنی ساری بھاشاؤں کو سمان درجہ دینا ناممکن نہیں ہے لیکن اِس کے لیے جو آرتھک آدھار ضروری ہے وہ نزدیک کے بھوِشیہ میں بھی رہے گا۔

۴۔ ہبرو ماڈل۔ ایک پرانی سمردھ سانسکرتک بھاشا پر پتن پورک پھر سے ویوہار میں لانا۔ ہندوستان میں سنسکرت ایک اَتی یَنت سکشم بھاشا ہے، اس کا شبد سنگرہ اور بھی سردھ تتھانئے یُگ کا وَیگیانِک ارتھ بھار سنبھالنے میں سکشم ہے۔ وہ انیک یُگوں میں راشٹر بھاشا بھی رہی ہے لیکن سنسکرت کو جاگرت کرنا کال چکر الٹا گھمانے کے برابر ہوگا، کیونکہ وِشو کی سبھی آدھونک بھاشائیں لیٹن، گریک، ٹیوٹانک

سنسکرت آدی پراتن بھاشاؤں کی غلامی سے چھٹکارا پاکر آزاد ہوئی ہے اور پھر دراوِڑ تتھا مُنڈا آدی کُلوں کی بھاشاؤں کو یہ پریاپت ہوگا

۵۔ ایک کرتِرم بھاشا جیسے ESPERANTO, IDO OLAPUK یا OCCIDENTAL, INTERLINGUA, NOVIAL بھاشائیں کچھ حد تک کامیاب رہی ہے۔ ہندوستانی بھاشاؤں کا 'SYNTAX' ملتا جلتا ہے، شبد سنگھرہ کا بھی کافی ایک ہے۔ لیکن ہماری ایک کرتِرم بھاشا بنانے کا پریتن آج تک بھی نہیں ہوا ہے۔

۶۔ ایشین ماڈل۔ ایک بہو سنکھیک بڑے سموہ کی بھاشا انیہ سموہوں میں "دوسری بھاشا" (SECOND LANGUAGE) کا درجہ دے کر بڑھانا۔ اِس موڈل میں سب بھاشاؤں کی پرتِشٹھا سُرکشِت ہوتی ہے اور راشٹریہ اَستر کا وِنِمے آسانی سے ہو سکتا ہے۔ ہندوستان میں THREE-LANGUAGE۔ فارمولے میں ہندی کو یہ "دوسری بھاشا" کا درجہ سدھانتک طور پر دیا ہوا ہے لیکن انگریزی جو "تیسری بھاشا" وہ دوسری کا بھی کام کرنے لگی ہے۔ یہ گڑبڑ ایک تو ADMINISTRATIVE ECONOMY کے کارن ہوئی اور پھر سامراجیہ واد کا دھبّہ جو انگریزی پر لگنا چاہیے وہ ہندی پر لگایا گیا۔ ہندی کا "سیکنڈ لنگویج" کا دباؤ کم ہونے سے سبھی پرانتوں میں یہ موڈل ناکامیاب رہا۔ یہ استھیتی راشٹریہ ایکتا کے سندربھ میں نراشاجنک ہے۔ کیونکہ ایک راشٹر بھاشا

نہ ہونے کی وجہ سے ہماری راشٹریہ تا کا ایک بھاشِک ویکتی تتو نہیں بن پاتا۔

یہاں تک سنکشیپ میں راشٹر بھاشا کی پارشو بھومی کا وِویچن کیا۔ اب ہم پراپت پریستھیتی میں راشٹر بھاشا کا مستقبل طے کرنے کے مول وچار پر لوٹے۔

ہندوستان کے پورے اتہاس میں راشٹریہ سنرچنا کے چار پرمکھ بھاشا وِیئے اَستر، جو HIERARCHICAL سروپ میں پائے جاتے ہیں، آج تک چلے آتے نظر آتے ہیں، میں سنکشیپ میں اِس طرح پیش کیے جاسکتے ہیں:

۱۔ راشٹریہ یا انتر پرانتیہ اَستر پر سب سے اُوپر ایک اُدھر و بھاشا جسے میں نے اَنیہ تر supralanguage کہا ہے، استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے پراچین یُگ میں سنسکرت عیسوی پہلے لگ بھگ سنہ ۳۰۰ تک۔ اِس کے بعد عیسوی پہلے سنہ ۳۰۰ سے عیسوی ۱۰۰۰ تک پراکرت چلی۔ اِس کے بعد پھر سے سنسکرت سنہ ۱۰۰۰ سے قریباً سنہ ۱۲۰۰ تک۔ اِس کے بعد سنہ ۱۲۰۰ سنہ سے سنہ ۱۸۰۰ تک فارسی اور پچھلے ۲۰۰ سالوں سے انگریزی جو اور کچھ سال رہے گی۔ اگر کوئی نئی راشٹر بھاشا آنی ہے تو اس کو انگریزی سے مقابلہ کرنا ہوگا۔ یہ سبھی اُدھر و بھاشائیں کسی بڑے سموہ کی ماتر بھاشائیں نہیں تھی، پھر بھی ہماری وِشال بکھورا جیسے GEOPOLITICAL راشٹریہ تا کی غرض اِن اُدھر و بھاشاؤں نے نبھائی ہے۔ شاید ہماری ہونے والی

راشٹر بھاشا بھی کسی ایک بڑے سموہ کی ماتر بھاشا نہیں ہو گی، یہ اتہاس کا انومان ہے۔

۲۔ دوسرا بھاشا اَستر الگ الگ پرانتیہ یا پرادیشک پرمان بھاشاؤں کا رہا ہے جیسے پشچم ہندوستان میں گجراتی اور مراٹھی، پورب میں بنگلا، دکھن کنڑ، تامل آدی، اُتر میں اردو، ہندی، یہ قریب ۱۴ بھاشائیں اُدھر و بھاشا کے نیچے اپنے اپنے پرانتک سنسکرتی کا مادھیم رہی ہے۔ یہ ساری پرمان بھاشائیں اپنی حد تک لکھت وساہتیک ویوہاروں میں بڑی کامیاب رہیں۔

۳۔ تیسرا بھاشا اَستر ہمارے اَن گنت چھوٹے چھوٹے گرامنی سموہوں کی اُپ بھاشاؤں کا ہے، جنھیں ہم بولیاں کہتے ہیں۔ جیسے مہاراشٹر کا اُدھر و بھاشا سنسکرت، پراکرت، فارسی یا انگریزی تتھا پرمان لکھت بھاشا مراٹھی کے نیچے خان دیشی، پہاڑی، کونکنی وغیرہ قریباً ۱۰ بولیاں آج بھی استِتو میں ہیں۔ اِن میں انیک آدی واسی، بنواسی، جاتی واچک یا ویوسائے واچک بولیاں تتھا مشر بھاشائیں بھی سماوِشٹ ہیں۔

۴۔ اِس وِشال بھاشا ویوہار میں اور ایک بیما ورتی بھاشا اَستر نظر آتا ہے۔ وہ ہے سمپرک بھاشا یا جوڑ بھاشا کا۔ جہاں چھوٹے چھوٹے سموہ اُدھر و اَستر کی راشٹریہ بھاشا استعمال نہیں کر پاتے وہاں سمپرک بھاشائیں سوا بھاوِکتا سے انتر سموہ وِنیے پورا کر لیتی ہے۔ جیسے دھارواڑ، اُتر کرناٹک، گووا، دکھن مدھیہ پردیش، اِندور، مالوہ، رائے پور تک گرامین اساکشر

سموہوں میں مراٹھی LINK لنگویج کا کام کرتی ہے اور اردو زبان تو سارے دیش کے کونے کونے تک سمپرک بھاشا کا کام کرتی ہے۔ سچ کہا جائے تو جہاں ہندی کو لوگ جانتے نہیں وہاں اردو ہماری سمپرک بھاشا ہے۔

اصل میں یہ سب سمپرک بھاشائیں ہماری راشٹر بھاشائیں ہیں۔ یہ ہماری راشٹریہ وِنجے کا بہت سا بوجھ اُٹھاتی رہی ہیں۔ اگر ہندی کو سکشم راشٹر بھاشا بننا ہے تو اسے اِن ساری سمپرک بھاشاؤں کو ساتھ لے کر کام کرنا ہوگا۔ خاص بات تو یہ ہے کہ اردو کی ساتھ ہندی نے چھوڑا تو اس کی اہمیت کبھی نہیں بڑھے گی، کیوں کہ ہندوستان میں ہندی، اردو لکھ کر بولنے والوں کی سنکھیا ۴۶ فیصد ہے۔ اِن دونوں بھاشاؤں کا ملاپ راشٹر بھاشا کی سَمَسیا حل کرنے میں بہت ضروری ہے۔ اِن دونوں لپی کا چکر مِٹنا، ہندی کا سنسکرت پن کم ہونا، دونوں کی ترقی کے لیے ضروری شرطیں ہیں۔ اگر یہ حاصل نہیں ہوا تو ہندوستانی کا وِستار نامکن ہے اور ہندستانی راشٹر بھاشا بننا تو اور بھی مشکل رہے گا۔

اب سارانش میں ہم بھلی بھانتی کہہ سکتے ہیں کہ جو بھاشا انگریزی کو ہٹانے میں سمرتھ رہے گی اسی کو راشٹر بھاشا کا استھان مل سکے گا اور اردو، ہندی ایک ہونے سے، یعنی ہندستانی کا وِستار ہونے سے راشٹر بھاشا سَمَسیا حل ہو سکتی ہے۔ آج کی پرستھیتی یہ صاف

روپ سے بتاتی ہے کہ ہمارے راشٹریہ ویوہار خاص کر اونچی شکشا، پالیسی میکنگ، وِگیان اور تکنیکی، سنرکشن، قانون، جرنلزم اور ایڈمنسٹریشن وغیرہ، جو انگریزی میں ہی چلتے ہیں وہ ہندی کے قابو میں جانا چاہیئے۔

انگریزی کو اِن چھیتروں سے ہٹانا اِس لیے مشکل ہے کہ وہ سبھی ہندوستانیوں کو EQUALLY DISADVANTAGEOUS سمان روپ سے بادھک ہے۔ اِن سموہوں کو سمان انیائے دیتی ہے، یہی اُس کا RAISON DE LTRE استتو کا ایک کارن ہے۔

انگریزی نہ ہٹنے کی اور بھی ایک وجہ ہے جیسے نہ بتانا ستیہ کا اَپلاپ ہوگا۔ وہ وجہ ہے اس کا انتر راشٹریہ درجہ۔ جب تک اس کا یہ درجہ قایم رہے گا تب تک ہمیں اپنی ہار تسلیم کرتے ہوئے بھی لڑتے رہنا ہوگا۔ اِس کا ایک علاج ہو سکتا ہے۔ وہ ہے ہندی کو انتر راشٹریہ اہمیت حاصل کرنے کی سبھی کوششیں ہونی چاہئیں۔ انگریزی کو دستیاب سبھی فائدے ہندی کو اور ہندی کی مدد جو دوسرے سمپرک بھاشائیں ہیں اُن کو بھی ملنے چاہئیں۔ یہ بٹوارہ آپسی سامنجسیہ GOOD WILL سے ہونا ضروری ہے، نہیں تو پھر ہندی کے پرسار میں رکاوٹ آجائے گی۔ ہمارا بھاشک نیوجن اِس دِشا میں بڑھنا چاہیئے جہاں راشٹریہ اَستر پر انگریزی کے فائدے سبھی کو ملیں اور انتر راشٹریہ اَستر پر ہندی کی اہمیت بڑھے۔

آج دنیا کی چھ بڑی بھاشائیں یو این او کی عام سبھا میں استعمال کی جاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں:۔

۱۔ انگریزی ۲۔ فرانسیسی

۳۔ روسی ۴۔ اسپینی

۵۔ چینی اور ۶۔ عربی

دِیئے کے لیے انیہ بھاشاؤں کو یو این او میں استھان نہیں۔ دنیا میں ہندی کا درجہ ۱۰ ویں نمبر پر، تو مراٹھی کا ۱۱ ویں نمبر پر ہے۔ جن کارنوں پر بھاشا کا وِیشوِک استھان مقرر کیا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔	بولنے والوں کی تعداد	۲۵ فیصد
۲۔	جغرافیائی پھیلاؤ	۱۳ فیصد
۳۔	اُدھیوگک شمتا	۱۳ فیصد
۴۔	تجارت کا درجہ	۱۲ فیصد
۵۔	وَیگیانِک درجہ	۱۲ فیصد
۶۔	سانسکِرتک درجہ	۱۰ فیصد
۷۔	ساکشرتا	۸ فیصد
۸۔	فوجی ،سیاسی طاقت	۷ فیصد

اِس سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ تتو نمبر ۱۔ NUMBER OF SPEAKERS ۱ اور نمبر ۲: (GEOGRAPHICAL SPREAD) ہندی کے پکش

میں بھاری ہے۔ نمبر ۸ :۔ (MILITARY & POLITICAL STRENGTH) بھی ہندوستان کے انیہ بھاشاؤں کی طرف سے ہندی کے پکش میں رہے گا۔ لیکن باقی سارے تتو (INDUSTRIAL STATUS, CULTURAL اور SCIENTIFIC STATUS, COMMERCIAL STATUS STATUS) آج ہندی کے خلاف ہیں۔ نمبر ۷ :۔ (LITERCY) تو ہندی بولنے والوں میں ہندوستان کی دوسری بھاشاؤں کے مقابلے میں کم ہے۔ ہندی کو انگریزی کے مقابل بننا مستقبل میں بھی مشکل ہے۔ یہ ہماری ایکتا کو ایک خطرناک چنوتی ہے۔

(۵ ردسمبر ۱۹۹۲ء کو ہندستانی پرچار سبھا بمبئی کی گولڈن جبلی کے موقع پر پڑھا گیا۔)

سموہ	گروہ	سندربھ	سیاق
تتو	اصل	دیوہار	استعمال
سویم پورن	خودکفیل	بھاشا وگیانکوں	ماہرین لسانیات

پرگتی شیل	ترقی پسند
نِرکشر	غیر تعلیم یافتہ
سَمَسیا گرست	سوالوں سے گھرا ہوا
انوشاسن ہین	ڈسپلن کے بغیر
سمپریشن	نفاق، تفریق
پرتیگامی	رجعت پسند
شکتی	طاقت
پرتی	ہر ایک
اُورجا	توانائی

سَروسادَھارنتہ = عام .

آدھونکتا	جدیدیت
گتی	رفتار
پرِوَرتن شیلتا	تبدیلی کی خواہش
وِوِدھ	مختلف
اَستِتو	وجود
اَنوچِت	نامناسب
ادھِک بَل شالی	زیادہ طاقتور
دھارنا	میلان
وِوِدھتا	رنگارنگی

وِشو	دنیا
یشسوی	معتبر، مشہور
پرمپرک	روایتی
سپشٹتا	وضاحت
وِکست	فروغ
پرکریا	عمل
وِدھاؤں	طریقے، اصناف
لوک تانترک	جمہوری
وِنمے	اتصال
وانشِک	خاندان کا
بہو بھاشکتا	کثیر اللسانی
پراتن	قدیم
گورُو	فخر
بادھا	دھکا، رکاوٹ
سمردھی	تموّل
استھاپناترت	استحکام
پری پیکش	پس منظر
منوہر درشن	جلوہ نمائی
انتر بھاؤ	اندرونی فرق

سماوِشٹ	شامل	سمردھ	متمول
کُل	خاندان	اَرتی یَنت	نہایت
مَوکھک	زبانی	شبدسنگرہ	ذخیرۂ الفاظ
سوابھاوِک	قدرتی	سردھ	بھرا پُرا
وِستار	پھیلاؤ	وَیگیانِک	سائنس داں
ووستھا	انتظام	ارتھ بھار	معنوں کا بار
سواتیرتا	انحصار	سکشم	توانا، موثر
سُرکِشت	محفوظ	پریائے	شاید
مانوتاوادی	انسان دوست	کرتیرم	عملی
سنکشِپ	مختصراً	پریتن	کوشش
ایک ماتر	تنہا	سِدھانتک	اصولی
مُول	خاص	نراشا جنک	مایوس کُن
ورودھی	مخالف	ویکتی تو	انفرادیت
سا ہشنو	روادار	پرستیھتی	حالت

گاندھی کا بھاشا وِشیک سوچ

ڈاکٹر تربھُوون رائے

گاندھی جی آدھونک بھارت کے مہانتم رِشی تھے۔ رِشی اِس لیے کہ وہ کرانتی درشی تھے۔ ورتمان کی سَمسیاؤں سے ٹکراتے ہوئے وہ نہ بیتے ہوئے کل کی اُپیکشا کرتے تھے، اور نہ آنے والے کل کی۔ اُن کی نگاہیں ورتمان کے ساتھ ساتھ اَتیت اور اناگت دونوں پر سمان روپ سے ٹکی ہوتی ہیں۔ موجودہ آج کی کسی چنوتی کا سامنا کرتے ہوئے یہی کارن ہے، وہ کسی سرلی کرت تاتکالک سمادھان کی ہڑبڑی میں دکھائی نہیں دیتے ہیں۔ اِس کے وِپریت وہ سَمسیا کی تہہ تک پہنچ کر اُس کے کسی سُوچِنتِت اَستھائی سمادھان کی دِشا کے وِشواسی اِبوَم اَگرہی تھے۔ یدی کوئی راہ اُنھیں ٹھیک جچتی ہے، کوئی حل اُنھیں اُپیوکت پرتیت ہوتا ہے تو وہ اُس پر ٹِکتے ہیں، ستیہ کے درہڑ سادھک کے روپ میں اُس پر آگے بڑھتے ہیں، اس کی پرواہ کیے بِنا بہومت کس اور ہے، کل اُن کے پریاس کی پرِنتی کیا ہوگی ؟ سوادھینتا

سنگرام کے دوران بھارت کی بھاشا سمسیا کے سندربھ میں وِکسِت اُن کے سوچ میں بھی یہ پرِورتن صاف صاف دکھائی دیتی ہے۔

سبھی جانتے ہیں گاندھی جی کی مانیتاؤں کا گھوشنا پتر ۱۹۰۸ء میں پرکاشت ان کی پُستک "ہند سوراج" ہے۔ جس پرکار اُن کے راج نیتک سامادِک اَیوَم سانسکرِتک چِنتن کا مول روپ اُن کی اِس پُستک میں دیکھ پڑتا ہے، اُسی پرکار اُن کے بھاشا وِشیک سوچ کا بیج روپ بھی یہاں مل جاتا ہے۔ پُستک کے بھِنّ اَنوچھید میں انھوں نے لکھا ہے :-

"ہر ایک پڑھے لکھے ہندوستانی کو اپنی بھاشا کا، ہندو کو سنسکرت کا، مسلمان کو عربی کا، پارسی کو پرشین کا اور سب کو ہندی کا گیان ہونا چاہیے۔ کچھ ہندوؤں کو عربی اور مسلمانوں اور پارسیوں کو سنسکرت سیکھنی چاہیے اسے اردو یا ناگری میں لکھنے کی چھوٹ رہنی چاہیے۔ ہندو مسلمانوں کے وِچاروں کو ٹھیک رکھنے کے لیے بہتیرے ہندوستانیوں کو دونوں لپیوں کا جاننا ضروری ہے۔ ایسا ہونے پر ہم اپنے آپس کے ویوہار میں سے انگریزی کو نکال باہر کر سکیں۔"

("ہند وسوراج" پرِشٹ ۱۲۴)

ظاہر ہے، بھاشا کے سوال پر بھارت کے اپنے سندربھ میں گاندھی جی تین باتیں بہت ضروری مانتے ہیں :

۱۔ پرتی ایک بھارت واسی اپنی ماتر بھاشا کے ساتھ ہندی کو ضرور

سیکھے۔ ۲۔ دیش کے لوگوں کو اَنیہ بھاشاؤں کا گیان بھی پراپت کرنا
چاہیے مسلمانوں اور پارسیوں کے لیے اگر سنسکرت کی جانکاری
اُپیوگی ہے تو ہندوؤں کے لیے عربی، فارسی کی اسی طرح اُتّر
بھارت کے لوگوں کے لیے دکھنی بھارت کی بھاشاؤں کی جانکاری۔

۳۔ جہاں تک لپی کا سوال ہے اردو یا ناگری دونوں کے اُپیوگ
کی چھوٹ ہونی چاہیے۔ کارن کہ اِس سے وچار پرمپرا کو ٹھیک
رکھنے میں مدد ملے گی۔

پرشن اُٹھتا ہے کہ دکھنی افریقہ سے بھارت لوٹنے (۱۹۱۵ء) اور
آزادی کی لڑائی کا نیتر تو (کمان) سنبھالنے سے پہلے سے ہی گاندھی
جی دیش کے ناگرکوں کے لیے ایک سے ادِھک بھاشاؤں کو سیکھنے پر
کیوں بل دیتے ہیں؟ پھر لپی کے دھراتل پر دیوناگری اور اردو دونوں
کے پرچلن کی چھوٹ کیوں مانگتے ہیں؟ اس کا ایک اُتّر تو اُپیوکت
انوچھید کے اَنتم واکیہ میں مل جاتا ہے، جس میں انگریزی کے باہر
نکالنے کی بات کہی گئی ہے۔ یعنی انگریزی کو اگر اپنے آپس کے ویوہار
سے نکال باہر کرنا ہے تو ایسے قدم اُٹھانے ہی ہوں گے۔ پھر پرشن
اٹھتا ہے کہ گاندھی جی کی آخر انگریزی کو باہر نکالنے کی اتنی چنتا کیوں
ستا رہی تھی؟ انگریزی کے تو وہ اچھے خاصے جانکار، لیکھک اور وِدوان
تھے۔ پھر کیا انگریزی کو نکال باہر کرنے کے لیے ہی وہ ماتر بھاشا ہندی
کی جانکاری پر اتنا بل دیتے ہیں۔ انگریزی کو نکال باہر کرنے کے بھرم

اور اس سے جُڑے اَنیا نے سوالوں کا جواب پانے کے لیے گاندھی جی کے بھاشا وِشَیک چنتن اَیُوَم اس سے جُڑے ان کے کاریوں کی پڑتال ضروری ہے۔

• گاندھی جی جب انگریزی کو نکال باہر کرنے کی بات کرتے ہیں تب نشچے ہی وہ اسے اِس دیش کے لیے سب سے ادھک گھاتک مانتے ہیں۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ انگریزی کے خلاف اپنی دوٹوک بات وہ تب دنیا کے سامنے رکھتے ہیں جب انگریز مہاپربھوؤں کی ستّا کا سورج لگ بھگ پوری دنیا میں تپ رہا تھا اور جب اِس دیش کے انگریز بھکت انگریزی کے بنا اِس دیش کے دو قدم آگے بڑھنے کی بھی کلپنا نہیں کر سکتے تھے۔ ایسا نہیں کہ آزادی کے بعد اس سوچ میں کمی آئی ہے۔ بھارت کے بھاشا سنکٹ پر وچار کرنے والے کتنے ہی سونام دھنیہ ویکتیوں نے آزادی کے بعد بھی انگریزی کی پُرزور وکالت کی ہے۔ اِن کے وِچار میں دیش کی ایکتا اور پرگتی کے لیے جیسے آزادی کے پہلے انگریزی ضروری تھی ویسے ہی اُس کے بعد آج بھی ضروری ہے۔ یہ لوگ یہ بھول جاتے ہیں کہ انگریزی کے وَیوستھِت پرسار کے صدیوں پہلے سے ہی سنسکرت کے بعد ہندی نے اس دیش کو جوڑنے کا کام کیا ہے۔ پرمان کے روپ میں اگر سنتوں اور بھکتوں کی بات چھوڑ بھی دیں تو بھی انگریز آقاؤں کی بات پر تو اِنھیں یقین کرنا ہی چاہیے اس سندربھ میں ۲۹ اگست ۱۸۰۶ء کو دِلّی کے اسسٹنٹ ریزیڈنٹ

بیٹکاف ڈواراا اپنے ہندوستانی کے شکشک گل کرسٹ کے نام لکھے گئے پتر کی پرستت پنکتیوں کی اور وِدوان شروتاؤں کا دھیان آکرشت کرنا بیجا نہ ہوگا۔

"بھارت کے جس بھاگ میں مجھے کام کرنا پڑا ہے، کلکتے سے لے کر لاہور تک، کمایوں کے پہاڑوں سے نرمدا تک، افغانوں، مراٹھوں راجپوتوں، جاٹوں، سکھوں اور پردیشوں کے سبھی قبیلوں میں جہاں میں نے یاترا کی ہے، میں نے اُس بھاشا کا عام وو ہار دیکھا ہے جس کی شکشا آپ نے مجھے دی تھی۔ اپنے انوبھوا اور دوسروں سے سُنی ہوئی باتوں کے بل پر میں کنیا کماری سے کشمیر تک اور سندھو کے دہانے تک اس وشواس سے یاترا کرنے کی ہمت کر سکتا ہوں کہ مجھے ہر جگہ ایسے لوگ مل جائیں گے جو ہندستانی بولتے ہوں۔"

(جے۔ وی۔ گل کرسٹ، اے۔ واکے وولری،
ہندوستانی اینڈ انگلش ایڈمبرا میں اُدھرت
راشٹر بھاشا کی سمسیا۔ ڈاکٹر رام ولاس شرما۔ ص۲۸۵)

ہندی اتھوا ہندوستانی کے سمبندھ میں جس سچ کو میٹکاف نے اپنے اُکت پتر میں ویکت کیا ہے، اسے آدھونک بھارت کے نیتا میں سب سے پہلے اگر کسی نے محسوس کیا تو وہ گاندھی جی ہی تھے اور ایسا انھوں نے نی سندیہہ کیول اپنے انوبھو کے آدھار پر کیا تھا۔ دکھنی افریقہ کے اپنے پرواس کال میں گاندھی جی نے دیکھا تھا، وہاں ہندی، گجراتی، تامل،

تیلگو آدی بھاشائیں بولنے والے آپسی ووہار کے لیے ہندی کا ہی استعمال کرتے ہیں۔ وہاں انھیں اس ستیہ کا بھی ساکشاتکار ہوا تھا کہ بھارت کے وِبھن بھاشا بھاشی ہی نہیں، وَرَن تامل، تیلگو بولنے والے دکھنی بھاشی لوگ بھی آپسی سمپرک کے لیے ہندی کا استعمال کرتے ہیں۔ بھارت بھر مِن وِشیشکر دکھن کی یاتراؤں میں انھیں اِس کی پُشٹی بھی ہوئی تھی۔ انھوں نے اِس سمبندھ میں لکھا ہے "یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ مدراس میں انگریزی کے بنا کام نہیں چل سکتا۔ میں نے اپنے سارے کاموں کے لیے وہاں سپھلتا پوروک ہندی کا ووہار کیا ہے۔ میں نے ریل میں مدراسی مسافروں کو ہندی میں بات کرتے سُنا ہے"۔

THOUGHTS ON NATIONAL LANGUAGE, PAGE-5

اِسی کے ساتھ ہندی کی ویاپکتا کے سمبندھ میں گاندھی جی کا یہ کتھن اُلیکھنیہ ہے کہ "اُتّر بھارت کا جو بھیّا بمبئی کے سیٹھ کے یہاں دربان گیری کرتا ہے وہ گجراتی نہیں بولتا، اُس کا مالک سیٹھ ہی مجبور ہو کر اُس سے ٹوٹی پھوٹی ہندی میں بات چیت کرتا ہے"۔ (ایضاً۔ ص ٦)

یہی استھیتی کلکتہ آدی دیش کے اَنیک جہانگروں کی ہے جہاں ہندی بھاشی مزدور کام کرتے ہیں۔ اِسے گاندھی جی نے دیکھا ہو، ایسا نہیں اَتْ ایوَم اُکت کتھن نے گاندھی جی نے پرکارانتر سے بھاشا وَیگیانِک سچ کو ہی پرکٹ کیا ہے کہ ہندی کے دیش ویاپی پرچار پرسار کا شریہ روزی روٹی کی تلاش میں دیش کے سُدور چھیتروں میں

بسنے والے اُن کروڑوں مزدوروں کو جاتا ہے جنھیں سامانیتیا اَن پڑھ اور گنوار سمجھا جاتا ہے۔ پر جو اپنی بولی بانی اور اس کے مادھیم سے اپنی سانسکرتک چھاپ انجانے انایاس دوسرے چھیتروں پر چھوڑتے چلتے ہیں۔

گاندھی جی نے انگریزی کے اُپاسکوں کو آگاہ کرتے ہوئے انیک بار، انیک استھانوں پر دوٹوک شبدوں میں یہ کہا ہے کہ ہندی اتھوا ہندستانی ہی دیش کی سمپرک اتھوا راشٹر بھاشا ہو سکتی ہے۔ انگریزی لاکھ کوشش کرنے پر بھی اس جگہ کی حقدار نہیں ہو سکتی۔ ہندی ساہتیہ سمیلن کے ۱۹۱۸ء والے ادھیویشن کے سبھاپتی پد سے انھوں نے کہا تھا "اگر آپ کی درشٹی مریادا اُتر میں شری نگر سے دکھن میں کنیاکماری تک اور پشچم میں کراچی سے ڈبروگڑھ تک پہنچتی ہو اور اتنی پہنچنی بھی چاہیے تو اس کے لیے آپ کے پاس ہندی کو چھوڑ کر اور کوئی سادھن نہیں۔ میں آپ کو سمجھا چکا ہوں کہ انگریزی ہماری راشٹر بھاشا نہیں بن سکتی۔"

(گاندھی جی کی شریشٹ شکشا پر د بھاشا، ص۲۱)

گاندھی جی صاف طور پر دیکھ رہے تھے کہ راجہ رام موہن رائے کی اُس بھوشیئے وانی کا ساتھ نہیں دے رہا کہ بھارت ایک دن انگریزی بھاشی دیش ہو جائے گا۔ یدّپی اس بات کو وہ بھلی بھانتی جانتے تھے کہ "اُس جہان سماج سدھارک کا بھوت اب بھی کچھ لوگوں پر سوار ہے تبھی تو کچھ پرسدھ آدمی بہت جلدی یہ فیصلہ دے دیتے ہیں کہ راشٹر کی

سمپرک بھاشا انگریزی ہوگی۔"

(THOUGHTS ON NATIONAL LANGUAGE, PAGE-17.)

۶ فروری ۱۹۱۶ء کو بنارس ہندو وِشو وِدّیالیہ میں بولتے ہوئے "وِدّیا بیٹھ کے پراگن میں اپنے ہی دیش واسیوں سے ایک ودیشی بھاشا میں بولنا پڑ رہا ہے، وہ بڑی اَپرِشٹھا اور شرم کی بات ہے..... میں گت دسمبر میں راشٹریہ مہاسبھا کے ادھیویشن میں موجود تھا۔ وہاں بہت ادھک تعداد میں لوگ اِکٹھا ہوئے تھے۔ آپ کو تعجب ہوگا کہ بمبئی کے وہ تمام شروتا (سننے والے) کیول اُن بھاشاؤں سے پربھاوِت (متاثر) ہوئے جو ہندی میں دیئے گئے تھے....... مجھے آشا ہے کہ اِس وِشو وِدّیالیہ میں وِدّیارتھیوں کو اپنی ماتر بھاشا کے مادھیم سے شکشا دینے کا پربندھ کیا جائے گا......... یدی آپ مجھ سے یہ کہیں کہ ہماری بھاشاؤں میں اُتّم وِچار ابھی وَیکت کیے ہی نہیں جا سکتے، تب تو ہمارا سنسار سے اُٹھ جانا اچھا ہے۔ کیا کوئی وَیکتی سوپن (خواب) میں بھی یہ سوچ سکتا ہے کہ انگریزی بھوشیہ میں کسی بھی دن بھارت کی راشٹر بھاشا ہو سکتی ہے؟"

(س۔ گ۔ و۔ کھنڈ ۱۳۔ ص ۲۱۲)

مئی ۱۹۱۷ء میں پرکاشت اپنے ایک چھوٹے سے نبندھ میں گاندھی جی نے زور دے کر یہ کہا تھا کہ "ہندی ہی ہندوستان کے شکشِت سموداۓ کی سامانیہ بھاشا ہو سکتی ہے، یہ بات نِروِواد سِدھ ہے۔ یہ

کیسے ہو، کیوں یہی وِچار کرنا ہے۔ جس استھان کو انگریزی بھاشا آج کل لینے کا پریتن (کوشش) کر رہی ہے اور جسے لینا چاہتی اُس کے لیے اسمبھو (ناممکن) ہے وہی استھان ہندی کو ملنا چاہیے کیونکہ ہندی کا اُس پر پورا ادھیکار ہے۔ یہ استھان انگریزی کو نہیں مل سکتا کیونکہ وہ وِدیشی بھاشا ہے اور ہمارے لیے بڑی کٹھن ہے۔ انگریزی کی اَپیکشا ہندی سیکھنی بہت سَرل ہے۔ بنگلا، بہاری، اُڑیا، گجراتی، مراٹھی، راجستھانی، پنجابی اور سندھی ہندی کی بہنیں ہیں۔ اُکت بھاشاؤں کو بولنے والے تھوڑی بہت ہندی سمجھ تتھا بول لیتے ہیں۔ اِن سب کو ملانے سے سنکھیا پرائے ۲۲ کروڑ ہو جاتی ہے جس بھاشا کا اِتنا پرچار ہے اُس کی برابری کرنے کے لیے انگریزی، جسے ایک لاکھ ہندوستانی بھی ٹھیک ٹھیک بول نہیں سکتے کیوں کر سمرتھ ہو سکتی ہے؟"

(س۔ گ۔ و ۱۳۔ ص۲۲۴)

انگریزی بھارت کی راشٹر بھاشا کیوں نہیں ہو سکتی؟ اِس پرشن کو اُٹھاتے ہوئے گاندھی جی نے دُوتیہ گجرات شکشا سمیلن (بھڑوچ) کے ادھیکش پَد سے ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۷ء کو کہا تھا:

"تو راشٹر بھاشا کے کیا لکشن ہونے چاہئیں؟ اِس پر وِچار کریں:"

سُوتر رُوپ میں راشٹر بھاشا کے لکشنوں کو رکھتے ہوئے انھوں نے آگے کہا تھا:

۱۔ عمل داروں کے لیے وہ بھاشا سرل ہونی چاہیے۔
۲۔ اُس بھاشا کے دوارہ بھارت ورش کی آپسی، دھارمک، آرتھک، اور راج نیتک ویوہار ہو سکنا چاہیے۔
۳۔ یہ ضروری ہے کہ بھارت ورش کے بہت سے لوگ اُس بھاشا کو بولتے ہوں۔
۴۔ اُس بھاشا کا وِچار کرتے سَمے کسی شرِینک یا اَلپستھائی اِستھیتی پر زور نہیں دینا چاہیے۔

اِن لکشنوں پر وِستار سے چرچا کرتے ہوئے انھوں نے تین مہتو پورن باتیں کہیں تھیں۔ ایک انگریزی بھاشا میں ان میں سے ایک بھی لکشن نہیں ہے۔ دو انگریزی کو راشٹر بھاشا بنانا کرے ترِم وِشو بھاشا "اِسپیرنٹو" داخل کرنے جیسی بات ہے۔ اِس لیے انگریزی راشٹر بھاشا ہو سکتی"۔ یہ کلپنا اسی پرکار ہماری کمزوری کی سوچک ہے جس پرکار اِسپیرنٹو کو وِشو بھاشا بنانے کا پریاس نرے اگیان کا سوچک ہے تین، یہ پانچوں لکشن ہندی میں ملتے ہیں۔ اس طرح ہندی راشٹر بھاشا بن چکی ہے۔ ہم نے ورشوں پہلے اس کا راشٹر بھاشا کے روپ میں اُپیوگ کیا ہے۔ اردو بھی ہندی کی اِس شکتی سے ہی پیدا ہوئی۔

(گاندھی ہندی درشن، ص ۴۵-۴۷)

مزے کی بات تو یہ ہے کہ گاندھی جی نے راشٹر بھاشا کے سوال پر اس طرح کی دو ٹوک باتیں اُس سَمے کہی تھیں جب وائسرائے نے اپنی یہ

آشا ظاہر کر دی تھی کہ انگریزی کسی سمے بھارت کی راشٹر بھاشا بن سکتی ہے اور دیش کے انگریزی داں وِدوانوں کو لگنے لگا تھا کہ وہ دن دور نہیں جب انگریزی راشٹر بھاشا کے پد پر پرتشٹھت ہو جائے گی۔

یہاں یہ دھیان دینے کی بات ہے کہ بھاشا کے روپ میں انگریزی کے پرتی گاندھی جی کے بھیتر کوئی وِرودھ بھاؤ نہیں تھا۔ انتر راشٹریہ ویاپار کی بھاشا اور کوٹ نیتی کی بھاشا کے روپ میں وہ اس کی اُپیوگیتا کا مان کرتے تھے۔ انگریزی سے اُن کی مخالفت اصل میں اِس بات کو لے کر تھی کہ وہ اِس دیش میں جس پَد کے یوگیہ نہیں، اُس کو ہڑپنے کی کوشش کر رہی تھی۔ "ینگ انڈیا" کے ۲ر فروری ۱۹۲۱ء کے انک میں انھوں نے لکھا تھا:

"انگریزی انتر راشٹریہ ویاپار کی بھاشا ہے وہ کوٹ نیتی کی بھاشا، اس کا ساہتیک بھنڈار بہت سمردھ ہے اور وہ پشچمی وچاروں اور سنسکرتی سے ہمارا پریچے کراتی ہے۔ اس لیے ہم میں سے کچھ لوگوں کے لیے انگریزی بھاشا کا گیان آوشیک ہے۔ وہ لوگ راشٹریہ ویاپار اور انتر راشٹریہ کوٹ نیتی کے وبھاگ تتھا ہمارے راشٹر کو پشچمی ساہتیہ، وِچار اور وِگیان کی اُتّم وستوئیں دینے والے وِبھاگ چلا سکتے ہیں۔ وہ انگریزی کا اُچت اُپیوگ ہوگا جب کہ آج انگریزی کے ہمارے ہردیوں میں جس استھان کو ہڑپ لیا ہے اور ہماری ماتر بھاشا کو اپنے

ادھیکار کے استھان پر سے ہٹا دیا ہے۔"

۶ فروری ۱۹۱۶ء کو بنارس ہندو وِشو وِدیالیہ میں بولتے ہوئے انھوں نے انگریزی کے کارن ہونے والی ہانی کی طرف دھیان آکرشک کرتے ہوئے کہا تھا:

"ذرا سوچ کر دیکھیے کہ انگریزی بھاشا میں انگریز بچوں کے ساتھ ہوڑ کرانے میں ہمارے پر کتنا وزن پڑتا ہے۔ پونا کے کچھ پروفیسروں سے میری بات ہوئی۔ انھوں نے بتایا کہ چونکہ ہر بھارتیہ وِدیارتھی کو انگریزی کی معرفت گیان سمپادن کرنا پڑتا ہے اِس لیے اسے اپنے بیش قیمتی برسوں میں سے کم سے کم چھ ورش اِدھک ضائع کرنے پڑتے ہیں۔ ہمارے اسکولوں اور کالجوں سے نکلنے والے وِدیارتھیوں کی سنکھیا میں اِس چھ کا گُنا کیجیے اور پھر دیکھیے کہ راشٹر کے کتنے ہزار ورش برباد ہو چکے ہیں۔ اِس پر آروپ لگایا جاتا ہے کہ ہم نے پہل کرنے کا مادّہ نہیں ہے۔ ہو بھی کیسے سکتا ہے؟ یدی ہمیں ایک ودیشی بھاشا پر ادھیکار پانے کے لیے جیون کے امولیہ ورش لگا دینے پڑیں تو پھر اور کیا ہو سکتا ہے؟"

اپنے اِسی بھاشن میں انھوں نے انگریزی بھکت بھارتیہ بھاشا کے وِرودھیوں سے کہا تھا:

"مان لیجیے کہ ہم نے پچھلے پچاس ورشوں میں اپنی اپنی بھاشاؤں کے ذریعہ شکشا پائی ہوتی تو آج ہم کس اِستھیتی میں ہوتے؟ تو آج بھارت

سوتنتر ہوتا، تب ہمارے پڑھے لوگ اپنے ہی دیش میں ودیشیوں کی طرح اجنبی نہ ہوتے، بلکہ دیش کے ہردیئے کو چھونے والی بانی بولتے؛ وہ غریب سے غریب لوگوں کے بیچ کام کرتے پچاس ورشوں کی ان کی اُپلبدھی پورے دیش کی وراثت ہوتی۔"

پرکٹ ہے وکلپک وِشے کے روپ میں انگریزی کا اُتکرشٹ گیان حاصل کرنے اور وششٹ چھیتروں میں اُس کے اُپیوگ پر گاندھی جی کو کوئی آپتّی نہیں تھی، پر شکشا اَیوَم آپسی ویوہار کے مادھیَم کے روپ میں جب وہ ماتر بھاشا اور ہندی کو، جس کے لیے وہ سروتھا یوگیہ ہیں، پرجیوت کرتی ہے تب وہ اِس کے انوچت اَیوَم ایوگیہ کاریہ کا وِرودھ کیے بِنا نہیں رہتے۔ ۲۰ راپریل ۱۹۳۵ء کے اپنے اِندور والے بھاشن میں انھوں نے اَتی یَنت اِسپشٹ شبدوں میں کہا تھا:

"انگریزی آج راج بھاشا ہے۔ انگریزی کا اِس سے آگے بڑھنا میں اسمبھو سمجھتا ہوں، چاہے کتنا بھی پریتن کیوں نہ کیا جائے۔ اگر ہندوستان کو سچ مچ راشٹر بنانا ہے تو چاہے کوئی مانے یا نہ مانے، راشٹر بھاشا تو ہندی ہی ہو سکتی ہے کیونکہ جو استھان ہندی کو پراپت ہے وہ کسی دوسری بھاشا کو کبھی بھی نہیں مل سکتا۔ ہندو، مسلمان دونوں کو ملا کر قریب ۲۲ کروڑ منشیوں کی بھاشا، تھوڑے بہت پھیر پھار سے ہندی، ہندستانی ہی ہے۔ اِس لیے اُچت اور سمبھو تو یہی ہے کہ

پریتن پرانت میں اُس پرانت کی بھاشا، سارے دیش کے پارسپرک ویوہار کے لیے ہندی اور انتر راشٹریہ اُپیوگ کے لیے انگریزی کا ویوہار ہو؛

بھارتیہ بھاشاؤں اور ہندی پر گاندھی جی کا اِتنا بَل اَیوَ مْ آگرہ کیوں رہا، اب تک ہمیں اِس کے پریاپت سنکیت مل چکے ہیں۔ ویسے اِس سمبندھ میں انیک استھانوں پر انھوں نے بہت صاف شبدوں میں اِس مُدّے پر اپنی باتیں کہی ہیں۔ ۱۹۱۸ء کے ہندی ساہتیہ سمیلن کے سبھا پتی پد پر دیئے گئے اپنے بھاشن کو سماپت کرتے ہوئے انھوں نے کہا تھا:

"میں بھاشا پر اِتنا زور اِس لیے دیتا ہوں کہ راشٹریہ ایکتا پراپت کرنے کا یہ ایک بڑا زبردست سادھن ہے اور جتنا دڑھ اس کا آدھار ہوگا، اُتنی ہی پرشٹھت ہماری ایکتا ہوگی۔"

(گاندھی جی کے شریشٹ شِکشا پرد بھاشن، ص۲۲۔)

ظاہر ہے، گاندھی جی کے سوچ میں بھاشا ماتر بھاشائیں اور راشٹر بھاشا دیش کی ایکتا اور اس کی آزادی کو حاصل کرنے کے لیے زبردست اوزار تھیں۔ گاندھی جی یہ بھلی بھانتی جانتے تھے کہ جنتا کو اُس کی اپنی بھاشا کے مادھیم سے ہی جگایا جا سکتا ہے اور جگی ہوئی جنتا کو غلام بنانے کی طاقت کسی میں بھی نہیں ہوتی اسی لیے اُن کا پربَل وِشواس تھا کہ جب تک پرانتیہ بھاشاؤں کو پرانتوں میں اور

ہندی کو راشٹر بھاشا پر یوگیہ استھان نہیں دیا جاتا تب تک سوراجیہ کی سب باتیں نرر تھک ہیں۔ یہاں ایک بات اور من میں اُٹھتی ہے وہ یہ کہ کیا آزادی کے بعد ماتر بھاشا اور ہندی پرانتیہ بھاشا اور راشٹر بھاشا کی بھومیکائیں سماپت ہو گئی ہیں؟ شاید ہی کوئی جاگرت ویکوان ویکتی اِس کا اُتّر ہاں میں دے۔ اصل میں آزادی کے پہلے تو ایک ہی لکشیہ تھا، دیش کو آزاد کرانے کا۔ آج کیا آپ آزادی کو برقرار رکھنے کی، راشٹر کو ایکتا اَیوم اکھنڈتا کو بنائے رکھنے کی ضرورت نہیں رہ گئی ہے؟ وستوتہ یہ اُتنی ہی ضروری چیزیں جتنا ہمارا اپنا استِتو۔ اگر دنیا میں استِتو کو بنائے رکھنا ہے، اپنی پرتشٹھا کو قایم کرنا ہے تو آج بھی ماتر بھاشا، پرانتیہ بھاشا اور راشٹر بھاشا کی بھومیکا کو نکارا نہیں جا سکتا۔

"راشٹر بھاشا کی آوشیکتا کیا ہے؟ کیا ایک ماتر بھاشا اور دوسری وِشو بھاشا کافی نہ ہو گی؟ ان دونوں بھاشاؤں کے لیے ایک رومن لپی ہو تو کیا بُرا ہے۔"

انیک پرشنوں سے گُتھے اِس ایک پرشن کا اُتّر دیتے ہوئے "ہریجن سیوک" کے ۲۶ اپریل ۱۹۹۲ء کے انک (شمارے) میں گاندھی جی نے کہا تھا "آپ کا یہ پرشن آشچریے میں ڈالنے والا ہے۔ انگریزی تو وِشو بھاشا ہے ہی، مگر کیا یہ ہندوستان کی راشٹر بھاشا بن سکتی ہے راشٹر بھاشا تو لاکھوں لوگوں کو آنی چاہیے۔ وہ انگریزی بھاشا کا بوجھ

کیسے اُٹھاسکیں گے؟ ہندستانی سو بھاؤ سے راشٹر بھاشا ہے کیونکہ وہ لگ بھگ ۲۱ کروڑ کی ماتر بھاشا ہے. سمبھو ہے کہ ۲۱ کروڑ کی اِس بھاشا کو باقی کے ادھک تر لوگ آسانی سے سمجھ سکیں لیکن انگریزی تو ایک لاکھ سے بھی ماتر بھاشا شاید ہی کہی جاسکے۔ اگر ہندستان کو ایک راشٹر بنانا ہے اتھوا وہ ایک راشٹر ہے تو ہمیں ایک راشٹر بھاشا تو چاہیے ہی۔ اس لیے میری درشٹی میں انگریزی وِشو بھاشا کے روپ میں رہے اور شوبھا پائے، اسی طرح رومن لپی وِشو لپی کے روپ میں رہے اور شوبھا پائے...... ہندوستان کی راشٹر بھاشا کی لپی کے روپ میں کبھی نہیں"۔

(گاندھی ہندی درشن۔ ص۱۴۷)

انگریزی کے بھکتوں کو آگاہ کرتے ہوئے گاندھی جی ۱۹۳۱ء میں ہی کہا تھا "اگر سوراجیہ انگریزی بولنے والے بھارتیوں کو اور اُنھیں کے لیے ہونے والا ہے تو نِسّندیہہ انگریزی ہی راشٹر بھاشا ہوگی، لیکن اگر سوراجیہ کروڑوں بھوکوں مرنے والوں کروڑوں نرکشروں اور دلتوں کے لیے ہونے والا ہو تو ہندی ہی ایک ماتر راشٹر بھاشا ہو سکتی ہے"۔

(نوجیون، ۲۱ جون ۱۹۳۱ء، اُدِت راشٹر بھاشا آندولن اور گاندھی جی۔ ص۵۷)

دُربھاگیہ سے آزادی کے اِتنے سالوں بعد بھی گاندھی جی کے

سپنوں کا یہ سوراجیہ آج بھی دیش میں نہیں دیکھ پڑتا۔

گاندھی جی گجرات شکشا سمیلن کے ادھیکش پد سے دیا گیا ۱۹۱۷ء والا بھاشن اِس درشٹی سے بھی مہتوپورن اَیوَم اتہاسک ہے کہ اس میں انھوں نے ہندی، اردو کے الگاؤ کا وِرودھ کرتے ہوئے ہندی اتھوا ہندستانی کے دیاپک سوروپ کے ساتھ ساتھ لپیوں، فارسی اور ناگری کی سَمسیا کو اُٹھایا تھا۔ انھوں نے کہا تھا "ایسی دلیل دی جاتی ہے کہ ہندی اور اردو دو الگ الگ بھاشائیں ہیں۔ یہ دلیل صحیح نہیں ہے۔ اُتّر بھارت کے مسلمان اور ہندو دونوں ایک ہی بھاشا بولتے ہیں۔ بھید پڑھے لکھوں نے ڈالا ہے۔۔۔۔۔۔۔ جس بھاشا کو اُتّری بھارت میں عام لوگ بولتے ہیں اُسے چاہے اردو کہے، چاہے ہندی، دونوں ایک ہی بھاشا کی سوچک ہے۔ یدی اُسے فارسی لپی میں لکھیے تو وہ اردو بھاشا کے نام سے پہچانی جائے گی اور ناگری لپی میں لکھیے تو وہ ہندی کہلائے گی۔"

اب رہا لپی کا جھگڑا۔ ابھی کچھ سمے تک تو مسلمان لڑکے فارسی لپی میں اَوَشیہ لکھیں گے اور ہندو ادھک تر دیوناگری میں لکھیں گے۔۔۔۔۔۔۔ انت میں جب ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک دوسرے کے پرتی تنک بھی سندیہہ کی بھاؤنا نہیں رہ جائے گی اور اوشواس کے سارے کارن دور ہو جائیں گے تب جس لپی کا

زیادہ زور رہے گا وہ لپی زیادہ لکھی جائے گی اور وہی راشٹریہ لپی ہو جائے گی"۔ (گاندھی ہندی درشن، ص۴۶)

راشٹریہ بھاشا ایک ہونی چاہیے اور وہ ہندی ہونی چاہیے ایسا کہہ کر گاندھی جی اردو کا وِرودھ کرتے ہیں "مسلمان بندھوؤں" کی اِس غلط فہمی کو دور کرتے ہوئے گاندھی جی نے ہندی اردو کے الگ الگ نہیں وَرَن ایک ہونے کی بات کو دُہراتے ہوئے نومبر ۱۹۱۷ء میں کہا تھا:

"ہندی بھاشا سے میرا مطلب اس بھاشا سے ہے جسے اتّر بھارت میں ہندو اور مسلمان دونوں بولتے ہیں اور جو ناگری تتھا اردو لپی میں لکھی جاتی ہے۔ اردو کے لیے میرے من میں کوئی دوش نہیں۔ میری تو یہ مانیتا ہے کہ دونوں بھاشائیں ایک ہی ہے۔ میرے خیال سے تو دونوں بھاشاؤں کا گٹھن، دونوں کا ڈھنگ، سنسکرت اور عربی شبدوں کے بھید کو چھوڑ کر ایک ہی پرکار کا ہے... میرے کہنے کا آشائے اتنا ہی ہے کہ ہندی کو آپ ہندی کہیں یا ہندستانی میرے لیے دونوں ایک ہی ہیں۔

(مہاتما گاندھی وِچار سرشٹی، (گجراتی سے) ۱۱ نومبر ۱۹۱۷ء، اُدوت گاندھی ہندی درشن، ص۴۷-۴۸)

۱۹۱۸ء میں ہندی ساہتیہ سمیلن کا سبھا پتی بننے پر گاندھی جی نے ہندی جگت کو سمجھایا تھا کہ ہندی کی اپنی ویاکھیا کو وہ اِتنا

بولتے اور سیکھتے تھے"۔

(اُدوت راشٹر بھاشا آندولن اور گاندھی جی، ص ۱۰۵)

اسی طرح گاندھی جی کو اُس سمئے کم جھٹکا نہیں لگا جب ۱۹۳۹ء کے ابوہر ادھیویشن میں ہندی ساہتیہ سمیلن نے ہندی کی پرشٹھت ویاکھیا والے اپنے قدم کو واپس لیتے ہوئے کیول ہندی اور ناگری کے پرچار پرسار کی گھوشنا کی۔ ایسی استھیتی میں گاندھی جی کو اپنے سدھانت اور اُدیشیہ کی خاطر اگر ہندستانی کا نعرہ دینا پڑا اور ہندستانی پرچار سبھا کی استھاپنا کے لیے قدم اُٹھانا پڑا تو کوئی آشچریہ کی بات نہیں۔ "ہریجن سیوک" ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء میں انھوں نے بھاری من سے یہ کہنا پڑا:

"بھاؤ کے جھگڑے کے سامنے سچ کی لَو جھلملانے لگتی ہے اور اُس کا پرکاش مدھم پڑ جاتا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ (ڈاکٹر تاراچند) اِس جھگڑے کی آندھی سے دیش کو بچانے میں مدد کریں۔ زبان کا سوال ہے زبان کے سوال کا حل پر تھوڑا بہت سوراجیہ کا دار و مدار ضرور ہے۔ اسی سے مَیں اِس میں دلچسپی لیتا ہوں کہ آپ کی سہائتا کا سوبھاگیہ حاصل کروں"۔ (گاندھی ہندی درشن۔ ص ۱۴۴)

یہاں یہ دھیان دینے کی بات ہے کہ ڈاکٹر تاراچند نے کاکا صاحب کالیلکر کو اُن کے ایک پرشن کے اُتر میں کھڑی بولی کے سندربھ میں ہندوستانی پر وِستِرت پرکاش ڈالتے ہوئے لکھا تھا۔ اِس میں ہندستانی کا مطلب اُس ساہتیہ کی بھاشا سے بتلایا گیا تھا "جس کا آدھار کھڑی

طرح سے ضروری تھی۔ اِس لیے ان کے وچار میں یہ لازم تھا کہ ہم اردو ہندی کا جھگڑا نہ اُٹھا دیں۔ پرنتو دُربھاگیہ سے نہ تو اردو والوں نے گاندھی جی کی بھاشا سمبندھی سوچ کو اُس کی مول اسپرٹ میں لیا اور نہ ہندی والوں نے ہی۔ اردو والوں نے تو یہ کہتے ہوئے کہ انجمن ترقیٔ اردو کے لیے گاندھی جی نے کچھ نہیں کیا ان پر یہ خوب الزام لگایا کہ ہندستانی کی آڑ میں وہ ہندی کا پرچار کر رہے ہیں۔ گاندھی جی کو اس بات سے کم دُکھ نہیں تھا کہ ہندی شبد جو کہ مسلمانوں کی ہی دین ہے، اردو والوں کو سہن نہیں۔ "ہریجن سیوک" کے ۱۰ اپریل ۱۹۴۷ء کے انک (شمارے) میں گاندھی جی کی پیڑا ان شبدوں میں ویکت ہوئی ہے:

"ہندی کی جگہ پر ہندی، ہندستانی نام میری ہی تجویز سے سویکار کیا گیا تھا۔ عبدالحق صاحب نے وہاں زوروں سے میری مخالفت کی۔ میں اُن کا سمجھاؤ منظور نہ کر سکا۔ جو شبد ہندی ساہتیہ سمیلن کا تھا اور جس کی اِس پرکار کی ویاکھیا کرنے کے لیے میں نے سمیلن والوں کو منا لیا تھا کہ اُس میں اردو بھی شامل کر دی جائے، اُس ہندی شبد کو میں چھوڑ دیتا تو میں خود اپنے پرتی اور سمیلن کے پرتی بھی ہنسا کرنے کا دوشی ہوتا۔"

یہاں ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ ہندی شبد ہندوؤں کا گھڑا ہوا نہیں ہے۔ یہ تو اِس ملک میں مسلمانوں کے آنے کے بعد اُس بھاشا کو بتلانے کے لیے بنایا گیا تھا جسے اُتری ہندستان کے ہندو

پرشٹھت بنالیں کہ اُس میں اردو کا بھی سماویش ہو جائے۔

۱۹۳۵ء میں جب وہ دوبارہ ہندی ساہتیہ سمیلن کے سبھاپتی بنے تب اُس کے منچ سے وہ ہندی کی یہ دیاکھیا کرانے میں سپھل رہے کہ:

"ہندی وہ بھاشا ہے جسے ہندو اور مسلمان دونوں بولتے ہیں اور جو دیوناگری یا اردو لپی میں لکھی جاتی ہے"۔

گاندھی جی کی پریرنا سے ۱۹۲۵ء میں یہی ہندی اکھل بھارتیہ کانگریس کی دفتری بھاشا مان لی گئی تھی اور ۱۹۳۸ء میں کانگریس کی کاریہ کاریتی نے پنہ اِس پر اپنی آستھا پرکٹ کی تھی۔

(ہریجن سیوک۔ ۲۵ر اکتوبر ۱۹۳۸ء)

گاندھی جی اِس بات کو اچھی طرح سمجھ چکے تھے کہ جیسے سنسکرت نشٹھ ہندی سب کو پسند نہیں آسکتی، اُسی پرکار عربی فارسی سے لدی اردو روپ والی ہندی بھی سبھی کے لیے گراہیک نہیں ہوسکتی اِسی کارن وہ راشٹربھاشا کے روپ میں ہندی کے اُس روپ پر بل دیتے ہیں جس میں ہندی اور اردو دونوں کا گنگا جمنی سنگم دکھائی دیتا ہے۔

ہندی، اردو وِواد سے ہونے والے راشٹریہ نقصان کو بھی وہ اچھی طرح سمجھ چکے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ ہندی، اردو کا جھگڑا چھوڑنے سے راشٹربھاشا کا سوال تو سَرل ہو ہی جاتا ہے ہندوؤں اور مسلمانوں کے بیچ ایکتا بھی مضبوط ہوتی ہے جو دیش کے لیے ہر

بولی ہے، پر جو نہ کیول سنسکرت تت سموں کو اپناتی ہے، نہ کیول عربی فارسی کے بلکہ دونوں کو؟ ہندوستانی پرچار سبھا کے مادھیم سے گاندھی جی جس راشٹر بھاشا کا پرچار، پرسار، وکاس اَیوم پرتشٹھا کے پکشدھر تھے، وہ مول روپ میں ان کی وہی ہندی، ہندستانی اتھوا اردو رہی جن کے ایک ہونے کی بات وہ انیک بار کہہ چکے تھے۔ ہاں اس کی لپی کے روپ میں وہ ناگری اور اردو دونوں کے استعمال پر برابر بل دیتے رہے اور آج بھی یہ سنستھائیں اِن دونوں لپیوں کا جیوں کا تیوں استعمال کرتی ہیں۔ آپ کو ملا سبھا کا نمنترن پتر اِس کا گواہ ہے ہی۔

آپ سبھی جانتے ہیں کہ پرِستھتیوں نے گاندھی جی کا ساتھ نہیں دیا اور دیش کے ٹکڑے ہو کر رہے۔ پاکستان بنا اور اُس کی راشٹر بھاشا اور لپی اُس کی وہی پرمپراگت فارسی، اردو لپی۔ بھارت کی راشٹر بھاشا کے روپ میں ہندی اور اُس کی لپی کے روپ میں ناگری کو مانیتا ملی۔ اِس استھتی میں ہندوستانی کے سندربھ میں ناگری اور اردو دونوں لپیوں کے جاری رہنے کے اَوچتیہ پر سہج ہی لوگوں کی درشٹی پڑی۔ اِس سندربھ میں جہتو پورن سوال اُٹھاتے ہوئے ریحانہ بہن طیّب جی دوارا گاندھی جی کو لکھا گیا خط اتہاسک ہے۔ ریحانہ بہن نے اپنے خط میں لکھا:

"ہندستانی، ہندستان کی راشٹر بھاشا، ناگری ہندستان

کی خاص ادرمانیہ لپی، پھر ناگری کے ساتھ اردو کے گٹھ بندھن کی کیا ضرورت ہے؟ اس سوال پر میں برابر وِچار کرتی رہی ہوں اور اب میرا دِرڑ وِشواس ہوگیاہے کہ ہندستان پر اردو لپی لادنے سے اتنا ہی نہیں کہ کوئی فائدہ نہیں بلکہ سخت نقصان ہے"۔

ریحانہ بہن کے دوارا اُٹھائے گئے مُدّے کے سندربھ میں گاندھی جی نے لکھا:

"میں نہیں کہتا کہ ہندستان کے چالیس کروڑوں کو دونوں لپیاں سیکھنا ہیں۔ ایسا اوشیہ ہے کہ جو سارے ملک میں پھرتا ہے، جس کو اپنے صوبے کی ہی نہیں بلکہ سارے ملک کی سیوا کرنی ہے اسے دولپیاں سیکھنی ہی چاہئیں، چاہے وہ ہندو ہو یا مسلمان"۔

(دیکھیے "ہریجن سیوک" ۹ نومبر ۱۹۴۷ء، اُدوت ہندی گاندھی درشن۔ ص۱۹۴-۱۹۵)

تو کیا آزادی کے بعد کی اِستھتیوں میں بھی دو لپیوں والے گاندھی جی کے سوچ میں کوئی پریورتن نہیں پایا تھا۔ اِس سندربھ میں کسی نتیجے پر پہنچنے سے پہلے دو اَنیہ تتھیوں کی طرف آپ لوگوں کا دھیان دِلانا چاہوں گا۔ ایک ۱۹۴۶ء میں جب دیش کے وِبھاجن کی بات اٹھی تب شری من نارائن نے باپو سے بڑی وِنمرتا کے ساتھ یہ کہا تھا "یدی دیش کے دو ٹکڑے ہونے ہی ہیں تو پھر ہندستانی پرچار کا کام سب سے پہلے ختم ہوجائے گا۔ کم سے کم مجھے تو اِس

کام کو چالو رکھنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہوگی۔"

گاندھی نے جیسا کہ شری من نارائن کو لکھا ہے، "سویکار کیا کہ پاکستان بننے کے بعد لوگ ہندستانی بھاشا اور دو لپیوں کی بات پسند نہیں کریں گے۔" (گاندھی ہندی درشن، ص۱۸)

نمبر دو، ۳۰ جنوری ۱۹۴۸ء کو مہاتما جی اپنے جیون کا آخری اَنشن شروع تھا۔ اُس کے پانچ دن بعد اَنشن توڑ کی شرط مقرر ہوئی تھی اُن میں بھارت کے تتکالین شکشا منتری مولانا ابوالکلام آزاد نے آخر میں دو لپیاں اور ہندستانی کی بات اپنے ہاتھ سے لکھ کر جوڑ دی تھی۔ لیکن گاندھی نے اپنے ہاتھ سے دو لپیوں اور ہندستانی والی باتیں کاٹ دی تھیں۔ (ایضاً۔ ص۲)

تب کیا گاندھی جی نے بھاشا وِشیک سوچ میں انتہہ کوئی خاص بدلاؤ آیا تھا اور وہ انھوں نے دو لپیوں اور ہندستانی کی اَنیوارِیتا کو غیر ضروری سمجھ رہے تھے۔ تب کیا ہندستانی کا کاریہ شری من نارائن کے شبدوں میں "ایک پرتیک کے روپ میں چل رہا ہے۔ اسے ویاپک بنانا ممکن نہیں ہے اور نہ شاید آوشیک"؟ تب گاندھی جی نے ہندستانی پرچار سبھا کو کسی نئے سوروپ کے لیے کیوں نہیں پریرت کیا؟

دراصل گاندھی جی کی ہندستانی کے ذریعہ سے ہندی اور اردو کے بیچ ایک ایسا سیتو تیار کرنا چاہتے تھے جس پر چل کر دیش کی ان دو

بڑی جاتیوں کے بیچ کا وِرودھ مٹ سکے اور راشٹر سوسنگٹھت ایک اور شکتی شالی بن سکے۔ دیش وِبھاجن سے گاندھی جی سپنا تو پورا نہیں ہوا، پر دیش نے جس دھرم نرپیکش جنتا نترک ڈھانچے کو منظور کیا اور اس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے بیچ سومنسیہ ایوم ایکتا کی ضرورت تب بھی برقرار رہی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ گاندھی جی کے من میں ہندستانی اور دو لپیوں کی انیوارئیتا کی استھیتی کے سماپت ہونے کے بلاوجود اُن کی اُپیوگیتا کا بھاؤ من میں نہ رہا ہو اور اسی لیے وہ ہندستانی پرچار سبھا کے سوروپ میں کوئی کرانتی کاری بدلاؤ کا دِشا نردیشن نہیں دے پائے اتھوا اسہائے موت نے کچھ سندربھ میں اُن کے سوچ سے ہمیں محروم کر دیا۔ پر ایک بات تو آج آزادی کے بعد دیش میں اسپشٹ ہو گئی تھی کہ ہندی، اردو کے جس ایکیہ کو وہ مہاتما سادھنا چاہتا تھا وہ ممکن نہیں۔ جب سرکار نے ہی دونوں کو دو بھاشاؤں کے روپ میں مانیتا پردان کر دی ہو اور نہیت کارنوں سے اُن کے الگ الگ وِکاس کے راستے بنائے جا رہے ہو، تب وِرودھ کی کھائی کرے پاٹنا کوئی سرل کار یہ نہیں۔ اب تو استھیتیاں دو شیلیوں کی نہیں دو بھاشاؤں کی بنتی جا رہی ہے۔ بھڑکانے والے تتھا تتھیہ اپنے دیش سے اُن کا بیجا فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ جس کی طرف گاندھی نے ہمیں سمے سمے پر چیتاؤنی دی تھی۔

اُپریکت وِویچن کے آدھار پر گاندھی جی کے بھاشا وِشیک

سوچ کے تہت وپورن سوتر تین پراپت ہوتے ہیں :

۱۔ جن ہت، ساماجک اَیوَمْ راشٹر ہِت۔

۲۔ راشٹریہ اَسِمتا اَیوَمْ سوابھمان۔

۳۔ راشٹریہ ایکتا اَیوَمْ اکھنڈتا۔

گاندھی جی دیش کی بھاشا سَمَسیا کا سمادھان انھیں تینوں پریپکشیہ میں چاہتے تھے۔ بھارتیہ بھاشاؤں کو شکشا کے مادھیَم اور اپنے اپنے کام کاج کی بھاشا کے روپ میں پرستاوِت کرکے جہاں وہ انگریزی کی انیوارئیتا کے بوجھ کو دور کرکے جنتا سماج ایوم راشٹر کے ہِت کو سادھنا چاہتے تھے۔ وہیں راشٹریہ اسمتا ایوَمْ سوابھمان کو پرتِشٹھِت کرنا چاہتے تھے۔ یہ اِس لیے کہ دیش کو وہ انگریزی کے گھاتک چکر سے نکالنا ضروری سمجھتے تھے۔ یہاں پر یہ سوال پوچھا جا سکتا ہے کہ پرانتیہ بھاشاؤں کی وکالت کرکے کیا گاندھی جی نے پرادیشک اسمتا ایوم سوابھمان کو جگانے کی چیشٹھا نہیں کی اور کیا اس طرح راشٹریہ ایکتا کے لیے وِپریت استھیتی پیدا ہونے کا اَوسر نہیں اُپستھِت کیا۔ اِس سندربھ میں پرشن کرتا کو یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ گاندھی جی استھانیتا، پردیشکتا اور راشٹریتا میں بھید نہیں کرتے تھے۔ اِنھیں وہ ایک دوسرے کا پورک اور سادھک مانتے تھے۔ ستّا کیندریہ کرن میں ان کا وشواس نہیں تھا ایسی استھیتی میں بھاشا کے دھراتل پر وہ کسی ایک بھاشا میں ساری

شکتی پونجیبھوت کرنے کی بات کیسے سوچ سکتے ہیں؟ انگریز جہاں پر بھوؤں کی گھاتک سازش وہ دیش میں دیکھ چکے ہیں۔ انیو پرانتیہ بھاشا اور راشٹر بھاشا ہندی میں وہ کسی طرح کے وِرودھ کی استھیتی قبول نہیں کرتے ان کا ماننا تھا کہ راشٹریہ ایکتا کی حفاظت پرادیشک بھاشاؤں کی اُپیکشا سے نہیں ورن اُن کے پورن وِکاس کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ انھوں نے جہاں ماتر بھاشا کی اوہیلنا کرنے والوں کو پھٹکارا ہے وہیں ہندی پرچار پرسار کے سندربھ میں اہندی بھاشیوں کے بھیتر کے کسی سمبھاوِت خوف کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ صاف الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ ہندی یا ہندستانی کا مقصد یہ نہیں کہ وہ پرانتیہ بھاشاؤں کی جگہ لے لے۔ وہ اتی رِکت بھاشا ہوگی اور انت پرانتیہ سمپرک کے کام آئے گی۔

۱۹۳۵ء میں کاکا کالیلکر کے بتلانے پر کہ لوگوں کی یہ شکایت ہے کہ ہندی پرچار کا مقصد پرانتیہ بھاشاؤں کو دبانا ہے۔ گاندھی جی ہندی ساہتیہ سمیلن کے منچ سے کہا تھا:

"میرا کہنا برابر یہی رہا ہے کہ پرانتیہ بھاشاؤں کا ذرا بھی اَہت ہم نہیں کرنا چاہتے۔ اُن کا دمن یا ناش کرنے کی بات تو دور رہی۔

گاندھی جی دکھن میں ہندی پرچار پرسار کی پریشانی کو سمجھتے تھے۔ پر اُن کا وِشواش تھا کہ ہندی کے چِرتر وان تیجسوی پرچارکوں کی مدد سے یہ سمسیا سلجھ جائے گی۔ وہ یہ بھی چاہتے تھے کہ اُتر بھارت کے لوگ دکھن کی تمل آدی بھاشائیں سیکھیں۔ پر اس سمبندھ میں وہ

بہت صاف تھے کہ دکھن کے لوگ اِس بھاؤ سے ہندی نہ سیکھیں کہ بدلے میں اُتّر والے تمل سیکھیں گے۔

(نوجیون۔ ۱۹۳۱ء)

اُن کا صاف ماننا تھا کہ ہندی بھاشی لوگوں کو دکھن کی بھاشا جتنی سیکھنے کی ضرورت ہے اس کی اپیکشا دکھن والوں کو ہندی سیکھنے کی اپیکشا زیادہ ہے۔ راجا جی سرکار دوارہ اسکولوں میں ہندی کو ایک مضمون کے روپ میں داخل کروانے پر ان کے وِرودھ میں طرح طرح کی انوچت کارروائیاں ہوئیں۔ اس سندربھ میں جہاں راجا جی کے ہندی کی پڑھائی ماتر بھاشا کی قیمت پر نہ کیے جانے کی صفائی پیش کی، وہیں گاندھی جی کے ہریجن سیوک کے ۱۰ ستمبر ۱۹۳۸ء کے شمارے میں کڑوے شبدوں میں لکھا تھا:

"ماتر بھاشا خطرے میں ہے کا جو شور مچایا جاتا ہے وہ یا تو اگیانتا وش ہے یا اس میں پاکھنڈ ہے۔ جو ایمان داری کے ساتھ ایسا سوچتے ہیں اُن کی اس دیش بھکتی پر ترس آتا ہے کہ ہمارے بچے ہندی سیکھنے کے لیے ایک گھنٹہ بھی نہ دیں۔"

(گاندھی ہندی درشن، ص۱۲۴)

بھاشا کا گھنِشٹ سمبندھ جیسا کہ ڈاکٹر رام ولاس شرما نے لکھا ہے راشٹریہ ایکتا سے ہے:

"بھاشا سمسیا کا صحیح سمادھان راشٹریہ ایکتا کو درڑھ کر کے

اسے ابھے بنا سکتا ہے۔ بھاشا سمسیا کا سمادھان لوگوں میں اسنتوش پیدا کرکے راشٹریہ ایکتا ہر پرستھتی میں ہر طرح کا تناؤ برداشت کرکے اٹوٹ بنی رہے ہمیں یہی کوشش کرنا چاہیے"۔

(ڈاکٹر رام ولاس شرما، راشٹر بھاشا کی سمسیا،
بھومیکا۔ ص۸۰)

اِس نظر سے بھاشا سمسیا کا بھارت کے سندربھ میں اگر کوئی سمادھان نکل سکتا ہے تو میرا پختہ یقین ہے کہ وہ گاندھی جی کے بھاشا وشیک سوچ کے آلوک میں ہی دویک پورن ڈھنگ سے آگے بڑھنے پر پراپت ہو سکتا ہے۔

(۵ ردسمبر ۱۹۹۲ء کو ہندستانی پرچار سبھا بمبئی
کی گولڈن جبلی کے موقع پر پڑھا گیا۔)

بھاشا وشیک	زبان سے متعلق	مہانتم	عظیم ترین
آدھونک	جدید	کرانتی درشی	انقلاب پر نظر رکھنے والے

ورتمان	حال	گھوشنا پتر	منشور
اُپیکشا	تجزیہ	پستک	کتاب
اتیت اور ناگت	ماضی اور مستقبل	ساماجک	سماجی
سمان	ایک ہی طرح	اَیُوَم	جہات
سرلی کرت	آسان کی ہوئی	چِنتن	فکر
تاتکالک	عملی	انوچھید	باب
سمادھان	حل	انتم	آخری
وِپریت	برعکس	واکیہ	جملہ

[سوچن تت استھائی سمادھان کی دِشا کے وِشواسی اَیُوَم آگرہی تھے] = [قابل غور مستقل حل کی سمت میں کسی معتبر راستے کے متلاشی تھے.]

اُپیوکت	مفید، عملی	کاریوں	کاموں
پرتیت	دکھائی	ادِھک	زیادہ
درڑھ	مضبوط	گھاتک	مہلک
سادھک	پیروکار	مہاپربھو	حاکمانِ اعلیٰ
بہومت	اکثریت	سونام	شہرت والے
پریاس	کوشش	دھنیہ	محترم
پرنیتی	حالت	ویکتی	فرد
سوتنترتا	آزادی	پرگتی	ترقی
پرورتن	تبدیلی	ویوستھت	منظم، انتظامی

پرسار	چلن، تنظیم
پرمان	ثبوت
سندربھ	پس منظر
شکشک	معلّم
پتر	خط
پرسُتُت	مندرجہ ذیل
پنکتیوں	سطور
شروتا	سننے والے
آکرشت	کھینچنا
ووہار	استعمال
انوبھو	تجربے
اُکت	منقولہ
نی سندیہہ	بلاشبہ
آدی	وغیرہ
ساکشکار	دیدار
ورنّ	بلکہ
بھارت بھرمن	ہندستان بھر دورے
سمپرک	رابطہ
پُشٹی	تصدیق

سپھلتا پوروک	کامیابی سے
ویاپکتا	وسعت
کتھن	بیان
اُلیکھنیہ	قابل ذکر
اَتْ ایو	بلکہ
دیش ویاپی	ملک گیر
پرچار پرسار	چلن
شریئے	افتخار
سُدُور	دور دور
چھیتر	علاقہ
سامانیتا	عام طور پر
مادھیم	ذریعے
سانسکرتک	تہذیبی
انایاس	عموماً
اُپاسک	حمایتی
اَنیک	متعدد
اَتھوا	یعنی
ادھیویشن	اجلاس
سبھاپتی پد	کرسی صدارت

مریادا	عزت، آبرو
سادھن	وسیلہ
بھوشیہ وانی	پیشین گوئی
یدّپی	اگرچہ
مہان سماج سُدھارک	عظیم مصلح
پرسدھ	جانے مانے
سمپرک بھاشا	رابطے کی زبان
پراگن	اجلاس
ودیشی	بدیسی
اَپرِشٹھا	بے شرمی
گت	گذشتہ
ویکت	ظاہر
نبندھ	مضمون
شِکشِت	تعلیم یافتہ
سموداے	گروہ
سامانیہ	عام
نرودِاد	بغیر بحث کے
سِدھ	ثابت

اُپیکشا	مقابلے میں
تتھا	اور
سمرتھ	کامیاب
دوتیہ	دوسرے
لکشن	پہچان
سوتر روپ	سلسلے
شرینک	علاقائی
اَلپسنکھائی	اقلیتی
وِستار	تفصیل
مہتوپورن	اہم
وشوبھاشا	عالمی زبان
سوچک	نشانی
اُپیوگ	استعمال
شکتی	طاقت
پرتشٹھت	جلوہ افروز
پرتی	بارے میں
ویاپار	بیوپار
اُکوٹ نیتی	اعلیٰ درجہ
اُپیوگتا	استعمال

یوگیہ	قابل
آکرشک	متوجہ
ساہتیک بھنڈار	ادبی خزانہ
سمردھ	متمول
پریچے	تعارف
وِبھاگ	شعبہ
اُچِت	مناسب
ہردیُوں	دلوں
ادھیکار	حق
ہانی	نقصان
ہوڑ	مقابلہ
ودیارتھی	طالب علم
سمپادن	دینا
سنکھیا	تعداد
ورش	سال، برس
آروپ	الزام
امولیہ	انمول
بھکت	معتقد
شِکشا	تعلیم

اُپلبدھی	کارنامے
پرکٹ	ظاہر
وکلپک	متذکرہ
اُتکرشٹ	مناسب
چھیتروں	علاقوں
آپتی	اعتراض
سروتھا	نہایت
پدچیوت	عہدہ چھوٹ لیتی ہے
انوچت	غیر مناسب
وِرودھ	مخالفت
اتی ینت	نہایت
اسمبھو	ناممکن
پراپت	حاصل
مُنشیہ	انسان
پرانت	صوبہ
آپسی	آپسی
بَل	زور
پریاپت	حاصل

مُدّے	مدعا، بات
سماپت	ختم
پرشٹھت	مستحکم
نررتھک	بے معنی
بھومیکا	رول
جاگرت	بیدار
وویکوان	سمجھ دار
اُتّر	جواب
پرانتیہ	صوبائی
نکشیہ	مقصد
وستوتہ	دراصل
استتو	وجود
پرتشٹھا	حیثیت
آوشیکتا	ضرورت
آشچریہ	تعجب
نِس سندیہ	بلاشبہ
نرکشروں	بے پڑھے لکھے
دلتوں	پس ماندہ

دُربھاگیہ	بدقسمتی
اتہاسک	تاریخی
اوشواس	عدم اعتماد
ورن	مگر
مانیتا	سمجھ
آشائے	مطلب
ویاکھیا	تعریف
سپھل	کامیاب
پریرنا	ترغیب
کاریہ کارنی	مجلس عاملہ
آشا	اُمید
نشٹھ	غلبے والی
گراہک	گاہک
انک	شمارہ
پیڑا	دُکھ
اُدّیشیہ	مقصد
وَنکیت	ظاہر
پرتی	کے ساتھ

دوشی	ملزم
سِدھانت	اصول
استھاپنا	تشکیل
بھاؤ	جذبے
پرکاش	روشنی
سہائتا	مدد
سوبھاگیہ	خوش قسمتی
وِستِرتُ	تفصیلی
پکش دھر	حمایتی
مول روپ	اصل میں
اُوچِتیہ	موزوں ہونے پر
درشٹی	نظر
مانیہ	مانی ہوئی
تتکالین	اس زمانے کے
پریرت	ترغیب دی
سوروپ	شکل
پرتیک	علامت
سیتو	پل
انشنشن	برت

سوسنگٹھت	منظم
شکتی شالی	طاقتور
جنتا نُترِک	عوامی
انیواریتا	لازمی ہونا
دِشا نردیش	سمت کا اشارہ
اسہائے	ناقابل برداشت
سماپت	ختم
ایکیہ	ایکا
شیلیوں	اسالیب
تتھیہ	مطلب
اُپریکت وِوِیچن	متذکرہ بیان
جن ہِت	عوامی مفاد
سوابھیمان	عزّتِ نفس
پرپیکشیہ	سیاق
پرستاوِت	تجویز
چیشٹا	کوشش
اُپستھت	پیش کیا
استھانیتا	مقامی پن
پردیشکتا	صوبائی پن

پورک	پورا کرنے والا
سادھک	پورا کرنے والا
پونجی بھوت	دولت دینا
سمبھاوت	مجوزہ
اوہیلنا	امکانی
پرانتیہ سمپرک	صوبائی رابطہ
آہت	نقصان

دمن	دبانا
چرتروان تیجسوی	کردار رکھنے والے مستعد
اگیانتاوش	ناواقفیت سے
گھنشٹ	گہرا
اچے	ناقابل
اسنتوش	بے اطمینانی
وویک پورن	سمجھ داری سے بھرپور

دوسرا حصہ

ضروری باتیں

یہ خیال غلطی سے بہت جڑ پکڑ گیا ہے کہ اردو میں عربی فارسی اور ترکی لفظ زیادہ ہیں اور ہندی میں کم۔ جبکہ اردو اور ہندی بول چال کی حد تک ہندستانی ہی ہیں۔ بول چال کی حد سے آگے بڑھ کر ادب کی سطح پر بھی ہندستان میں غیر ملکی زبانوں کے لفظ کھلے دل سے قبول کیے جاتے رہے ہیں کہ اسی خیال سے ہم نے قدیم ہندی ادب کے شاہکاروں کا جائزہ لیا، ان میں تلسی داس اور سورداس، بہاری جیسے اہم ہندی شاعروں کی تصانیف بھی شامل ہیں جن میں ہزاروں عربی، فارسی اور ترکی الفاظ استعمال ہوتے ہیں یہ الفاظ ان شعرا کی لسانیاتی فرہنگوں سے ماخوذ ہیں جن کے شکریے کے ساتھ یہاں شائع کیا جا رہا ہے اس سے اندازہ ہوگا کہ ہمارے ادب میں لفظوں کے لین دین کا عمل کس قدر کھلے دل سے جاری رہا ہے اور کسی لفظ کے غیر ملکی ہونے سے اعتراض کرنا کسی بچکانہ بات ہے۔

مرتب: محمد حسن

معاون: عقیل احمد

اہم ہندی تصانیف کے عربی، فارسی، ترکی الفاظ

کی

فرہنگ

مرتب

محمد حسن

معاون

عقیل احمد

۱۔عبیر، ۲۔عقل، ۳۔کعبہ، ۴۔کباب، ۵۔قوت، ۶۔نظر، ۷۔نور، ۸۔آواز، ۹۔خون، ۱۰۔گردن، ۱۱۔گمان، ۱۲۔چادر، ۱۳۔گونگا، ۱۴۔جان، ۱۵۔زین، ۱۶۔زور، ۱۷۔دم، ۱۸۔درد ۱۹۔دل، ۲۰۔دیوانہ، ۲۱۔دُم، ۲۲۔دوشالہ، ۲۳۔پیزار، ۲۴۔بغل، ۲۵۔بدن، ۲۶۔مزا، ۲۷۔مُردار، ۲۸۔موضع یا موزہ ۲۹۔محبت، ۳۰۔راکھ، ۳۱۔بازو، ۳۲۔شرم، ۳۳۔شال، ۳۴۔سُرمہ، ۳۵۔شور، ۳۶۔اللہ، ۳۷۔ولی، ۳۸۔کرامات، ۳۹۔آدم، ۴۰۔کلمہ، ۴۱۔کریم، ۴۲۔قاضی، ۴۳۔کافر، ۴۴۔قرآن، ۴۵۔قوم، ۴۶۔خطبہ، ۴۷۔غازی، ۴۸۔جہیز، ۴۹ دین، ۵۰۔دروغ، ۵۱۔دعا، ۵۲۔فقیر، ۵۳۔مبارک، ۵۴۔محمد، ۵۵۔ملا، ۵۶۔رمضان، ۵۷۔سید، ۵۸۔شیخ ۵۹۔حاجی، ۶۰۔شرافت، ۶۱۔عرضداشت، ۶۲۔خدا، ۶۳۔خواجہ، ۶۴۔ترک، ۶۵۔درویش، ۶۶۔درگاہ، ۶۷۔دوزخ

۶۸۔نماز، ۶۹۔ پاپوش، ۷۰۔ پیر، ۷۱۔پیغمبر، ۷۲۔بندگی، ۷۳
بانگ، ۷۴۔ملنگ، ۷۵۔مسجد، ۷۶۔میر، ۷۷۔مغل، ۷۸۔مسلمان
۷۹۔روزہ، ۸۰۔ ہند، ۸۱۔ ہندو، ۸۲۔آدمی، ۸۳۔ کلنگ،
۸۴۔ فیل۔پیل، ۸۵۔ فیل بان۔ پیل بان، ۸۶۔محقق، ۸۷۔عالم
۸۸۔قدرت، ۸۹۔خلق، ۹۰۔آب، ۹۱۔آسمان، ۹۲۔جنگاہ.جنگل،
۹۳۔زرد، ۹۴۔جہان، ۹۵۔دریا۔ دریاؤ، ۹۶۔ میدان، ۹۷۔لاجورد
۹۸۔صبوح، ۹۹۔افیون، ۱۰۰۔مغز، ۱۰۱۔شراب، ۱۰۲۔ شریف،
۱۰۳۔انار، ۱۰۴۔خربوزہ، ۱۰۵۔دانا، ۱۰۶۔نوالا، ۱۰۷۔ پیاز، ۱۰۸
پوست، ۱۰۹۔بادام، ۱۱۰۔میدہ، ۱۱۱۔ طبلہ، ۱۱۲۔ رباب، ۱۱۳۔
دمامہ، ۱۱۴۔نفیری، ۱۱۵۔نشان، ۱۱۶۔نوبت، ۱۱۷۔شہنائی، ۱۱۸
تیغ، ۱۱۹۔فوج، ۱۲۰۔ بندوق، ۱۲۱۔اسلحہ، ۱۲۲۔ہدف، ۱۲۳۔
حربہ، ۱۲۴۔کمان، ۱۲۵۔گرز، ۱۲۶۔جنگ، ۱۲۷۔ زرہ، ۱۲۸۔ترکش
۱۲۹۔تیر، ۱۳۰۔نیزہ، ۱۳۱۔میان، ۱۳۲۔لشکر، ۱۳۳۔شمشیر، ۱۳۴۔
برق، ۱۳۵۔امیر، ۱۳۶۔عالم، ۱۳۷۔انصاف، ۱۳۸۔ اُمرا، ۱۳۹
غلام، ۱۴۰۔ تاج، ۱۴۱۔دیار، ۱۴۲۔دیوان، ۱۴۳۔منادی، ۱۴۴
رئیس، ۱۴۵۔وزیر، ۱۴۶۔سرد، ۱۴۷۔صاحب، ۱۴۸۔حضور، ۱۴۹
حکم، ۱۵۰۔کوچہ، ۱۵۱۔تنگ، ۱۵۲۔تخت، ۱۵۳۔ دربار، ۱۵۴۔
دربان، ۱۵۵۔فرمان، ۱۵۶۔بخش، ۱۵۷۔ بادشاہ، ۱۵۸۔بحال
۱۵۹۔ بندہ، ۱۶۰۔شاہ، ۱۶۱۔شہر، ۱۶۲۔شاہزادہ، ۱۶۳۔سلطان،

۱۶۴۔حق دار، ۱۶۵۔انعام، ۱۶۶۔قیمتی، ۱۶۷۔خاص، ۱۶۸۔تماشا،
۱۶۹۔دلال، ۱۷۰۔نا کامی، ۱۷۱۔فایدہ، ۱۷۲۔بیع۔بائع، ۱۷۳۔صرافہ
۱۷۴۔مطرب، ۱۷۵۔کشیدہ، ۱۷۶۔خرچ، ۱۷۷۔خرید، ۱۷۸۔کیسر، ۱۷۹۔
جمعدار، ۱۸۰۔جنس، ۱۸۱۔جوہری، ۱۸۲۔ترازو، ۱۸۳۔دُکان دار،
۱۸۴۔نفر، ۱۸۵۔پہرے دار، ۱۸۶۔بازار، ۱۸۷۔بازی گر، ۱۸۸۔مسیح،
۱۸۹۔روزی، ۱۹۰۔شیشہ، ۱۹۱۔شکار، ۱۹۲۔منگول، ۱۹۳۔خان، ۱۹۴
خزانہ، ۱۹۵۔طویلہ، ۱۹۶۔دیار، ۱۹۷۔باغ، ۱۹۸۔برج، ۱۹۹۔مینار،
۲۰۰۔محل، ۲۰۱۔صندوق، ۲۰۲۔صراحی، ۲۰۳۔حرم، ۲۰۴۔کوزہ، ۲۰۵۔
در، ۲۰۶۔طشتری، ۲۰۷۔دروازہ، ۲۰۸۔دیوار، ۲۰۹۔غالیچہ، ۲۱۰۔پیالہ
۲۱۱۔بستر، ۲۱۲۔مشعل، ۲۱۳۔کاغذ، ۲۱۴۔کتاب، ۲۱۵۔کیفیت،
۲۱۶۔سند، ۲۱۷۔روشنائی، ۲۱۸۔خاوند، ۲۱۹۔فرزند، ۲۲۰۔بی بی،
۲۲۱۔خود، ۲۲۲۔عدل، ۲۲۳۔آسان، ۲۲۴۔کمال، ۲۲۵۔قابل،
۲۲۶۔خضاب، ۲۲۷۔خصی، ۲۲۸۔خالہ، ۲۲۹۔خاص، ۲۳۰۔خاصہ،
۲۳۱۔خوب، ۲۳۲۔گندہ، ۲۳۳۔غریب، ۲۳۴۔غافل، ۲۳۵۔غیر،
۲۳۶۔جدید، ۲۳۷۔ظاہر۔ظاہری، ۲۳۸۔تنگ، ۲۳۹۔درباری،
۲۴۰۔تیر، ۲۴۱۔پیش، ۲۴۲۔پیدا، ۲۴۳۔باقی، ۲۴۴۔بے قرار،
۲۴۵۔مہربان، ۲۴۶۔مانند، ۲۴۷۔محروم، ۲۴۸۔مبارک، ۲۴۹۔
مُردار، ۲۵۰۔محال، ۲۵۱۔رند، ۲۵۲۔ریشمی، ۲۵۳۔لائق، ۲۵۴
سبز، ۲۵۵۔سرخرو، ۲۵۶۔ہزار، ۲۵۷۔حرام، ۲۵۸۔حاضر، ۲۵۹۔

ہوشیار، ۲۶۰۔اسرار، ۲۶۱۔خیر، ۲۶۲۔پیش، ۲۶۳۔ بلا، ۲۶۴۔ بغیر
۲۶۵۔واہ، ۲۶۶۔عمل ۲۶۷۔انبار، ۲۶۸۔ادب، ۲۶۹۔عمر، ۲۷۰
قدم، ۲۷۱۔فرد، ۲۷۲۔قہر، ۲۷۳۔خبر، ۲۷۴۔خیال، ۲۷۵۔خواص
۲۷۶۔غم، ۲۷۷۔گزر، ۲۷۸۔غوطہ، ۲۷۹۔جواب، ۲۸۰۔زحمت،
۲۸۱۔تدبیر، ۲۸۲۔تماشا، ۲۸۳۔دنیا، ۲۸۴۔فکر، ۲۸۵۔ بلا، ۲۸۶۔
بے حال، ۲۸۷۔منزل، ۲۸۸۔مصقلا، ۲۸۹۔مسکین، ۲۹۰۔مشورت،
۲۹۱۔منت، ۲۹۲۔طمع، ۲۹۳۔موز، ۲۹۴۔وقت، ۲۹۵۔بسم اللہ،
۲۹۶۔ثبوت، ۲۹۷۔سلام، ۲۹۸۔اندیشہ، ۲۹۹۔عربی، ۳۰۰۔آرام،
۳۰۱۔امید، ۳۰۲۔کوشش، ۳۰۳۔کلاہ، ۳۰۴۔خیریت، ۳۰۵۔گنج، ۳۰۶۔
گرد، ۳۰۷۔غلول، ۳۰۸۔گناہ، ۳۰۹۔چابک، ۳۱۰۔زنجیر، ۳۱۱۔زر، ۳۱۲۔
زن، ۳۱۳۔زور، ۳۱۴۔تنور، ۳۱۵۔طرح، ۳۱۶۔تازہ، ۳۱۷۔تاتار،
۳۱۸۔تیز، ۳۱۹۔داغ، ۳۲۰۔دیدار، ۳۲۱۔نواز، ۳۲۲۔پردہ، ۳۲۳۔
پہرے دار، ۳۲۴۔پارس، ۳۲۵۔پیچ، ۳۲۶۔فریاد، ۳۲۷۔ باغ،
۳۲۸۔بندہ، ۳۲۹۔بخش، ۳۳۰۔ بدر، ۳۳۱۔بنیاد، ۳۳۲۔بغیر، ۳۳۳
مخدوم، ۳۳۴۔مرد، ۳۳۵۔مہمان، ۳۳۶۔ماہ، ۳۳۷۔میاں، ۳۳۸۔
موم، ۳۳۹۔راہ، ۳۴۰۔ریشہ، ۳۴۱۔لنگر، ۳۴۲۔سیر، ۳۴۳۔سوار،
۳۴۴۔شہید، ۳۴۵۔ہمیشہ، ۳۴۶۔کلغی، ۳۴۷۔کوچ، ۳۴۸۔چمک،
۳۴۹۔بابا، ۳۵۰۔نانا۔

۱۔ادب، ۲۔عدد، ۳۔اداکرنا، ۴۔عدالت، ۵۔عداوت،
۶۔افواہ، ۷۔اغوا، ۸۔اہم، ۹۔احمق، ۱۰۔عجیب، ۱۱۔اجبی، ۱۲۔اکثر
۱۳۔عجائب، ۱۴۔اخبار، ۱۵۔علاوہ، ۱۶۔البتہ، ۱۷۔امانت، ۱۸۔عمل
۱۹۔آفت، ۲۰۔آہستہ، ۲۱۔عاجز، ۲۲۔آخر، ۲۳۔عام، ۲۴۔عاشق
۲۵۔آیندہ، ۲۶۔عیب، ۲۷۔عینک، ۲۸۔عیش، ۲۹۔عیاری، ۳۰۔
اولاد، ۳۱۔اولیا، ۳۲۔اوقات، ۳۳۔اوسط، ۳۴۔اوزار، ۳۵۔
بغاوت، ۳۶۔بحث، ۳۷۔بلا، ۳۸۔بلغم، ۳۹۔بقایا، ۴۰۔بری
۴۱۔بواسیر، ۴۲۔بزاز، ۴۳۔بُعد، ۴۴۔بالغ، ۴۵۔باقی، ۴۶۔باز
۴۷۔بعض، ۴۸۔بیع، ۴۹۔بالکل، ۵۰۔بلبل، ۵۱۔بلبلہ، ۵۲
برقع، ۵۳۔دفن، ۵۴۔دفع، ۵۵۔دفعہ، ۵۶۔دلال، ۵۷۔
دلالی، ۵۸۔درجہ، ۵۹۔داخل، ۶۰۔دعوت، ۶۱۔دعوی، ۶۲۔
دور، ۶۳۔دق، ۶۴۔دقّت، ۶۵۔دعا، ۶۶۔دنیا، ۶۷۔احسان
۶۸۔اعلان، ۶۹۔اعتبار، ۷۰۔احتراز، ۷۱۔فہرست، ۷۲۔فخر، ۷۳۔فن

۴۔فقیر، ۷۵۔فرار، ۷۶۔فریق، ۷۷۔فرق، ۷۸۔فرق، ۷۹۔فرض،
۸۰۔فساد، ۸۱۔فصد، ۸۲۔فتیلہ۔فلیتہ، ۸۳۔فتور، ۸۴۔فتوحی(صدی)
۸۵۔فضول، ۸۶۔فالج، ۸۷۔فاقہ، ۸۸۔فارغ خطی، ۸۹۔فیصلہ
۹۰۔فاضل، ۹۱۔فایدہ، ۹۲۔فیصلہ، ۹۳۔فوج، ۹۴۔فولاد، ۹۵۔
فوراً، ۹۶۔فکر، ۹۷۔فیروزہ، ۹۸۔فوط، ۹۹۔فرصت، ۱۰۰۔غبن،
۱۰۱۔غدر، ۱۰۲۔غفلت، ۱۰۳۔غلیظ، ۱۰۴۔غلط، ۱۰۵۔غلّہ، ۱۰۶۔
غریب، ۱۰۷۔غرور، ۱۰۸۔غزل، ۱۰۹۔غضب، ۱۱۰۔غافل، ۱۱۱۔غائب
۱۱۲۔غیر، ۱۱۳۔غلاف، ۱۱۴۔غبارہ، ۱۱۵۔غلام، ۱۱۶۔غسل، ۱۱۷۔غل
۱۱۸۔غصہ، ۱۱۹۔ہدایت، ۱۲۰۔حج، ۱۲۱۔حجامت، ۱۲۲۔حکیم، ۱۲۳
حکومت، ۱۲۴۔حل، ۱۲۵۔حلف، ۱۲۶۔حلال، ۱۲۷۔حلقہ، ۱۲۸۔
حوالہ، ۱۲۹۔حلوہ، ۱۳۰۔حمام، ۱۳۱۔حملہ، ۱۳۲۔حق، ۱۳۳۔حرام،
۱۳۴۔حقیقت، ۱۳۵۔حرارت، ۱۳۶۔حرف، ۱۳۷۔ہرج، ۱۳۸۔
حرکت، ۱۳۹۔ہتک، ۱۴۰۔ہوا، ۱۴۱۔حوالات، ۱۴۲۔حاکم، ۱۴۳۔
حیا، ۱۴۴۔ہضم، ۱۴۵۔حال، ۱۴۶۔حامی، ۱۴۷۔احاطہ، ۱۴۸۔
حاوی، ۱۴۹۔حاشیہ، ۱۵۰۔حاضر، ۱۵۱۔حیران، ۱۵۲۔حیثیت
۱۵۳۔ہیضہ، ۱۵۴۔حیوان، ۱۵۵۔حوصلہ، ۱۵۶۔حوض، ۱۵۷۔ہبہ، ۱۵۸۔
حکمت، ۱۵۹۔حماقت، ۱۶۰۔حمایت، ۱۶۱۔ہمّت، ۱۶۲۔حراست، ۱۶۳۔
حرص، ۱۶۴۔حساب، ۱۶۵۔حصّہ، ۱۶۶۔حجت، ۱۶۷۔ہجری، ۱۶۸۔حکم
۱۶۹۔حلیہ، ۱۷۰۔حقہ، ۱۷۱۔حضور، ۱۷۲۔اجلاس، ۱۷۳۔علاج، ۱۷۴۔علاقہ

۱۷۵۔عمارت، ۱۷۶۔امتحان، ۱۷۷۔انعام، ۱۷۸۔انکار، ۱۷۹۔انقلاب،
۱۸۰۔انصاف، ۱۸۱۔انسان، ۱۸۲۔انتظام، ۱۸۳۔اقبال، ۱۸۴۔اقرار
۱۸۵۔ارادہ، ۱۸۶۔اشارہ، ۱۸۔اشتہار، ۱۸۸۔استغاثہ، ۱۸۹۔استعمال
۱۹۰۔استعفےٰ، ۱۹۱۔اطمینان، ۱۹۲۔عطر، ۱۹۳۔اتفاق، ۱۹۴۔اطلاع،
۱۹۵۔عزت، ۱۹۶۔عید، ۱۹۷۔ایمان، ۱۹۸۔جہاز، ۱۹۹۔جہالت، ۲۰۰۔
جلدی، ۲۰۱۔جلّاد، ۲۰۲۔جلسہ، ۲۰۳۔جلوس، ۲۰۴۔جمع، ۲۰۵۔جراح
۲۰۶۔جواب، ۲۰۷۔جواہر۔جواہرات، ۲۰۸۔جاہل، ۲۰۹۔جاری،
۲۱۰۔جائز، ۲۱۱۔جِنّ، ۲۱۲۔جلد، ۲۱۳۔جنس، ۲۱۴۔جلاب، ۲۱۵
جرم، ۲۱۶۔جرمانہ، ۲۱۷۔جرأت، ۲۱۸۔کفن، ۲۱۹۔کم، ۲۲۰۔کمال
۲۲۱۔کسر، ۲۲۲۔کسی، ۲۲۳۔کافی، ۲۲۴۔کامل، ۲۲۵۔کیفیت
۲۲۶۔خبر، ۲۲۷۔خبط، ۲۲۸۔خلیفہ، ۲۲۹۔خراب، ۲۳۰۔خریف
۲۳۱۔خصم، ۲۳۲۔ختم، ۲۳۳۔خطرہ، ۲۳۴۔خط، ۲۳۵۔خیال،
۲۳۶۔خزانہ، ۲۳۷۔خالص، ۲۳۸۔خالی، ۲۳۹۔خاطر، ۲۴۰۔خیر
۲۴۱۔خوف، ۲۴۲۔خدمت، ۲۴۳۔خلاف، ۲۴۴۔خطاب،
۲۴۵۔خضاب، ۲۴۶۔خرافات، ۲۴۷۔کرایہ، ۲۴۸۔کتاب،
۲۴۹۔کرسی، ۲۵۰۔لہٰذا، ۲۵۱۔لہجہ، ۲۵۲۔لمحہ، ۲۵۳۔لقوہ،
۲۵۴۔لطیفہ، ۲۵۵۔لذّت، ۲۵۶۔لعنت، ۲۵۷۔لاوارث،
۲۵۸۔لایق، ۲۵۹۔لیکن، ۲۶۰۔لحاف، ۲۶۱۔لعاب، ۲۶۲۔
لحاظ، ۲۶۳۔لطف، ۲۶۴۔مدد، ۲۶۵۔مدرسہ، ۲۶۶۔محل،

۲۶۷۔ مداخلت، ۲۶۸۔ محکمہ، ۲۶۹۔ محنت، ۲۷۰۔ محسوس، ۲۷۱۔ مجبور
۲۷۲۔ مکان، ۲۷۳۔ ملال، ۲۷۴۔ ملّاح، ۲۷۵۔ منع، ۲۷۶۔ منحوس،
۲۷۷۔ منشا، ۲۷۸۔ منسوخ، ۲۷۹۔ منزل، ۲۸۰۔ منظور، ۲۸۱۔ مقام
۲۸۲۔ مقبرہ، ۲۸۳۔ مقصد، ۲۸۴۔ مرض، ۲۸۵۔ مرضی، ۲۸۶۔ مصالحہ
مسالہ، ۲۸۷۔ مشہور، ۲۸۸۔ مسخرہ، ۲۸۹۔ مصلحت، ۲۹۰۔ مسند، ۲۹۱۔ مطالبہ
۲۹۲۔ مطلب، ۲۹۳۔ مواد، ۲۹۴۔ مزا، ۲۹۵۔ مذاق، ۲۹۶۔ مذہب، ۲۹۷
مال، ۲۹۸۔ مالک، ۲۹۹۔ معلوم، ۳۰۰۔ معنی، ۳۰۱۔ معقول، ۳۰۲۔ معرفت،
۳۰۳۔ ماتحت، ۳۰۴۔ ماتم، ۳۰۵۔ میدا، ۳۰۶۔ میدان، ۳۰۷۔ موجود، ۳۰۸۔
مولوی، ۳۰۹۔ موقع، ۳۱۰۔ موروثی، ۳۱۱۔ موسم، ۳۱۲۔ مسل، ۳۱۳۔ میعاد
۳۱۴۔ مہلت، ۳۱۵۔ معاوضہ، ۳۱۶۔ مبارک، ۳۱۷۔ مدعیٰ علیہ، ۳۱۸۔
مدعی، ۳۱۹۔ مغالطہ، ۳۲۰۔ محرم، ۳۲۱۔ محاورہ، ۳۲۲۔ محتاج، ۳۲۳۔
تجربہ، ۳۲۴۔ مجرم، ۳۲۵۔ مجرم، ۳۲۶۔ ملمع، ۳۲۷۔ ملاقات، ۳۲۸۔
ملزم، ۳۲۹۔ ملازم، ۳۳۰۔ ممکن، ۳۳۱۔ منقّہ، ۳۳۲۔ مناسب، ۳۳۳۔
منشی، ۳۳۴۔ مقدم، ۳۳۵۔ مقدمہ، ۳۳۶۔ مقابلہ، ۳۳۷۔ مرید، ۳۳۸۔
مروت، ۳۳۹۔ مسافر، ۳۴۰۔ مشکل، ۳۴۱۔ مصیبت، ۳۴۲۔ مستعد،
۳۴۳۔ مطلق، ۳۴۵۔ نفع، ۳۴۶۔ نفیس، ۳۴۷۔ نہر، ۳۴۸۔ نحوست
۳۴۹۔ نسل، ۳۵۰۔ نجوم، ۳۵۱۔ نشہ، ۳۵۲۔ نواب، ۳۵۳۔ نعل
۳۵۴۔ نمدہ، ۳۵۵۔ نقد، ۳۵۶۔ نقل، ۳۵۷۔ نقاب، ۳۵۸۔ نقشہ
۳۵۹۔ نصیب، ۳۶۰۔ نتیجہ، ۳۶۱۔ نزاکت، ۳۶۲۔ نزلہ، ۳۶۳۔ نذرانہ

۳۶۴۔نعرہ، ۳۶۵۔نائب، ۳۶۶۔نہایت، ۳۶۷۔نسبت، ۳۶۸۔نیت
۳۶۹۔نقص، ۳۷۰۔نقصان، ۳۷۱۔نسخہ، ۳۷۲۔قبر، ۳۷۳۔قبول، ۳۷۴۔
قبض، ۳۷۵۔قبضہ، ۳۷۶۔قد، ۳۷۷۔قدم، ۳۷۸۔قدر، ۳۷۹۔قلم، ۳۸۰۔
قلیہ، ۳۸۱۔قنات، ۳۸۲۔قندیل، ۳۸۳۔قریب، ۳۸۴۔قَسم، ۳۸۵۔
قِسم۔ ۳۸۶۔قصاب، ۳۸۷۔قصائی، ۳۸۸۔قصّہ، ۳۸۹۔قصور، ۳۹۰۔
قطعی، ۳۹۱۔قطار، ۳۹۲۔قتل، ۳۹۳۔قاتل، ۳۹۴۔قطرہ، ۳۹۵۔
قضیہ، ۳۹۶۔قابل، ۳۹۷۔ ۳۹۸۔قاعدہ، ۳۹۹۔قایل، ۴۰۰۔قایم،
۴۰۱۔قانون، ۴۰۲۔قے، ۴۰۳۔قید، ۴۰۴۔قوم، ۴۰۵۔قلعہ، ۴۰۶۔قلت
۴۰۷۔قسمت، ۴۰۸۔قصر، ۴۰۹۔قسط، ۴۱۰۔قیمت، ۴۱۱۔قورمہ، ۴۱۲۔
قفل، ۴۱۳۔قربان، ۴۱۴۔قلفی، ۴۱۵۔قرق، ۴۱۶۔رب، ۴۱۷۔ربیع
۴۱۸۔ربط، ۴۱۹۔رد، ۴۲۰۔رقع، ۴۲۱۔رئیس، ۴۲۲۔رکاب، ۴۲۳۔
رقم، ۴۲۴۔رسالہ، ۴۲۵۔رسم، ۴۲۶۔رسوخ، ۴۲۷۔راحت، ۴۲۸۔
۴۲۹۔رائے، ۴۳۰۔ریشہ، ۴۳۱۔رشوت، ۴۳۲۔رواج، ۴۳۳۔رتبہ
۴۳۴۔ریاست، ۴۳۵۔رعب، ۴۳۶۔رخصت، ۴۳۷۔سبق، ۴۳۸۔صبر،
۴۳۹۔ثبوت، ۴۴۰۔سفر، ۴۴۱۔صحیح بھی، ۴۴۲۔سخی، ۴۴۳۔سکونت
۴۴۴۔صلاح، ۴۴۵۔سلام۔ ۴۴۶۔سلامت، ۴۴۷۔سلامتی،
۴۴۸۔سن بسنہ، ۴۴۹۔صندوق، ۴۵۰۔سند، ۴۵۱۔سرائے، ۴۵۲۔
سرپش، ۴۵۳۔صراف، ۴۵۴۔سطح، ۴۵۵۔سوال، ۴۵۶۔صف،
۴۵۷۔سالم، ۴۵۸۔سطر، ۴۵۹۔سائنس، ۴۶۰۔ثالث، ۴۶۱۔سابق

۲۶۲۔ساعت، ۲۶۳۔شہد، ۲۶۴۔شہادت، ۲۶۵۔شہید، ۴۶۶۔شخص
۴۶۷۔شک، ۴۶۸۔شکل، ۴۶۹۔شراب، ۴۷۰۔شرارت، ۴۷۱۔شربت،
۴۷۲۔شریف، ۴۷۳۔شرط، ۴۷۴۔شعور، ۲۷۵۔شاعر، ۴۷۶۔شامت
۴۷۷۔شامل، ۴۷۸۔شان، ۴۷۹۔شیطان، ۴۸۰۔شوق، ۴۸۱۔شیخی،
۴۸۲۔شیخ، ۴۸۳۔شکایت، ۴۸۴۔شعر، ۴۸۵۔شعلہ، ۴۸۶۔شب،
۴۸۷۔شروع، ۴۸۸۔سکّہ، ۴۸۹۔سلسلہ، ۴۹۰۔صرف، ۴۹۱۔صبح
۴۹۲۔صلح، ۴۹۳۔صورت، ۴۹۴۔صراحی، ۴۹۵۔تباہ، ۴۹۶۔توبہ
۴۹۷۔تبدیل.تبدیلی، ۴۹۸۔طبیعت، ۴۹۹۔تدبیر، ۵۰۰۔تفصیل
۵۰۱۔تفتیش، ۵۰۲۔تحصیل، ۵۰۳۔تجربہ، ۵۰۴۔تکلّف، ۵۰۵۔تکیہ،
۵۰۶۔تکرار، ۵۰۷۔طلب، ۵۰۸۔طلاق، ۵۰۹۔تعلق، ۵۱۰۔تمام،
۵۱۱۔تمیز، ۵۱۲۔تنازعہ، ۵۱۳۔تنخواہ، ۵۱۴۔تقاوی، ۵۱۵۔تقدیر،
۵۱۶۔تقریر، ۵۱۷۔طرف، ۵۱۸۔ترقی، ۵۱۹۔طریقہ، ۵۲۰۔ترکیب، ۵۲۱۔
تسلّی، ۵۲۲۔طویلہ، ۵۲۳۔تعداد، ۵۲۴۔تاج، ۵۲۵۔تعلیم، ۵۲۶۔طاق
۵۲۷۔تعریف، ۵۲۸۔تاریخ، ۵۲۹۔طاعون، ۵۳۰۔تعویذ، ۵۳۱۔طے
۵۳۲۔عیش، ۵۳۳۔طور، ۵۳۴۔تجارت، ۵۳۵۔طول، ۵۳۶۔عمر
۵۳۷۔اجرت، ۵۳۸۔عمدہ، ۵۳۹۔عتاب، ۵۴۰۔عرف، ۵۴۱۔عذر
۵۴۲۔وغیرہ، ۵۴۳۔وہم، ۵۴۴۔وجہ، ۵۴۵۔وکالت، ۵۴۶۔وکیل
۵۴۷۔وقت، ۵۴۸۔بے وقوف، ۵۴۹۔ورق، ۵۶۰۔وسیلہ،
۵۶۱۔وثیقہ، ۵۶۲۔وصیت، ۵۶۳۔وصول، ۵۶۴۔وطن، ۵۶۵۔

۵۶۶۔ وزن، ۵۶۷۔ وظیفہ، ۵۶۸۔ وزیر، ۵۶۹۔ وعدہ، ۵۷۰۔ وافر، ۵۷۱۔ والدین، ۵۷۲۔ واقعی، ۵۷۳۔ واقف، ۵۷۴۔ واردات ۵۷۵۔ وارث، ۵۷۶۔ واسطہ، ۵۷۷۔ وداع، ۵۷۸۔ ولایت، ۵۷۹۔ ویران، ۵۸۰۔ یتیم، ۵۸۱۔ یعنی، ۵۸۲۔ ذبح، ۵۸۳۔ ضبط ۵۸۴۔ ذلیل، ۵۸۵۔ زمانہ، ۵۸۶۔ زنجیر، ۵۸۷۔ ذرہ، ۵۸۸ ضابطہ ۵۸۹۔ زعفران، ۵۹۰۔ ظاہر، ۵۹۱۔ ظالم، ۵۹۲۔ زمین، ۵۹۳۔ زیادہ ۵۹۴۔ ضد، ۵۹۵۔ ذکر، ۵۹۶۔ ذمہ، ۵۹۷۔ ضیافت۔

ترکی الفاظ

۵۹۸۔ افیچی (ترکی)، ۵۹۹۔ آقا، ۶۰۰۔ بابا، ۶۰۱۔ بہادر، ۶۰۲ بخشی، ۶۰۳۔ باورچی، ۶۰۴۔ بیگم، ۶۰۵۔ بلاق، ۶۰۶۔ بقچہ، ۶۰۷۔ بیوی۔ بی بی، ۶۰۸۔ مکلس (ترکی)، ۶۰۹۔ چکمک، ۶۱۰۔ چاقو، ۶۱۱۔ چک، ۶۱۲۔ غالیچہ، ۶۱۳۔ ہراول، ۶۱۴۔ جم جم، ۶۱۵۔ جاجم، ۶۱۶۔ جیب، ۶۱۷۔ خراد، ۶۱۸۔ خزانچی، ۶۱۹۔ کُرتا، ۶۲۰۔ مشعلچی، ۶۲۱۔ مچلکا ۶۲۲۔ قمچی، ۶۲۳۔ قابو، ۶۲۴۔ کلابتو، ۶۲۵۔ قالین، ۶۲۶۔ قزاق ۶۲۷۔ قینچی، ۶۲۸۔ قلی، ۶۲۹۔ سوغات، ۶۳۰۔ تغار، ۶۳۱۔ تمغہ، ۶۳۲۔ توشک، ۶۳۳۔ مرکب، ۶۳۴۔ تورانی، ۶۳۵۔ اردو

معنی تبدیل ہونے کے بعد مروجہ
عربی، فارسی، ترکی الفاظ

۶۳۶۔ اہل کار، ۶۳۷۔ اسباب، ۶۳۸۔ عام، ۶۳۹۔ بہار، ۶۴۰۔ بہی، ۶۴۱۔ بندہ، ۶۴۲۔ بندگی، ۶۴۳۔ برآمد، ۶۴۴۔ برحسب، ۶۴۵۔ بارانی، ۶۴۶۔ برف، ۶۴۷۔ بیمہ، ۶۴۸۔ بخار، ۶۴۹۔ چاشنی، ۶۵۰۔ چک، ۶۵۱۔ چوگان، ۶۵۲۔ دفتر، ۶۵۳۔ درگاہ، ۶۵۴۔ دریا، ۶۵۵۔ دانا، ۶۵۶۔ دارو، ۶۵۷۔ دعویٰ، ۶۵۸۔ دور، ۶۵۹۔ دماغ، ۶۶۰۔ دیوان، ۶۶۱۔ دیوانی، ۶۶۲۔ غبن، ۶۶۳۔ گرداور، ۶۶۴۔ گلابی، ۶۶۵۔ ہفتہ، ۶۶۶۔ حجامت، ۶۶۷۔ ہرکارہ، ۶۶۸۔ حکیم، ۶۶۹۔ حوالدار ۶۷۰۔ حجری، ۶۷۱۔ حقہ، ۶۷۲۔ اجارہ، ۶۷۳۔ ایمان دار، ۶۷۴۔ جلوس ۶۷۵۔ جمعدار، ۶۷۶۔ جاب، ۶۷۷۔ جراح، ۶۷۸۔ جزو، ۶۷۹۔ کسبی ۶۸۰۔ قانون گو، ۶۸۱۔ خبر، ۶۸۲۔ خلیفہ، ۶۸۳۔ خمیر، ۶۸۴۔ خاص، ۶۸۵۔ خصی، ۶۸۶۔ خط، ۶۸۷۔ خواہ مخواہ، ۶۸۸۔ خاندانی، ۶۸۹۔ خانساماں ۶۹۰۔ خیر، ۶۹۱۔ خاطر، ۶۹۲۔ خواجہ، ۶۹۳۔ قلانچ، ۶۹۴۔ لطیفہ، ۶۹۵۔ لفافہ، ۶۹۶۔ مد، ۶۹۷۔ محل، ۶۹۸۔ مسالہ، مصالحہ، ۶۹۹۔ مشعل، ۷۰۰۔ مسخرہ، ۷۰۱۔ مرزا، ۷۰۲۔ معمولی، ۷۰۳۔ میراثی، ۷۰۴۔ محلہ، ۷۰۵۔ مُہرا ۷۰۶۔ مورچہ، ۷۰۷۔ منادی، ۷۰۸۔ منیم، ۷۰۹۔ مروت، ۷۱۰۔ مصاحب،

۷۱۱۔متصدی، ۷۱۲۔نفر، ۷۱۳۔نجوم، ۷۱۴۔نقل، ۷۱۵۔نقشہ، ۷۱۶۔نزلہ
۷۱۷۔ناب، ۷۱۸۔نگاہ، ۷۱۹۔نہال، ۷۲۰۔نظام، ۷۲۱۔پلیت۔پلید،
۷۲۲۔پارچہ، ۷۲۳۔پابند، ۷۲۴۔پائنچہ، ۷۲۵۔پیوند، ۷۲۶۔پایہ،
۷۲۷۔پیچ، ۷۲۸۔فیلسوف، ۷۲۹۔پوست، ۷۳۰۔پوستی، ۷۳۱۔پرزہ،
۷۳۲۔رسد، ۷۳۳۔رسوخ، ۷۳۴۔روشنی، ۷۳۵۔رضا، ۷۳۶۔ریاست
۷۳۷۔روزگار، ۷۳۸۔سبزی، ۷۳۹۔صلاح، ۷۴۰۔سردار، ۷۴۱۔سرکار
۷۴۲۔سواری، ۷۴۳۔صفا، ۷۴۴۔صاحب، ۷۴۵۔سیر، ۷۴۶۔سکّہ
۷۴۷۔شہزادہ، ۷۴۸۔شورشہ، ۷۴۹۔سلسلہ، ۷۸۰۔صرف، ۷۸۱۔سلطان
۷۸۲۔صوبہ، ۷۸۳۔تدبیر، ۷۸۴۔تفصیل، ۷۸۵۔تحصیل، ۷۸۶۔تیار
۷۸۷۔طلب، ۷۸۸۔تماشا، ۷۸۹۔ترکیب، ۷۹۰۔توشہ خانہ، ۷۹۱۔
طوفان، ۷۹۲۔وکیل، ۷۹۳۔وثیقہ، ۷۹۴۔زبانی، ۷۹۵۔ضبط،
۷۹۶۔ذخیرہ، ۷۹۷۔زنانہ، ۷۹۸۔زر، ۷۹۹۔زردہ، ۸۰۰۔زردی،
۸۰۱۔ذکر، ۸۰۲۔ضلع، ۸۰۳۔ضلع دار، ۸۰۴۔زمین، ۸۰۵۔ظلم۔

گرو گرنتھ صاحب میں

کبیر کے کلام میں عربی، فارسی، ترکی الفاظ

۸۰۶۔ اکالی، (عقلی؟) ۳۳۳، ۸۰۷۔ اکلاہی ۴۸۰ رکو لو ۳۳۲، ۸۰۸
الہ، اللہ، اللہ ہو ۶۸۰/۱۳۴۹/۷۲۷، ۸۰۹۔ عمل ۷۹۲، ۸۱۰۔ آسمان ۳۳۰/
۷۲۹، ۸۱۱۔ عورت ۱۳۴۹/۴۷۷، ۸۱۲۔ عرضداشت ۷۹۲، ۸۱۳۔
باج راہی ۸۷۳، ۸۱۴۔ باج گاری ۱۱۶۱، ۸۱۵۔ بقاہی ۹۷۱، ۸۱۶
بندہ ۳۴۱، ۸۱۷۔ بندے ۳۳۸، ۷۲۹/۴۸۰/۱۳۴۹، ۸۱۸۔ بندگی
۳۳۸/۳۴۱، ۸۱۹۔ برابری ۹۷۰، ۸۲۰۔ بار خاص ۳۵۵، ۸۲۱۔
بلبا آدم ۱۱۶۱، ۸۲۲۔ بازو ۷۲۷، ۸۲۳۔ باجی ۴۷۶، ۸۲۴ بازیگر
۴۵۳، ۸۲۵۔ باقی ۳/۷۹۲/۱۱۵۶، ۸۲۶۔ بانگ ۴/۱۳۰۴/۵۸ ۱۱
۸۲۷۔ بیدار ۹۷۲، ۸۲۸۔ بیگانہ ۳۳۳، ۸۲۹۔ بے کام ۱۱۰۵،
۸۳۰۔ بساط/بہشت ۴۷۷، ۸۳۱۔ بساطی ۱۱۶/، ۸۳۲۔ بسم اللہ ۱۳۵۰
۸۳۳۔ بی بی ۴۷۹، ۸۳۴۔ چابک ۳۲۹، ۸۳۵۔ چشم ۳۲۷، ۸۳۶
دفتر ۷۹۳، ۸۳۷۔ دلالی ۹۶۹، ۸۳۸۔ دمامہ ۷۲۷، ۸۳۹۔ در

۹۰۰۔ ظلم ۱۰۴۷۷، ۹۰۱۔ ظلم۔ ظالم ۴۷۸، ۹۰۲۔ قادری ۱۱۵۸، ۹۰۳۔
کلام ۱۳۶۷، ۹۰۴۔ کلمہ ۳۸۰۔ ۹۰۵۔ کمان ۱۱۶۱، ۹۰۶۔ کرم ۱۳۶۶، ۹۰۷۔
کرامو ۷۲۷، ۹۰۸۔ قراری ۷۲۷، ۹۰۹۔ کاروان بود ۷۲۷، ۹۱۰۔ کریم
۱۳۶۶، ۹۱۱۔ کارروائی ۷۹۲، ۹۱۲۔ قصائی ۱۱۰۳، ۹۱۳۔ کاتب ۷۲۷
۴۷۷، ۹۱۴۔ کعبہ ۱۳۵۰، ۹۱۵۔ کاغذو ۱۳۶۹، ۹۱۶۔ قایم ۴۷۶،
۹۱۷۔ قاضی ۴۷۷، ۹۱۸۔ کالبد ۳۳۵، ۹۱۹۔ کارگاہ ۳۸۴، ۹۲۰۔ تجری
۴۷۷/۳۸۳، ۹۲۱۔ خزانہ ۹۷۰، ۹۲۲۔ خلق ۷۲۷/۱۳۴۹، ۹۲۳۔ خرچ
۷۹۲، ۹۲۴۔ خطا ۱۳۷۵، ۹۲۵۔ خصم ۴۸۰، ۹۲۶۔ خالق ۱۳۴۹،
۹۲۷۔ خاصی ۱۱۶۱، ۹۲۸۔ کھیل خانہ ۱۱۶۱، ۹۲۹۔ خدائی ۴۷۷/۴۸۰،
۹۳۰۔ خوشی ۷۲۷، ۹۳۱۔ خسرہ ۳۲۴، ۹۳۲۔ خوبو ۴۷۸، ۹۳۳۔
قبیلہ ۱۱۵۸، ۹۳۴۔ قدرتی ۱۳۴۹، ۹۳۵۔ کلف ۳۳۹، ۹۳۶۔
نگام ۳۲۹، ۹۳۷۔ لعل ۶۹۲، ۹۳۸۔ محالی ۳۴۱، ۹۳۹۔ ماہِ
رمضان ۱۳۴۹، ۹۴۰۔ مجلسی ۱۱۶۱، ۹۴۱۔ موقع ۱۱۵۸، ۹۴۲۔ مرد
۱۳۴۹، ۹۴۳۔ مسکین ۴۸۰، ۹۴۴۔ موجود ۷۲۷، ۹۴۵۔ میلنے
۷۲۷، ۹۴۶۔ محرمتی ۱۳۴۹، ۹۴۷۔ مُہر ۳۲۹، ۹۴۸۔ مقام ۱۳۴۹۔
۹۴۹۔ منار ۱۳۴۹، ۹۵۰۔ منصف ۷۹۳، ۹۵۱۔ مشرعی ۱۳۵۰،
۹۵۲۔ مسلمان ۱۱۶۰، ۹۵۳۔ مسجد مسیت ۹۷۲، ۹۵۴۔ مصلی ۴۸۰،
۹۵۵۔ ناداری ۱۱۶۱، ۹۵۶۔ نادربی ۱۱۰۳، ۹۵۷۔ نازکی ۱۱۶۱،
۹۵۸۔ نارضا ۸۵۷، ۹۵۹۔ ناپاک ۱۳۷۱، ۹۶۰۔ ناپاکی ۱۳۵۰،

۹۶۱۔ ناری ۳۳۸، ۹۶۲۔ نواز ۴۸۰، ۹۶۳۔ نوازا ۸۵۶، ۹۶۴۔
نوازی ۸۵۶، ۹۶۵۔ نشان ۴۷۷، ۹۶۶۔ نشانی ۱۱۰۵، ۹۶۷۔
نور ۱۳۴۹، ۹۶۸۔ پلید، پلیت ۸۷۳، ۹۶۹۔ فلیتہ ۳۳۳، ۹۷۰۔
پناہ ۱۱۶۱، ۹۷۱۔ پریشانی ۷۲۷، ۹۷۲۔ پاک ۱۳۵۰، ۹۷۳۔ پاس
۱۳۵۰، ۹۷۴۔ پیکار بر ۱۱۶۱، ۹۷۵۔ فکر ۷۲۷، ۹۷۶۔ فکرو ۷۲۷،
۹۷۷۔ فرماں ۳۳۸، ۹۷۸۔ فرمانو ۷۹۲، ۹۷۹۔ فرماؤ ۴۸۰، ۹۸۰۔
پیالہ ۹۲، ۹۸۱۔ پیر ۱۳۷۴/۱۳۴۹، ۹۸۲۔ پرزہ پرزہ ۱۱۰۵، ۹۸۳۔
رباب ۴۷۸، ۹۸۴۔ رہ نما ۱۱۶۱، ۹۸۵۔ رعایتی ۷۶۳، ۹۸۶۔ رحم
۷۹۳، ۹۸۷۔ روزہ ۴۸۰، ۹۸۸۔ صبوری ۱۱۵۸، ۹۸۹۔ شک
۷۲۷، ۹۹۰۔ سلامو ۴۷۹، ۹۹۱۔ سلامی ۱۱۵۹، ۹۹۲۔ سالار ۱۱۶۱،
۹۹۳۔ سرائے ۷۹۲، ۹۹۴۔ ثباتی ۱۳۷۴، ۹۹۵۔ صاحب ۳۳۰،
۹۹۶۔ صاحبی ۱۲۵۱، ۹۹۷۔ شیطانی ۱۱۶۱، ۹۹۸۔ شیخ ۱۱۵۸، ۹۹۹۔
بہادر ۷۲۷، ۱۰۰۰۔ شتاب ۷۹۲، ۱۰۰۱۔ صبح ۷۹۲، ۱۰۰۲۔ سبق
۴۷۷، ۱۰۰۳۔ سلطانو بسر طانو ۱۱۶۰، ۱۰۰۴۔ سہ ماہی ۴۷۹، ۱۰۰۵۔
طلب ۴۷۹، ۱۰۰۶۔ ترس ۴۷۹، ۱۰۰۷۔ طریقہ ۳۴۰، ۱۰۰۸۔
تیر ۱۱۶۱، ۱۰۰۹۔ ترک ۳۴۰، ۱۰۱۰۔ اوج ۱۳۵۰۔

(ہر لفظ کے آخر میں دیئے ہوئے نمبر متعلق شبداولی کے اندراج
کے نمبر ہیں)

سُورداس کے کلام کے
عربی، فارسی، ترکی کے الفاظ کی فہرست

اشارے :-

عربی :- ع
فارسی :- ف
ترکی :- ت
عام بول چال کے الفاظ :- ب

الف

۱- آنگن (ب)، ۲- انگیا (ب)، ۳- انگوٹھا (ب)، ۴- آنچل (ب)، ۵- انڈا (ب)، ۶- اندیشہ (ف)، ۷- اکیلا (ف)، ۸- آزاد (ف)، ۹- انجان (ب)، ۱۰- ادائی (ف)، ۱۱- افسوس (ف)، ۱۲- آواز (ف)، ۱۳- اصل (ع)، ۱۴- آن (ب)، ۱۵- آسرا (ب)، ۱۶- اک (ف)، ۱۷- اک نام (ب) ۱۸- اُجاگر (ب)، ۱۹- اُدھار (ب)، ۲۰- اُمنگ (ب)، ۲۱- اوپر (ب)۔

ب

۲۲- بنجر (ب)، ۲۳- بند (ف)، ۲۴- بخش (ف)، ۲۵- بخشو (ف)

۲۶۔ بخشش (ف)، ۲۷۔ بدن (ع)، ۲۸۔ بدلے (ب)، ۲۹۔ بنجارن (ب)، ۳۰۔ بابا (ب)، ۳۱۔ ببول (ف)، ۳۲۔ بزور (ب)، ۳۳۔ برابری (ب)، ۳۴۔ برآمد (ف)، ۳۵۔ بستر (ب)، ۳۶۔ باز (ف)، ۳۷۔ بازی (ف)، ۳۸۔ بات (ف)، ۳۹۔ باہری (ب)، ۴۰۔ بے چاری (ب)۔

پ

۴۱۔ پنکھ (ب)، ۴۲۔ پنجہ (ف)، ۴۳۔ پرکھ (ب)، ۴۴۔ پردہ (ف)، ۴۵۔ پردیسی (ب)، ۴۶۔ پلنگ (ف)، ۴۷۔ پلک (ف)، ۴۸۔ پیار (ب)، ۴۹۔ پیاس (ب)، ۵۰۔ پروئی (ب)، ۵۱۔ پست (ف)، ۵۲۔ پکار (ب)، ۵۳۔ پیٹ (ب)۔

ت

۵۴۔ تنبول (ف)، ۵۵۔ تبدیلی (ع)، ۵۶۔ تن (ع)، ۵۷۔ تماشہ (ت)، ۵۸۔ ترک (ع)، ۵۹۔ تربوزہ (ب)، ۶۰۔ ترے (ب)

ٹ

۶۱۔ ٹکسال (ب)، ۶۲۔ ٹکا (ب)، ۶۳۔ ٹپکنا (ب)، ۶۴۔ ٹوٹی (ب)، ۶۵۔ ٹول (ب)، ۶۶۔ ٹولا (ب)۔

ث

۶۷۔ ثابت (ع)۔

ج

۶۸۔ جنگ (ف)، ۶۹۔ جنجال (ب)، ۷۰۔ جگ مگ (ب)، ۷۱۔ جگایا (ب)، ۷۲۔ جمع (ع)، ۷۳۔ جواب (ع)، ۷۴۔ جاسوس (ع) ۷۵۔ جہاں (ب)، ۷۶۔ جہاز (ف)، ۷۷۔ جیتی (ب)، ۷۸۔ جوڑی (ب) ۷۹۔ جیسے (ب)۔

جھ

۸۰۔ جھروکہ (ب)، ۸۱۔ جھلک (ب)، ۸۲۔ جھلمل (ب)، ۸۳۔ جھوم (ب)۔

چ

۸۴۔ چنگ (ف)، ۸۵۔ چاند (ب)، ۸۶۔ چکھ (ب)، ۸۷۔ چٹک (ب)، ۸۸۔ چڑھائی (ب)، ۸۹۔ چمک (ب)، ۹۰۔ چرچا (ب)، ۹۱۔ چپلی (ب)، ۹۲۔ چام (ب)، ۹۳۔ چال (ب)، ۹۴۔ چکن (ب)، ۹۵۔ چُھنے (ب)، ۹۶۔ چوم (ب)، ۹۷۔ چکور (ب)، ۹۸۔ چور (ب)، ۹۹۔ چولی بند (ب)، ۱۰۰۔ چونک کر (ب)، ۱۰۱۔ چوکس (ب)، ۱۰۲۔ چوگان (ب)، ۱۰۳۔ چوسر (ب)۔

چھ

۱۰۴۔ چھاتی (ب)، ۱۰۵۔ چھاپ (ب)، ۱۰۶۔ چھپائے (ب)، ۱۰۷۔ چھوٹے (ب)، ۱۰۸۔ چھڑائے (ب)

ح

۱۰۹۔ حضور (ع)، ۱۱۰۔ حاجت (ع)، ۱۱۱۔ حال (ع)۔

خ

۱۱۲۔ خبر (ع)، ۱۱۳۔ خرچ (ب)، ۱۱۴۔ خصم (ع)، ۱۱۵۔ خاک (ف)، ۱۱۶۔ خانہ زاد (ف)، ۱۱۷۔ خیالی (ف)، ۱۱۸۔ خواری (ف)۔

د

۱۱۹۔ دغا (ف)، ۱۲۰۔ دمک (ب)، ۱۲۱۔ در (ف)، ۱۲۲۔ درد (ف)، ۱۲۳۔ دربان (ف)، ۱۲۴۔ درباری (ف)، ۱۲۵۔ درار (ب)، ۱۲۶۔ دری (ب)، ۱۲۷۔ دستار (ف)، ۱۲۸۔ دائی (ب)، ۱۲۹۔ داغ (ف)، ۱۳۰۔ داغی (ف)، ۱۳۱۔ داد (ف)، ۱۳۲۔ دام (ب)، ۱۳۳۔ دامن گیر (ف)، ۱۳۴۔ دارو (ف)، ۱۳۵۔ داہنی (ب)، ۱۳۶۔ دن (ب)، ۱۳۷۔ دیوان (ف)، ۱۳۸۔ دُر (ف)، ۱۳۹۔ دولہا (ب)، ۱۴۰۔ دلار (ب)۔

دھ

۱۴۱۔ دھان (ب)، ۱۴۲۔ دھوپ (ب)، ۱۴۳۔ دھوم (ب)۔

ر

۱۴۴۔ رنگ (ف)، ۱۴۵۔ رنگ بد (ف)، ۱۴۶۔ رکت۔ خون (ب)، ۱۴۷۔ رکھیان (ب)، ۱۴۸۔ رکھوار (ب)، ۱۴۹۔ رباب (ع)، ۱۵۰۔ رس (ب)، ۱۵۱۔ راگ (ب)، ۱۵۲۔ رُقعہ (ع)، ۱۵۳۔ رخ (ف)، ۱۵۴۔

روگ (ب)۔

ز

۱۵۵۔ زرد (ف)، ۱۵۶۔ زنجیر (ف)، ۱۵۷۔ زور (ف)۔

س

۱۵۸۔ سوار (ف)، ۱۵۹۔ سزا (پ)، ۱۶۰۔ سماج (ب)، ۱۶۱۔ سلاخ (ب)، ۱۶۲۔ ساجن (پ)، ۱۶۳۔ سلطان (ع)، ۱۶۴۔ سرتاج (ع)۔

ص

۱۶۵۔ صدقہ (ع)، ۱۶۶۔ صاحب (ع)۔

ض

۱۶۷۔ ضمانت (ع)۔

ط

۱۶۸۔ طلاق (ع)۔

ع

۱۶۹۔ عقل (ع)، ۱۷۰۔ عمل (ع)، ۱۷۱۔ عرض (ع)۔

غ

۱۷۲۔ غرض (ع)، ۱۷۳۔ غرضی (ع)، ۱۷۴۔ غریب (ع)، ۱۷۵۔
غریب نواز (ع)۔

ف

۱۷۶۔ فنڈ (ف)۔

پھ

۱۷۷۔ پھل ، ۱۷۸۔ پھلانگ

ق

۱۷۹۔ قدر (ع)، ۱۸۰۔ قرض (ع)، ۱۸۱۔ قفل (ع)، ۱۸۲۔
قید (ع)، ۱۸۳۔ قلعی (ع)۔

ک

۱۸۴۔ ککڑی (ب)، ۱۸۵۔ کدم (ب)، ۱۸۶۔ کلیجا (ب)،
۱۸۷۔ کشمیری (ب)، ۱۸۸۔ کانچ (ب)، ۱۸۹۔ کاجل (ب)، ۱۹۰۔
کم کم (ب)، ۱۹۱۔ کوتوال (ف)، ۱۹۲۔ کوٹھی (ب)، ۱۹۳۔ کوٹھی (ب)
۱۹۴۔ کون (ب)۔

کھ

۱۹۵۔ کھچڑی (ب)، ۱۹۶۔ کھٹائی (ب)، ۱۹۷۔ کھلونا (ب)، ۱۹۸۔

کھیچڑی (ب)، ۱۹۹۔ کھیت (ب)، ۲۰۰۔ کھیل (ب)، ۲۰۱۔ کھوج (ب)
۲۰۲۔ کھوپرا (ب)۔

گ

۲۰۳۔ گپّی (ب)، ۲۰۴۔ گجرا (ب)، ۲۰۵۔ گانٹھ (ب)، ۲۰۶۔ گرہ باز
(ف)، ۲۰۷۔ گوالن (ب)۔

گھ

۲۰۸۔ گھٹا (ب)، ۲۰۹۔ گھاٹ (ب)، ۲۱۰۔ گھونگھٹ (ب)۔

ل

۲۱۱۔ لنگور (ب)، ۲۱۲۔ لنگر (ف)، ۲۱۳۔ لگن (ف)، ۲۱۴۔ لپے (ب)۔

م

۲۱۵۔ من مانے (ب)، ۲۱۶۔ محل (ع)، ۲۱۷۔ مانگ پٹی (ب)
۲۱۸۔ مال (ع)، ۲۱۹۔ ملک (ع)، ۲۲۰۔ مجمل (ع)، ۲۲۱۔ محکم (ع)
۲۲۲۔ موسلا دھار (ب)، ۲۲۳۔ مہچنگ (ب)، ۲۲۴۔ محاسب (ع)
۲۲۵۔ مہمانی (ف)۔

ن

۲۲۶۔ نتی (ب)، ۲۲۷۔ نقیب (ع)، ۲۲۸۔ نظر (ع)، ۲۲۹۔ نزدیک (ف)، ۲۳۰۔ نفیری (ف)، ۲۳۱۔ نفع (ع)، ۲۳۲۔ نم (ف)، ۲۳۳۔ نرم (ف)، ۲۳۴۔ نام (ب)، ۲۳۵۔ نکما (ب)، ۲۳۶۔ نباہ (ب)، ۲۳۷۔ نہال (ف)، ۲۳۸۔ نیک (ف)، ۲۳۹۔ نیکی (ف)، ۲۴۰۔   (ف)۔

و

۲۴۱۔ وزیر (ف)، ۲۴۲۔ وہ (ب)۔

ہ

۲۴۳۔ ہماری (ب)، ۲۴۴۔ ہار (ب)، ۲۴۵۔ ہونہار (ب)، ۲۴۶۔ ہمیشہ (ف)۔

ی

۲۴۷۔ یار (ف)۔

سُوْرداس (قسط دوم)

۱۔ نوار، ۲۔ نوار۔ نوارڑ، ۳۔ نوالہ، ۴۔ نشانی، ۵۔ نشاستہ
۶۔ نشان، ۷۔ نشانہ، ۸۔ نسبت، ۹۔ انصاف، ۱۰۔ نسلنے۔ نقارہ۔
۱۱۔ نثار، ۱۲۔ نہایت، ۱۳۔ نہال، ۱۴۔ نہالی، ۱۵۔ نیم، ۱۶۔
نقصان، ۱۷۔ نکتہ، ۱۸۔ نقص، ۱۹۔ نمایندہ، ۲۰۔ نمائش،
۲۱۔ نمائشی، ۲۲۔ نسخہ، ۲۳۔ نور، ۲۴۔ نیک، ۲۵۔ نیکی، ۲۶۔
نیزہ، ۲۷۔ نیزہ بردار، ۲۸۔ نیستی، ۲۹۔ نوجوان، ۳۰۔ نوجوانی
۳۱۔ نوبت، ۳۲۔ نوبتی، ۳۳۔ نوشہ، ۳۴۔ نوشی۔ دولہن،
۳۵۔ پنجہ، ۳۶۔ پند، ۳۷۔ پگانہ، ۳۸۔ پناہ، ۳۹۔ پرکالہ، ۴۰
پرچہ، ۴۱۔ پروانہ، ۴۲۔ پرواہ، ۴۳۔ پرہیز، ۴۴۔ پری، ۴۵
پہل، ۴۶۔ پہلوان، ۴۷۔ پہلوانی، ۴۸۔ پادشاہ، ۴۹۔ پامال
۵۰۔ پامالی، ۵۱۔ پارسی، ۵۲۔ پاسنگ، ۵۳۔ پیادہ، ۵۴
فیروزہ، ۵۵۔ پستہ، ۵۶۔ پیر، ۵۷۔ پیری، ۵۸۔ پیسل،

۵۹۔ فیل بان، ۶۰۔ فیل پاؤ، ۶۱۔ پُرزہ، ۶۲۔ پُل، ۶۳۔ پشت، ۶۴۔
پُشتہ، ۶۵۔ پشتی، ۶۶۔ پیچ، ۶۷۔ پیش، ۶۸۔ پیشوا، ۶۹۔ پیش گاہ
۷۰۔ پیش کار، ۷۱۔ پیشوائی، ۷۲۔ پیشگی، ۷۳۔ پیشہ، ۷۴۔ پیش گوئی
۷۵۔ پیشی، ۷۶۔ پیش تر، ۷۷۔ پیغام، ۷۸۔ پیغمبر، ۷۹۔ پیدا،
۸۰۔ پیدائش، ۸۱۔ پیمائش، ۸۲۔ پیمانہ، ۸۳۔ پیروی، ۸۴۔
پیوند، ۸۵۔ پوچ، ۸۶۔ پوشاک، ۸۷۔ پوشیدہ، ۸۸۔ پوست
۸۹۔ پیازی، ۹۰۔ پیاز، ۹۱۔ فقط، ۹۲۔ فقیر، ۹۳۔ فجر، ۹۴۔
فضل، ۹۵۔ فضیحت، ۹۶۔ فضول، ۹۷۔ فخر، ۹۸۔ فقیری، ۹۹۔
فتومی، ۱۰۰۔ فرق، ۱۰۱۔ فرزیں، ۱۰۲۔ فرد، ۱۰۳۔ فرمائش، ۱۰۴۔
فرماں بردار، ۱۰۵۔ فرمائشی، ۱۰۶۔ فرمان، ۱۰۷۔ فرمانا، ۱۰۸۔ فرش
۱۰۹۔ فرش بند، ۱۱۰۔ فرشی، ۱۱۱۔ فراخ، ۱۱۲۔ فراغت، ۱۱۳۔ فراخت
(فراخی)، ۱۱۴۔ فراموش، ۱۱۵۔ فرار، ۱۱۶۔ فریاد، ۱۱۷۔ فریادی،
۱۱۸۔ فرشتہ، ۱۱۹۔ فریق، ۱۲۰۔ فریب، ۱۲۱۔ فروخت، ۱۲۲۔
فرض، ۱۲۳۔ فرد، ۱۲۴۔ فراش، ۱۲۵۔ فراشی، ۱۲۶۔ فلک،
۱۲۷۔ فصل، ۱۲۸۔ فصلی، ۱۲۹۔ فساد، ۱۳۰۔ فسادی، ۱۳۱۔
فصد، ۱۳۲۔ فاقہ، ۱۳۳۔ فاختہ، ۱۳۴۔ فانوس، ۱۳۵۔ فایدہ
۱۳۶۔ فارسی، ۱۳۷۔ فاصلہ، ۱۳۸۔ فالج، ۱۳۹۔ فاحشہ، ۱۴۰۔
فکر، ۱۴۱۔ فکری، ۱۴۲۔ فتنہ، ۱۴۳۔ فطرتی، ۱۴۴۔ فرقہ، ۱۴۵۔
فراق، ۱۴۶۔ پیل، ۱۴۷۔ فرصت، ۱۴۸۔ فیصلہ، ۱۴۹۔ فوطہ،

زمین کا کرایہ۔ فوہتہ، ۱۵۰۔ فوراً، ۱۵۱۔ فوج، ۱۵۲۔ بندہ،
۱۵۳۔ بندش، ۱۵۴۔ بندی چھوڑ، ۱۵۵۔ بندوبست، ۱۵۶۔
بخشیش، ۱۵۷۔ بخشنا، ۱۵۸۔ بقّال، ۱۵۹۔ بخرا، ۱۶۰۔ بخت
۱۶۱۔ بختر، ۱۶۲۔ بغل، ۱۶۳۔ بغاوت، ۱۶۴۔ بغیچی، ۱۶۵۔ باغ
۱۶۶۔ بغیر، ۱۶۷۔ بزاز، ۱۶۸۔ بجائے، ۱۶۹۔ بطور، ۱۷۰۔ بدراہ،
۱۷۱۔ بدن، ۱۷۲۔ بدنام، ۱۷۳۔ بدنامی، ۱۷۴۔ بدصورت، ۱۷۵۔
بدولت، ۱۷۶۔ بنام، ۱۷۷۔ برباد، ۱۷۸۔ برابر، ۱۷۹۔ برآمد،
۱۸۰۔ برائے، ۱۸۱۔ برف، ۱۸۲۔ بلند، ۱۸۳۔ بلا، ۱۸۴۔ بلکہ،
۱۸۵۔ بسر، ۱۸۶۔ بہار، ۱۸۷۔ با، ۱۸۸۔ بعض، ۱۸۹۔ باز، ۱۹۰۔
بازار، ۱۹۱۔ بازی، ۱۹۲۔ بادشاہ، ۱۹۳۔ بادی، ۱۹۴۔ بافتہ۔ کپڑا،
۱۹۵۔ بابت، ۱۹۶۔ بام، ۱۹۷۔ باریک، ۱۹۸۔ بارش، ۱۹۹۔ بارے
میں، ۲۰۰۔ بےچارے، ۲۰۱۔ برادری، ۲۰۲۔ بساطی، ۲۰۳۔
بےحد، ۲۰۴۔ بخار، ۲۰۵۔ بزدل، ۲۰۶۔ بزرگ، ۲۰۷۔ بُرقع،
۲۰۸۔ بُلبل، ۲۰۹۔ بُلاق، ۲۱۰۔ بُلاقی، ۲۱۱۔ بو، ۲۱۲۔ بےقرار،
۲۱۳۔ بےکس، ۲۱۴۔ بےکاج، ۲۱۵۔ بےادب، ۲۱۶۔ بےعزّت
۲۱۷۔ بےعزّتی، ۲۱۸۔ بےآبرو، ۲۱۹۔ بےایمان، ۲۲۰۔ بےایمانی
۲۲۱۔ بیگم، ۲۲۲۔ بےگانہ، ۲۲۳۔ بےگار، ۲۲۴۔ بےگناہ، ۲۲۵
بےچارہ، ۲۲۶۔ بےچین، ۲۲۷۔ بےچینی، ۲۲۸۔ بےتکلف، ۲۲۹۔
بےطرح، ۲۳۰۔ بےتحاشا، ۲۳۱۔ بےتاب، ۲۳۲۔ بےدم،

۲۳۳۔ بے درد، ۲۳۴۔ بے دانہ، ۲۳۵۔ بے نمونہ، ۲۳۶۔ بے فکرا
۲۳۷۔ بے پرواہی، ۲۳۸۔ بے فائدہ، ۲۳۹۔ بے باق، ۲۴۰۔ بر،
۲۴۱۔ بے تخت، ۲۴۲۔ بے رحم، ۲۴۳۔ بیل دار، ۲۴۴۔ بے وقوف
۲۴۵۔ بے وقت، ۲۴۶۔ بیوہ، ۲۴۷۔ بے شعور، ۲۴۸۔ بے شک،
۲۴۹۔ بیش قیمتی، ۲۵۰۔ بے شرم، ۲۵۱۔ بے شرمی، ۲۵۲۔ بیشی،
۲۵۳۔ بے شمار، ۲۵۴۔ بے صبرا، ۲۵۵۔ بے سزا، ۲۵۶۔ بہتر،
۲۵۷۔ بے حد، ۲۵۸۔ بے حیا، ۲۵۹۔ بے حساب، ۲۶۰۔ بے ہوش
۲۶۱۔ بیج، ۲۶۲۔ بوریا، ۲۶۳۔ بہشت، ۲۶۴۔ منزل، ۲۶۵۔ مکر،
۲۶۶۔ منظور، ۲۶۷۔ مکان، ۲۶۸۔ مکّار، ۲۶۹۔ مغز، ۲۷۰۔ مجمع،
۲۷۱۔ مجلس، ۲۷۲۔ مضمون، ۲۷۳۔ مذہب، ۲۷۴۔ مزا، ۲۷۵۔ مذاق،
۲۷۶۔ مجال، ۲۷۷۔ مزار، ۲۷۸۔ مزے دار، ۲۷۹۔ مدرسہ، ۲۸۰۔ مداری
۲۸۱۔ منشا، ۲۸۲۔ منصب، ۲۸۳۔ منصب دار، ۲۸۴۔ محسوس،
۲۸۵۔ منصوبہ، ۲۸۶۔ منصور، ۲۸۷۔ مرض، ۲۸۸۔ مرضی، ۲۸۹۔
مردانہ، ۲۹۰۔ مردانگی، ۲۹۱۔ مرد، ۲۹۲۔ مرتبہ، ۲۹۳۔ مرثیہ،
۲۹۴۔ مرہم، ۲۹۵۔ ملال، ۲۹۶۔ ملک، ۲۹۷۔ ملکہ، ۲۹۸۔ ملیدہ
۲۹۹۔ ملول، ۳۰۰۔ ملاح، ۳۰۱۔ مواد، ۳۰۲۔ مویشی، ۳۰۳۔ مشہور،
۳۰۴۔ مشعل، ۳۰۵۔ مشعلچی، ۳۰۶۔ مشق، ۳۰۷۔ مشک، ۳۰۸۔ مصقلہ
۳۰۹۔ مسکین، ۳۱۰۔ مسخرا، ۳۱۱۔ مسجد، ۳۱۲۔ مسند، ۳۱۳۔ مسل، ۳۱۴
مثلاً، ۳۱۵۔ مسئلہ، ۳۱۶۔ مسودہ، ۳۱۷۔ مثال، ۳۱۸۔ مسالہ،

۳۱۹۔مست، ۳۲۰۔محض، ۳۲۱۔محکم، ۳۲۲۔مستی، ۳۲۳۔مہتاب،
۳۲۴۔محفل، ۳۲۵۔محبوب، ۳۲۶۔محبوبہ، ۳۲۷۔محمدی، ۳۲۸۔مہر
۳۲۹۔محراب، ۳۳۰۔محرم، ۳۳۱۔مہر، ۳۳۲۔مہمانی، ۳۳۳۔مہمان،
۳۳۴۔محل، ۳۳۵۔محل سرا، ۳۳۶۔محلی محلیان، ۳۳۷۔محاصل،
۳۳۸۔محسوس، ۳۳۹۔محاورہ، ۳۴۰۔موہوم، ۳۴۱۔مہرہ، ۳۴۲
ماندہ، ۳۴۳۔ماجرا، ۳۴۴۔مات، ۳۴۵۔ماتم، ۳۴۶۔مدعا،
۳۴۷۔مادر، ۳۴۸۔معنی، ۳۴۹۔معاف، ۳۵۰۔موافق، ۳۵۱۔
معانی، ۳۵۲۔معاملہ، ۳۵۳۔ماما، ۳۵۴۔معمولی، ۳۵۵۔مایل،
۳۵۶۔مایوسی، ۳۵۷۔مال گزاری، ۳۵۸۔معلوم، ۳۵۹۔مالش،
۳۶۰۔مالامال، ۳۶۱۔مالک، ۳۶۲۔معشوق، ۳۶۳۔ماہ، ۳۶۴
ماہوار، ۳۶۵۔مزاج، ۳۶۶۔مرزئی، ۳۶۷۔میاں، ۳۶۸۔میعاد
۳۶۹۔میاں مٹھو، ۳۷۰۔مِرزا، ۳۷۱۔مِلک، ۳۷۲۔ملک، ۳۷۳
مستی، ۳۷۴۔میزان، ۳۷۵۔مینا، ۳۷۶۔میر، ۳۷۷۔مقدمہ،
۳۷۸۔مقرر، ۳۷۹۔مقابلہ، ۳۸۰۔مقام، ۳۸۱۔مجری، ۳۸۲۔مدام،
۳۸۳۔مدامی، ۳۸۴۔مدعی، ۳۸۵۔مدت، ۳۸۶۔مفت، ۳۸۷۔
مبارک، ۳۸۸۔ممکن، ۳۸۹۔منادی، ۳۹۰۔منقّے، ۳۹۱۔منافع
۳۹۲۔منادی، ۳۹۳۔مناسب، ۳۹۴۔مفت، ۳۹۵۔مرغا،
۳۹۶۔مرغابی، ۳۹۷۔مراد، ۳۹۸۔مُردنی، ۳۹۹۔ملازم، ۴۰۰۔
ملتوی، ۴۰۱۔مولانا، ۴۰۲۔ملمّع، ۴۰۳۔ملا، ۴۰۴۔ملک، ۴۰۵

ملاحظ، ۴۰۶۔مشک، ۴۰۷۔مشکی، ۴۰۸۔مشت، ۴۰۹۔مشجّر،
۴۱۰۔مسلمان، ۴۱۱۔مصوری، ۴۱۲۔مسافر، ۴۱۳۔مصاحب، ۴۱۴۔
محاسب، ۴۱۵۔مصیبت، ۴۱۶۔محکم، ۴۱۷۔متوفی، ۴۱۸۔مستعد،
۴۱۹۔مستقل، ۴۲۰۔مشکل، ۴۲۱۔محتاج، ۴۲۲۔محبت، ۴۲۳۔مجمد
۴۲۴۔محرم، ۴۲۵۔محرمی، ۴۲۶۔محرر، ۴۲۷۔محاصل، ۴۲۸۔محال
۴۲۹۔محاورہ، ۴۳۰۔محاسبہ، ۴۳۱۔میدا، ۴۳۲۔معمار، ۴۳۳۔
میوہ، ۴۳۴۔میوہ باقی، ۴۳۵۔محنت، ۴۳۶۔محنتانہ، ۴۳۷۔
مہتر، ۴۳۸۔مہمان، ۴۳۹۔مہمان داری، ۴۴۰۔مہر، ۴۴۱۔مہربانی
۴۴۲۔میدان، ۴۴۳۔موزہ، ۴۴۴۔مورچہ، ۴۴۵۔موم، ۴۴۶۔
مہلت، ۴۴۷۔موقع، ۴۴۸۔موت، ۴۴۹۔موج، ۴۵۰۔موسیقی
۴۵۱۔مولوی، ۴۵۲۔موسم، ۴۵۳۔میانی، ۴۵۴۔مولا، ۴۵۵۔
یکایک، ۴۵۶۔یقین، ۴۵۷۔یتیم، ۴۵۸۔یا، ۴۵۹۔یادگار،
۴۶۰۔یادداشت، ۴۶۱۔یا، ۴۶۲۔یارانہ، ۴۶۳۔یاری، ۴۶۴
رنگین، ۴۶۵۔رنگ ریز، ۴۶۶۔رنجش، ۴۶۷۔رنجیدہ، ۴۶۸۔
رنج، ۴۶۹۔رقم، ۴۷۰۔رئیس، ۴۷۱۔رئیسی، ۴۷۲۔رقبہ،
۴۷۳۔رکاب، ۴۷۴۔رگ، ۴۷۵۔رگ ریشہ، ۴۷۶۔رد، ۴۷۷
ردّی، ۴۷۸۔رفیع، ۴۷۹۔رب، ۴۸۰۔ربط، ۴۸۱۔رمق،
۴۸۲۔رمل، ۴۸۳۔رموز، ۴۸۴۔رمّال، ۴۸۵۔رعیت،
۴۸۶۔روادار، ۴۸۷۔رواں، ۴۸۸۔روتّہ، ۴۸۹۔رشک،

۴۹۰۔ رسائی، ۴۹۱۔ رسید، ۴۹۲۔ رسول، ۴۹۳۔ رسم، ۴۹۴۔
رحمٰن، ۴۹۵۔ رحل، ۴۹۶۔ رحم، ۴۹۷۔ رحیم، ۴۹۸۔ راست
۴۹۹۔ راستہ، ۵۰۰۔ راس، ۵۰۱۔ راہ، ۵۰۲۔ راہ گیر، ۵۰۳۔
راہ چلنا، ۵۰۴۔ راہ چورنگی، ۵۰۵۔ راہ زنی، ۵۰۶۔ راہی،
۵۰۷۔ رند، ۵۰۸۔ رعایت، ۵۰۹۔ رعایا، ۵۱۰۔ روانی، ۵۱۱۔
ریاست، ۵۱۲۔ رشتہ، ۵۱۳۔ رواج، ۵۱۴۔ رشتہ دار، ۵۱۵۔ رشتہ
داری، ۵۱۶۔ رشوت، ۵۱۷۔ رسال، ۵۱۸۔ رسالہ، ۵۱۹۔ رہائی،
۵۲۰۔ رہا، ۵۲۱۔ رخ، ۵۲۲۔ رخصت، ۵۲۳۔ رستم، ۵۲۴۔ رسوائی
۵۲۵۔ رسوا، ۵۲۶۔ روبرو، ۵۲۷۔ روم، ۵۲۸۔ رومال، ۵۲۹۔
روح، ۵۳۰۔ رومی، ۵۳۱۔ ریختہ، ۵۳۲۔ ریگ، ۵۳۳۔ ریزہ،
۵۳۴۔ ریگستان، ۵۳۵۔ ریشم، ۵۳۶۔ ریشمی، ۵۳۷۔ ریشہ،
۵۳۸۔ رہن، ۵۳۹۔ روشن، ۵۴۰۔ روزہ، ۵۴۱۔ روزمرّہ،
۵۴۲۔ روزگار، ۵۴۳۔ روز، ۵۴۴۔ روزانہ، ۵۴۵۔ روزینہ
۵۴۶۔ رعب، ۵۴۷۔ رو، ۵۴۸۔ روغن، ۵۴۹۔ روزہ، ۵۵۰۔
روشنی، ۵۵۱۔ روش، ۵۵۲۔ لنگ، ۵۵۳۔ لنگور، ۵۵۴۔ لقوہ
۵۵۵۔ لقا (کبوتر)، ۵۵۶۔ لخلخہ، ۵۵۷۔ لگام، ۵۵۸۔ لذیذ،
۵۵۹۔ لشکر، ۵۶۰۔ لوازمہ، ۵۶۱۔ لمحہ، ۵۶۲۔ لازم، ۵۶۳۔ لازم
۵۶۴۔ لاچاری، ۵۶۵۔ لاجواب، ۵۶۶۔ لازمی، ۵۶۷۔ لام، ۵۶۸۔
لال، ۵۶۹۔ لالہ، ۵۷۰۔ لاؤ لشکر، ۵۷۱۔ لاش، ۵۷۲۔ لاوارث

۵۷۳۔ لاثانی، ۵۷۴۔ لیے، ۵۷۵۔ لباس، ۵۷۶۔ لحاظ، ۵۷۷۔
لہٰذا، ۵۷۸۔ لحاف، ۵۷۹۔ لعاب، ۵۸۰۔ لوبان، ۵۸۱۔ وکیل
۵۸۲۔ وکالت، ۵۸۳۔ وزن، ۵۸۴۔ وجود، ۵۸۵۔ وطن،
۵۸۶۔ وزیر، ۵۸۷۔ وجہ، ۵۸۸۔ وضع، ۵۸۹۔ وظیفہ، ۵۹۰۔
ولی، ۵۹۱۔ ولد، ۵۹۲۔ ولدیت، ۵۹۳۔ وثیقہ، ۵۹۴۔ وصولی
۵۹۵۔ وصف، ۵۹۶۔ وہم، ۵۹۷۔ وہمی، ۵۹۸۔ وحشت، ۵۹۹
وحشی، ۶۰۰۔ واقعی، ۶۰۱۔ واقعہ، ۶۰۲۔ واقف، ۶۰۳۔ والدین
۶۰۴۔ واویلا، ۶۰۵۔ واصل، ۶۰۶۔ واسطے، ۶۰۷۔ واہ، ۶۰۸۔ وداع
۶۰۹۔ شگوفہ، ۶۱۰۔ شطرنج، ۶۱۱۔ شفا، ۶۱۲۔ شب، ۶۱۳۔ شبینہ،
۶۱۴۔ شباب، ۶۱۵۔ شرمندہ، ۶۱۶۔ شراب، ۶۱۷۔ شرم، ۶۱۸۔
شرابی، ۶۱۹۔ شرابور، ۶۲۰۔ شرارت، ۶۲۱۔ شریف، ۶۲۲۔ شرط،
۶۲۳۔ شرطیہ، ۶۲۴۔ شرمیلا، ۶۲۵۔ شہنائی، ۶۲۶۔ شہر، ۶۲۷۔
شہر پناہ، ۶۲۸۔ شہری، ۶۲۹۔ شہنشاہ، ۶۳۰۔ شاہ، ۶۳۱۔ شہزادہ
۶۳۲۔ شہ زور، ۶۳۳۔ شہ زوری، ۶۳۴۔ شہتیر، ۶۳۵۔ شہد، ۶۳۶
شہادت، ۶۳۷۔ شہسوار، ۶۳۸۔ شہید، ۶۳۹۔ شان، ۶۴۰۔ شاندار،
۶۴۱۔ شاباش، ۶۴۲۔ شاباشی، ۶۴۳۔ شاعر، ۶۴۴۔ شاعری،
۶۴۵۔ شامل، ۶۴۶۔ شایق، ۶۴۷۔ شاید، ۶۴۸۔ شائع، ۶۴۹۔
شال، ۶۵۰۔ شکنجبین، ۶۵۱۔ شکنجہ، ۶۵۲۔ شاہی، ۶۵۳۔ شاہدرہ
۶۵۴۔ شکن، ۶۵۵۔ شکمی، ۶۵۶۔ شکرا، ۶۵۷۔ شکست، ۶۵۸

شکستہ، ۶۵۹۔ شکار، ۶۶۰۔ شکاری، ۶۶۱۔ شرکت، ۶۶۲۔ شیشم،
۶۶۳۔ شیشہ، ۶۶۴۔ شکرانہ، ۶۶۵۔ شکر گزار، ۶۶۶۔ شروع، ۶۶۷۔ شہ،
۶۶۸۔ شمار، ۶۶۹۔ شیخی، ۶۷۰۔ شیخی باز، ۶۷۱۔ شیر، ۶۷۲۔ شیر دہان، ۶۷۳
شیر پنجہ، ۶۷۴۔ شیر بچہ، ۶۷۵۔ شیر ببر، ۶۷۶۔ شیطانی، ۶۷۷۔ شور،
۶۷۸۔ شوربہ، ۶۷۹۔ شورہ، ۶۸۰۔ شورہ پشت، ۶۸۱۔ شعلہ، ۶۸۲۔
شوشہ، ۶۸۳۔ شہرہ، ۶۸۴۔ شہرت، ۶۸۵۔ شہرہ، ۶۸۶۔ شوق، ۶۸۷
شوکت، ۶۸۸۔ شوقیہ، ۶۸۹۔ شوقین، ۶۹۰۔ سنگترہ، ۶۹۱۔ سنگتراش
۶۹۲۔ سنگ دل، ۶۹۳۔ سنگ دلی، ۶۹۴۔ سنگ موسیٰ، ۶۹۵۔ سنگ مرمر،
۶۹۶۔ سنگا خندق، ۶۹۷۔ سنگین، ۶۹۸۔ سنجیدہ، ۶۹۹۔ سنجاف، ۷۰۰۔
صندل، ۷۰۱۔ صندلی، ۷۰۲۔ سقہ، ۷۰۳۔ سکونت، ۷۰۴۔ سخن تکیہ،
۷۰۵۔ سخی، ۷۰۶۔ سخت، ۷۰۷۔ ستون، ۷۰۸۔ صدمہ، ۷۰۹۔ صدر، ۷۱۰
صداقت، ۷۱۱۔ صدی، ۷۱۲۔ صنم، ۷۱۳۔ صف، ۷۱۴۔ سفر، ۷۱۵۔
صفا، ۷۱۶۔ سفید، ۷۱۷۔ سفیدہ، ۷۱۸۔ سبق، ۷۹۱۔ سبب، ۷۲۰۔ صبر
۷۲۱۔ سبیل، ۷۲۲۔ ثبوت، ۷۲۳۔ سبز، ۷۲۴۔ سبزی، ۷۲۵۔ سرکش
۷۲۶۔ سرکار، ۷۲۷۔ سرکاری، ۷۲۸۔ سرخط۔ کاغذ قانونی، ۷۲۹۔ سرغنہ
۷۳۰۔ سرگرم، ۷۳۱۔ سرگرمی، ۷۳۲۔ سرزور، ۷۳۳۔ سرور، ۷۳۴۔ سردار
۷۳۵۔ سردی، ۷۳۶۔ سرپیچ، ۷۳۷۔ سردست، ۷۳۸۔ سرپرستی، ۷۳۹۔
سرنامہ، ۷۴۰۔ سرپنچ، ۷۴۱۔ سرمایہ، ۷۴۲۔ سرسری، ۷۴۳۔ سرسبز
۷۴۴۔ سرسام، ۷۴۵۔ سرہنگ، ۷۴۶۔ صراف، ۷۴۷۔ سرہنگی، ۷۴۸

سرحد، ۷۴۹۔سرائے، ۷۵۰۔سراسر، ۷۵۱۔شریف، ۷۵۲۔سرور،
۷۵۳۔سریس، ۷۵۴۔سروکار، ۷۵۵۔سرود، ۷۵۶۔سرد، ۷۵۷۔صرف،
۷۵۸۔صرفہ، ۷۵۹۔سلاخ، ۷۶۰۔سلام، ۷۶۱۔سلامت، ۷۶۲۔سلامتی
۷۶۳۔صلاح، ۷۶۴۔صلاح کار، ۷۶۵۔سلیقہ، ۷۶۶۔سلیس، ۷۶۷۔سلوک
۷۶۸۔سواری، ۷۶۹۔سوار، ۷۷۰۔ثواب، ۷۷۱۔سوال جواب، ۷۷۲۔
سوال، ۷۷۳۔صحن، ۷۷۴۔سہم، ۷۷۵۔سحر، ۷۷۶۔سہل، ۷۷۷۔سہانی
۷۷۸۔صحیح، ۷۷۹۔صحیح سلامت، ۷۸۰۔سہولیت، ۷۸۱۔ساکن،
۷۸۲۔ساقی، ۷۸۳۔ساز، ۷۸۴۔سازش، ۷۸۵۔سازندہ، ۷۸۶۔
سازبان، ۷۸۷۔سادہ۔ ۷۸۸۔شادی، ۷۸۹۔ثابت، ۷۹۰۔سابقہ
۷۹۱۔صابن، ۷۹۲۔صافہ پگڑی، ۷۹۳۔صاف، ۷۹۴۔صابودانہ
۷۹۵۔سایل، ۷۹۶۔صاحب، ۷۹۷۔سائبان، ۷۹۸۔سایہ، ۷۹۹۔
سال، ۸۰۰۔صاجزادہ، ۸۰۱۔صاحب سلامت، ۸۰۲۔ساحل،
۸۰۳۔ساحل (دیوار کو سیدھے ناپنے کا آلہ)، ۸۰۴۔صیقل، ۸۰۵۔
سکہ، سجدہ سجدہ، ۸۰۷۔ستم، ۸۰۸۔ستم گر، ۸۰۹۔ستارہ، ۸۱۰۔ستاریا
۸۱۱۔ستارۂ ہند، ۸۱۲۔سپہ سالار، ۸۱۳۔سپر، ۸۱۴۔سناں، ۸۱۵
سپاہی، ۸۱۶۔سپاہ، ۸۱۷۔سی پارہ، ۸۱۸۔صفر، ۸۱۹۔صفت
۸۲۰۔سفارش، ۸۲۱۔سفارشی، ۸۲۲۔سرکہ، ۸۲۳۔صرف، ۸۲۴
سلسلہ، ۸۲۵۔اسلحہ، ۸۲۶۔سلاخ، ۸۲۷۔سبقت، ۸۲۸۔سیخ چہ
۸۲۹۔صیغہ، ۸۳۰۔سینہ، ۸۳۱۔شیرنی، ۸۳۲۔شتر نال، ۸۳۳۔شتر

٨٣٤۔صبح، ٨٣٥۔سبحان اللہ، ٨٣٦۔سبک، ٨٣٧۔سُم، ٨٣٨۔سرمہ
و ٨٣٩۔سرموش۔سلاتی، ٨٤٠۔سرخرو، ٨٤١۔سرخاب، ٨٤٢۔سلطانی
٨٤٣۔سلطان، ٨٤٤۔صلح، ٨٤٥۔صلح نامہ، ٨٤٦۔سلیمانی، ٨٤٧۔
صدف، ٨٤٨۔صوفی، ٨٤٩۔صوبے داری، ٨٥٠۔شوم، ٨٥١۔
صورت، ٨٥٢۔شیخ، ٨٥٣۔شیخاوت، ٨٥٤۔سیب، ٨٥٥۔سیر
٨٥٦۔سرسر۔تاش کاکھیل،تین بادشاہ، ٨٥٧۔سہہ، ٨٥٨۔سیف
٨٥٩۔سیل، ٨٦٠۔سیلاب، ٨٦١۔شوخ، ٨٦٢۔سوختہ، ٨٦٣۔سوزن
٨٦٤۔سوسن، ٨٦٥۔صحبت، ٨٦٦۔سودا، ٨٦٧۔سوداگر، ٨٦٨۔
سوداگری، ٨٦٩۔سیاپا، ٨٧٠۔سپاسنامہ، ٨٧١۔سیاہی، ٨٧٢۔
حق، ٨٧٣۔حق دار، ٨٧٤۔حق ناحق، ٨٧٥۔حقیقت، ٨٧٦۔
حقیقی، ٨٧٧۔حکیم، ٨٧٨۔حکیمی، ٨٧٩۔حقیر، ٨٨٠۔حکومت،
٨٨١۔حقہ، ٨٨٢۔حج، ٨٨٣۔حضور، ٨٨٤۔ہجوم، ٨٨٥۔ہزار
٨٨٦۔ہزارہ، ٨٨٧۔ہزارہا، ٨٨٨۔حجامت، ٨٨٩۔ہضم، ٨٩٠
حضرت، ٨٩١۔ہجو، ٨٩٢۔حضوری، ٨٩٣۔ہتک، ٨٩٤۔حسد،
٨٩٥۔حدیث، ٨٩٦۔حارث، ٨٩٧۔حد، ٨٩٨۔ہنوز، ٨٩٩
ہفتہ، ٩٠٠۔حبیب، ٩٠١۔حبشی، ٩٠٢۔ہم (ہم رنگ وغیرہ)،
٩٠٣۔ہمدرد، ٩٠٤۔ہمدردی، ٩٠٥۔ہم نوالہ، ٩٠٦۔حبس،
٩٠٧۔ہمراہ، ٩٠٨۔حبوب، ٩٠٩۔حملہ، ٩١٠۔ہموار، ٩١١۔ہمسایہ
٩١٢۔ہمسر، ٩١٣۔حمام، ٩١٤۔حمد، ٩١٥۔ہمیشہ، ٩١٦۔حمائل،

۹۱۰۔ جمال، ۹۱۸۔ حیاداری، ۹۱۹۔ حیا، ۹۲۰۔ ہرکارہ، ۹۲۱۔ ہرگز
۹۲۲۔ ہرچند، ۹۲۳۔ ہر، ۹۲۴۔ ہرجائی، ۹۲۵۔ ہرجانہ، ۹۲۶۔
حرم، ۹۲۷۔ حریر، ۹۲۸۔ حرام، ۹۲۹۔ حرامی، ۹۳۰۔ حرام خور،
۹۳۱۔ حرام زادہ، ۹۳۲۔ ہراول، ۹۳۳۔ ہراس، ۹۳۴۔ حرارت
۹۳۵۔ حریرہ، ۹۳۶۔ حروف، ۹۳۷۔ ہرج، ۹۳۸۔ حلق، ۹۳۹۔
حلوہ، ۹۴۰۔ حلوائی، ۹۴۱۔ ہلاک، ۹۴۲۔ حلال، ۹۴۳۔ حلیم،
۹۴۴۔ حلوفہ۔ علوفہ (مٹھائی)، ۹۴۵۔ ہوس، ۹۴۶۔ ہوا، ۹۴۷۔
ہوائی، ۹۴۸۔ حوالہ، ۹۴۹۔ حویلی، ۹۵۰۔ حسب، ۹۵۱۔ حواس
۹۵۲۔ حوالات، ۹۵۳۔ حسرت، ۹۵۴۔ حسین، ۹۵۵۔ اصیل،
۹۵۶۔ ہستی، ۹۵۷۔ حاجت، ۹۵۸۔ حاکم، ۹۵۹۔ ہاضمہ،
۹۶۰۔ حاضر جواب، ۹۶۱۔ حاضر جوابی، ۹۶۲۔ حاجی، ۹۶۳۔ حادثہ
۹۶۴۔ حاضری، ۹۶۵۔ حایل، ۹۶۶۔ حافظ، ۹۶۷۔ حال، ۹۶۸۔
حالت، ۹۶۹۔ حالانکہ، ۹۷۰۔ حالی، ۹۷۱۔ حاصل، ۹۷۲۔
حاشیہ، ۹۷۳۔ ہند، ۹۷۴۔ ہندی، ۹۷۵۔ ہندوستان،
۹۷۶۔ ہندوستانی، ۹۷۷۔ ہندو، ۹۷۸۔ ہندوی، ۹۷۹۔ ہندوپن
۹۸۰۔ حکمت، ۹۸۱۔ حکمی، ۹۸۲۔ ہجری، ۹۸۳۔ ہجر، ۹۸۴۔ حنا،
۹۸۵۔ حفاظت، ۹۸۶۔ حمایت، ۹۸۷۔ حمایتی، ۹۸۸۔ ہمت،
۹۸۹۔ ہمتی، ۹۹۰۔ ہراساں، ۹۹۱۔ حساب، ۹۹۲۔ حساب کتاب
۹۹۳۔ حصہ، ۹۹۴۔ حصہ دار، ۹۹۵۔ حصہ داری، ۹۹۶۔ حیلہ

۹۹۷۔ حکم، ۹۹۸۔ حکم نامہ، ۹۹۹۔ حکم بردار، ۱۰۰۰۔ حکم برادری،
۱۰۰۱۔ حکمی، ۱۰۰۲۔ حجت، ۱۰۰۳۔ حجتی، ۱۰۰۴۔ ہُڑ ہُڑ، ۱۰۰۵۔
ہنرمند، ۱۰۰۶۔ حب، ۱۰۰۷۔ ہما، ۱۰۰۸۔ حرمت، ۱۰۰۹۔ حور،
۱۰۱۰۔ ہوشیار، ۱۰۱۱۔ حسن، ۱۰۱۲۔ ہوبہو، ۱۰۱۳۔ ہوش، ۱۰۱۴۔
ہوش حواس، ۱۰۱۵۔ ہوشیاری، ۱۰۱۶۔ ہوش، ۱۰۱۷۔ ہودہ،
۱۰۱۸۔ ہولا، ۱۰۱۹۔ حولدار، ۱۰۲۰۔ حوصلہ۔

تلسی کے کلام کے عربی، فارسی اور ترکی الفاظ کی فہرست

عربی :- ع

فارسی :- ف

ترکی :- ت

عام بول چال کے الفاظ :- ب

الف

۱۔ اندیشہ (ف)، ۲۔ عکس (ع)، ۳۔ اکثر (ع)، ۴۔ انجان (ب)، ۵۔ اب (ب)، ٦۔ امان (ع)، ۷۔ اسباب (ع)، ۸۔ آنکھ (ب)، ۹۔ آنگن (ب)، ۱۰۔ آنچل (ب)، ۱۱۔ آن (ع)، ۱۲۔ آنا (ب)، ۱۳۔ آپ (ب)، ۱۴۔ آم (ف)، ۱۵۔ آرام (ف)، ۱٦۔ آسرا (ب)، ۱۷۔ اعتراض (ع)، ۱۸۔ اس (ب)، ۱۹۔ اجاگر (ب)، ۲۰۔ ایسا (ب)۔

ب

۲۱۔ بند، ۲۲۔ بندی، ۲۳۔ بخشش، ۲۴۔ بزاز

(ع)، ۲۵۔ بازاری (ف)، ۲۶۔ بڑا (ب)، ۲۷۔ بد (ف)، ۲۸۔ بدن (ف)، ۲۹۔ بدی (ف)، ۳۰۔ برزور (ف)، ۳۱۔ برات (ب)، ۳۲۔ بربری (ف) ۳۳۔ بلائی (ع)، ۳۴۔ بسیرا (ب)، ۳۵۔ بستی (ب)، ۳۶۔ بہن (ب)، ۳۷۔ بحال (ف)، ۳۸۔ بحری (ع)، ۳۹۔ باغ (ف)، ۴۰۔ باغبان (ف)، ۴۱۔ باز (ب)، ۴۲۔ بعض (ب)، ۴۳۔ بازار (ف)، ۴۴۔ بازی (ف)، ۴۵۔ بات (ب)، ۴۶۔ بادل (ب)، ۴۷۔ بار (ف)، ۴۸۔ باریک (ف) ۴۹۔ وداع (ع)، ۵۰۔ بے باقی (ع)، ۵۱۔ بے حال (ف)، ۵۲۔ بیج (ب)، ۵۳۔ بیچ (ب)، ۵۴۔ بیتا (ب)، ۵۵۔ بگاڑ (ب)، ۵۶۔ بیٹا (ب)، ۵۷۔ بھول (ب)۔

پ

۵۸۔ پنکھ (ب)، ۵۹۔ پدوی (ب)، ۶۰۔ پر (ف)، ۶۱۔ پرچہ (ب) ۶۲۔ پردہ (ف)، ۶۳۔ پروانہ (ب)، ۶۴۔ پرواہ (ف)، ۶۵۔ پاک (ف)، ۶۶۔ پانی (ب)، ۶۷۔ پیارا (ب)، ۶۸۔ پیاس (ب)، ۶۹۔ پیل (ف)، ۷۰۔ پکار (ب)، ۷۱۔ پوچ (ف)۔

ت

۷۲۔ تکیہ (ف)، ۷۳۔ تن (ف)، ۷۴۔ تب (ب)، ۷۵۔ تار (ف)، ۷۶۔ تاج (ع)، ۷۷۔ تازی (ف)، ۷۸۔ تل (ب)، ۷۹۔ تم (ب)، ۸۰۔ تیز (ف)

۸۱۔ تھکان (ب)۔

ج

۸۲۔ جماعت (ع)، ۸۳۔ جہاں (ف)، ۸۴۔ جہاز (ف)، ۸۵۔ جا (ف)، ۸۶۔ جاگ جائے گا (ف)، ۸۷۔ جان (ف)، ۸۸۔ جانی (ف)، ۸۹۔ جامہ (ف)، ۹۰۔ جام (ف)، ۹۱۔ جن (ع)۔

چ

۹۲۔ چنگ (ف)، ۹۳۔ چنگل (ب)، ۹۴۔ چرغ (ف)، ۹۵۔ چالاکی (ف)، ۹۶۔ چارگی (ف)، ۹۷۔ چارہ (ف)، ۹۸۔ چور (ب)، ۹۹۔ چوک (ب)، ۱۰۰۔ چوگان (ف)۔

ح

۱۰۱۔ حال (ع)۔

خ

۱۰۲۔ خطا (ع)، ۱۰۳۔ خرگوش (ف)، ۱۰۴۔ خالی (ع)، ۱۰۵۔ خواص (ع)، ۱۰۶۔ خس (ف)، ۱۰۷۔ خاک (ف)، ۱۰۸۔ خاصا (ع)، ۱۰۹۔ خاص (ع)، ۱۱۰۔ خوار (ع)، ۱۱۱۔ خواری (ف)، ۱۱۲۔ خوب (ف)۔

د

۱۱۳۔ داغا(ع)، ۱۱۴۔ دغاباز(ف)، ۱۱۵۔دم(ف)، ۱۱۶۔ دمامہ(ف)
۱۱۷۔ در(ف)، ۱۱۸۔ درد(ف)، ۱۱۹۔ دربار(ف)، ۱۲۰۔ درار(ب)،
۱۲۱۔ دراز(ف)، ۱۲۲۔ دریا(ف)، ۱۲۳۔ دوا(ف)، ۱۲۴۔ داغ(ف)،
۱۲۵۔ دام(ف)، ۱۲۶۔ دارو(ف)، ۱۲۷۔ دین(ع)، ۱۲۸۔ دن(ب)
۱۲۹۔ دل(ف)، ۱۳۰۔ دنیا(ع)، ۱۳۱۔ دور(ب)، ۱۳۲۔ دولہا(ب)، ۱۳۳
دیو(ف)، ۱۳۴۔ دور(ع)۔

ڈ

۱۳۵۔ ڈف(ف)، ۱۳۶۔ ڈر(ب)، ۱۳۷۔ ڈیرہ(ب)۔

ر

۱۳۸۔ رضا(ع)، ۱۳۹۔ رد(ع)، ۱۴۰۔ روا(ف)، ۱۴۱۔ رہ(ف)
۱۴۲۔ راضی(ع)، ۱۴۳۔ رُخ(ف)، ۱۴۴۔ رعیت(ع)، ۱۴۵۔ روٹی(ب)۔

ز

۱۴۶۔ زمانہ(ف)، ۱۴۷۔ زمین(ف)، ۱۴۸۔ زہر(ف)،
(۱۴۹) زیر(ف)، ۱۵۰۔ زین(ف)۔

س

۱۵۱۔ سنگ (ف)، ۱۵۲۔ سزا (ف)، ۱۵۳۔ سبیل (ع)، ۱۵۴۔ سمجھ (ب)، ۱۵۵۔ سرف)، ۱۵٦۔ سرکس (ف)، ۱۵۷۔ سرخط (ف)، ۱۵۸۔ سرنام (ف)، ۱۵۹۔ سوار (ف)، ۱٦۰۔ سواری (ف)، ۱٦۱۔ سہم (ف)، ۱٦۲۔ سادہ (ف)، ۱٦۳۔ سفیدی (ب)۔

ش

۱٦۴۔ شرم (ف)، ۱٦۵۔ شک (ع)، ۱٦٦۔ شہ (ف)، ۱٦۷۔ شاہ (ف)۔

ص

۱٦۸۔ صراف (ع)، ۱٦۹۔ صحیح (ف)، ۱۷۰۔ صاحب (ع)۔

ع

۱۷۱۔ عکس (ع)، ۱۷۲۔ عرق ، ۱۷۳۔ عار (ع)، ۱۷۴۔ اطاعت (ع)، ۱۷۵۔ عمر (ع)، ۱۷٦۔ عین (ع)، ۱۷۷۔ عرض (ع)۔

غ

۱۷۸۔ غم (ع)، ۱۷۹۔ غرض (ع)، ۱۸۰۔ غریب (ع)، ۱۸۱۔ غلام

(ع)، ۱۸۲۔ غین (ع)، ۱۸۳۔ غوط (ع)، ۱۸۴۔ غور (ع)۔

ف

۱۸۵۔ فضیحت (ع)، ۱۸۶۔ فیروزہ (ف)، ۱۸۷۔ فہم (ع)۔

پھ

۱۸۸۔ پھل (ب)، ۱۸۹۔ پھر (ب)، ۱۹۰۔ پھول (ب)، ۱۹۱۔ پھیکا (ب)۔

ق

۱۹۲۔ قسم (ع)، ۱۹۳۔ قبول (ع)، ۱۹۴۔ قلعی (ع)، ۱۹۵۔ قصائی، قصاب (ع)، ۱۹۶۔ قحط (ع)، ۱۹۷۔ قہر (ع)، ۱۹۸۔ قہری (ع)۔

ک

۱۹۹۔ کمبل (ب)، ۲۰۰۔ کچومر (ب)، ۲۰۱۔ کافور (ف)، ۲۰۲۔ کف (ف)، ۲۰۳۔ کب (ب)، ۲۰۴۔ کبیر (ع)، ۲۰۵۔ کبوتر (ف)، ۲۰۶۔ کرنا (ب)، ۲۰۷۔ کڑاہ (ب)، ۲۰۸۔ کلش (ب)، ۲۰۹۔ کاغذ (ع)، ۲۱۰۔ کان (ب)، ۲۱۱۔ کاہل (ع)، ۲۱۲۔ کوچ (ت)، ۲۱۳۔ کل (ب)، ۲۱۴۔ کن (ب)۔

گ

۲۱۵۔ گنج (ف)، ۲۱۶۔ گچ (ف)، ۲۱۷۔ گرد (ف)، ۲۱۸۔ گرم (ف)،

۲۱۹۔ گانٹھ (ب)، ۲۲۰۔ گاؤں (ب)، ۲۲۱۔ گال (ب)، ۲۲۲۔ گیت (ب)
۲۲۳۔ گناہ (ف)، ۲۲۴۔ گمان (ف)، ۲۲۵۔ گمانی (ف)، ۲۲۶۔ گل (ف)،
۲۲۷۔ گونگا (ف)، ۲۲۸۔ گو (ف)، ۲۲۹۔ گردن (ف)۔

گھ

۲۳۰۔ گھنٹہ (ب)، ۲۳۱۔ گھونگھٹ (ب)، ۲۳۲۔ گھر (ب)۔

ل

۲۳۳۔ لکڑی (ب)، ۲۳۴۔ لکیر (ب)، ۲۳۵۔ لایق (ع)۔

م

۲۳۶۔ مکر (ف)، ۲۳۷۔ مزدور (ف)، ۲۳۸۔ مداری (ع)، ۲۳۹۔ منشا
(ع)، ۲۴۰۔ مزدوری (ف)، ۲۴۱۔ مربیّ (ف)، ۲۴۲۔ مرد (ف)، ۲۴۳۔
مسخرا (ف)، ۲۴۴۔ مہک (ف)، ۲۴۵۔ محل (ع)، ۲۴۶۔ مانگ (ب)،
۲۴۷۔ معلوم (ع)، ۲۴۸۔ موسلا دھار (ب)، ۲۴۹۔ مشیت (ف)،
۲۵۰۔ مونٹا (ب)۔

ن

۲۵۱۔ نئی (ب)، ۲۵۲۔ نتے (ب)، ۲۵۳۔ نقیب (ف)، ۲۵۴۔ نیزی

۲۵۵۔ نرم (ف)، ۲۵۶۔ ناز (ف)، ۲۵۷۔ نازک (ف)، ۲۵۸۔ ناحق (ف)، ۲۵۹۔ نگوڑا (ب)، ۲۶۰۔ نباہ (ع)، ۲۶۱۔ نواز (ف)، ۲۶۲۔ نہال (ف)، ۲۶۳۔ نیچ (ب)، ۲۶۴۔ نیک (ف)۔

و

۲۶۵۔ وسیلہ (ع)، ۲۶۶۔ وہ (ب)۔

ہ

۲۶۷۔ ہلاک (ع)۔

ی

۲۶۸۔ یا (ف)۔

سید محمد جائسی کی پدماوت میں

عربی، فارسی اور ترکی الفاظ

(نمبر ناگری پرچارنی سبھا ایڈیشن کے صفحات کے ہیں)

۱۰۵۳۔ ناراضی ۲۲۹، ۱۰۵۴۔ نشان ۱۸، ۱۰۵۵۔ نقرہ ۲۲۹،
۱۰۵۶۔ پاجی ۱۵، ۱۰۵۷۔ فرزین ۲۵۶، ۱۰۵۸۔ پیادہ ۲۵۵،
۱۰۵۹۔ فیل ۲۵۶، ۱۰۶۰۔ پیر ۷، ۱۰۶۱۔ رباب ۷، ۱۰۶۲۔ روشن
۲۳۵، ۱۰۶۳۔ رخ ۲۵۶، ۱۰۶۴۔ صدبرگ ۱۳، ۱۰۶۵۔ سمند
۱۷، ۱۰۶۶۔ سنگ تارا ۱۳، ۱۰۶۷۔ سنجاب ۲۲۹، ۱۰۶۸۔ شاہ
۲۵۵، ۱۰۶۹۔ شاہی ۹، ۱۰۷۰۔ سراجی ۲۲۹، ۱۰۷۱۔ سلطان
۷، ۱۰۷۲۔ سلطانی ۲۲۷، ۱۰۷۳۔ سفید ۲۲۹، ۱۰۷۴۔ سوری/
صوری ۵۱، ۱۰۷۵۔ طبل ۹، ۱۰۷۶۔ سرخ رو ۸، ۱۰۷۷۔ تازہ
۷، ۱۰۷۸۔ توت ۱۳، ۱۰۷۹۔ تازی ۲۲۹۔

پرتھوی راج راسو کے

عربی، فارسی اور ترکی الفاظ

(نمبر ناگری پرچارنی سبھا ایڈیشن کے ہیں)

۱۰۸۰۔ادب، آداب ۱۳۲، ۱۰۸۱۔حق ۲۴، ۱۰۸۲۔عجب ۵۱ ،
۱۰۸۳۔عذاب ۳۱۵، ۱۰۸۴۔عزرائیل ۱۸۱، ۱۰۸۵۔آزماؤ ۲ ۱۱۴
۱۰۸۶۔یحییٰ ۱۰۰، ۱۰۸۷۔عالی ۱۶۵، ۱۰۸۸۔اللہ ۱۲۱، ۱۰۸۹۔امیر
۲، ۱۰۹۰۔اندیشہ ۶۴۹، ۱۰۹۱۔عرب ۵۷، ۱۰۹۲۔عرض ۷ ۵ ،
۱۰۹۳۔عرض داشت ۴۸۰۔ ۱۰۹۴۔عروج ۲، ۱۰۹۵۔اصل، اصلی
۱۱۵، ۱۰۹۶۔اصیل ۲۲۵، ۱۰۹۷۔آسمان ۵۶، ۱۰۹۸۔اسوار
۴۳۲، ۱۰۹۹۔ہشت ہزاری ، ۱۱۰۰۔آب ۲۳، ۱۱۰۱۔
عدل ۲۲۰، ۱۱۰۲۔آدم ۲۸۷، ۱۱۰۳۔عالم ، ۱۱۰۴۔آرام
۶۲، ۱۱۰۵۔عاشق ۷۵۲، ۱۱۰۶۔آسود ۵۶، ۱۱۰۷۔آتش ،
۱۱۰۸۔آواز ۳۹، ۱۱۰۹۔عیب ، ۱۱۱۰۔اولاد ۳، ۱۱۱۱۔اولیا
۴۲۰، ۱۱۱۲۔ بربہ ۴۴، ۱۱۱۳۔بغلی ۱۶، ۱۱۱۴۔بخش ۳۔ ۱۱۱۵۔
بخشش ۶۱، ۱۱۱۶۔بکتر ۴۳۲، ۱۱۱۷۔بخشی ۶۷، ۱۱۱۸۔بحری

۱۲۵۴۔ زرکشی ۷۷، ۱۲۵۵۔ زریں ۵۵، ۱۲۵۶۔ جواہر ۵۲، ۱۲۵۷۔
جوان ۲۲۵، ۱۲۵۸۔ جوانی ۳۹۱، ۱۲۵۹۔ جاگیر ۱۵۶، ۱۲۶۰۔ جاجم ۸۲،
۱۲۶۱۔ ظالم ۴۰، ۱۲۶۲۔ جیب ۳۳، ۱۲۶۳۔ زیر ۱، ۱۲۶۴۔ جہاد ۱۶۴،
جہان ۱۶۴، ۱۲۶۵۔ زین ۱۰۶، ۱۲۶۶۔ زور ۱۴، ۱۲۶۷۔ زورآور
۴، ۱۲۶۸۔ زوروان ۲۲۵، ۱۲۶۹۔ ذوالقرنین ۷۹۴، ۱۲۷۰۔
جمرات ۴۴۷، ۱۲۷۱۔ جرا ۱۶، ۱۲۷۲۔ قبول ۱۴۴، ۱۲۷۳۔ کبوتر
۲، ۱۲۷۴۔ قدم، ۱۲۷۵۔ قہر ۸، ۱۲۷۶۔ کاغذ ۹۹، ۱۲۷۷۔ کمان
۱۷۲، ۱۲۷۸۔ قناعت ۱۷۳، ۱۲۷۹۔ کنگورا، ۱۲۸۰۔ کرم، ۱۲۸۱۔
کرامت ۳۸، ۱۲۸۲۔ فریب، ۱۲۸۳۔ کریم ۵۶، ۱۲۸۴۔ کسب
۸۹۷، ۱۲۸۵۔ کتب۔ کتاب ۱۶۶، ۱۲۸۶۔ کعب۔ کعبہ ۵۸، ۱۲۸۷۔
قایم ۷۷، ۱۲۸۸۔ قاضی ۱۶۶، ۱۲۸۹۔ کلابتوں ۵۵۵، ۱۲۹۰۔ کامراز
۲۳۰، ۱۲۹۱۔ کافر ۳۰۹، ۱۲۹۲۔ قاصد ۲۳۱، ۱۲۹۳۔ قید ۷۶۱،
۱۲۹۴۔ جبری ۱۴۱، ۱۲۹۵۔ خلق ۱۰، ۱۲۹۶۔ خرچ ۲۵، ۱۲۹۷۔
خربوزہ ۲۳، ۱۲۹۸۔ خرگوش ۱۴، ۱۲۹۹۔ خواص ۵۸، ۱۳۰۰۔
خان ۱۲۵، ۱۳۰۱۔ خان زادہ ۲۵۶، ۱۳۰۲۔ خاوند ۳۲۴، ۱۳۰۳۔
خیراتی ۲۵، ۱۳۰۴۔ خدا ۱۶۶، ۱۳۰۵۔ خوشحال ۴۵، ۱۳۰۶۔ خوب
۷۷۷، ۱۳۰۷۔ خون ۳۱، ۱۳۰۸۔ خونی ۳۱۵، ۱۳۰۹۔ خیال ۲۷۵،
۱۳۱۰۔ کلاوہ ۹۵، ۱۳۱۱۔ قول ۱۷۵، ۱۳۱۲۔ قرآن ۵۶، ۱۳۱۳۔
کوتل ۱۰۶، ۱۳۱۴۔ کرامت۔ کراماتی ۲۲۰، ۱۳۱۵۔ کوہ۔ کوہی ۹۶/۲۷،

۱۳۱۶۔ قدرتی ۳۱۹، ۱۳۱۷۔ قفل، ۱۳۱۸۔ کلاہ ۱۳۲۶، ۱۳۱۹۔
کمک ۳۹۶، ۱۳۲۰۔ کافر ۱۱۷، ۱۳۲۱۔ قصب ۷۸، ۱۳۲۲۔ کشادہ
۱۴۷، ۱۳۲۳۔ خطبہ ۱۶۶، ۱۳۲۴۔ کوچ ۱۸۵، ۱۳۲۵۔ لشکر ۵۱۱،
۱۳۲۶۔ مد ۱۶۹، ۱۳۲۷۔ مدد ۱۶۷، ۱۳۲۸۔ مقصد، مقصود ۱۶۷،
۱۳۲۹۔ محل ۴۶۷، ۱۳۳۰۔ مسجد، مسجد ۱۶۶، ۱۳۳۱۔ مہمان ۴۷،
۱۳۳۲۔ مہمانی ۲۱۴، ۱۳۳۳۔ مہر نور ۲۳۷، ۱۳۳۴۔ ملک ۱۹۷،
۱۳۳۵۔ مرد ۴۵، ۱۳۳۶۔ مردانہ ۵۴، ۱۳۳۷۔ مردانی ۶۶۷، ۱۳۳۸۔
مصلحتی ۳۰۲، ۱۳۳۹۔ مشعل ۳۸، ۱۳۴۰۔ مست، ۱۳۴۱۔ مادر
۳۹، ۱۳۴۲۔ معاف ۳۴، ۱۳۴۳۔ مے ۱۵۱، ۱۳۴۴۔ میرا ۷۹،
۱۳۴۵۔ میدان ۱۴۵، ۱۳۴۶۔ موج ۱۴۹، ۱۳۴۷۔ موت ۱۷۸، ۱۳۴۸۔
میزبانی ۲۲۳، ۱۳۴۹۔ میر ۶۸، ۱۳۵۰۔ میاں ۲۱۴، ۱۳۵۱۔ موج
۱۴۹، ۱۳۵۲۔ محال ۴۲۲، ۱۳۵۳۔ مُہر ۲۱۷، ۱۳۵۴۔ مجرئی ۴۸۸
۱۳۵۵۔ مقام ۴۶، ۱۳۵۶۔ مولا ۲۸۹، ۱۳۵۷۔ ملا ۲۸۹،
۱۳۵۸۔ مغل ۴۳، ۱۳۵۹۔ مراد ۶۶۷، ۱۳۶۰۔ مرغ پیش ۸۲، ۱۳۶۱۔
مردار ۳۵۱، ۱۳۶۲۔ مسلمان ۴۶، ۱۳۶۳۔ مصحف ۱۶۶، ۱۳۶۴۔ میثاق
۷۷۷، ۱۳۶۵۔ نبی ۱۱، ۱۳۶۶۔ نظری ۱۴۱، ۱۳۶۷۔ نقیب ۵۲، ۱۳۶۸۔
نقارہ ۳۴۴، ۱۳۶۹۔ نرم ۱۲۲، ۱۳۷۰۔ نفیری ۲۷، ۱۳۷۱۔ نوبت
۱۹۹، ۱۳۷۲۔ نادان ۹۳، ۱۳۷۳۔ فعل ۲۷، ۱۳۷۴۔ نان حلال ۲۳۵،
۱۳۷۵۔ نیزہ ۵، ۱۳۷۶۔ نظر ۲۵، ۱۳۷۷۔ نظام ۳۱۵، ۱۳۷۸۔ نجومی،

شمشیر ۱۸۱، ۱۴۴۳۔ سفر ۳۰۵، ۱۴۴۴۔ شرم ۳۵۰، ۱۴۴۵۔ سرائے،
۱۴۴۶۔ سعد ۱۴۰، ۱۴۴۷۔ شاگرد پیشہ ۳۰۲، ۱۴۴۸۔ شاہ ۳۲۵، ۱۴۴۹۔
صاحب ۱۷۹، ۱۴۵۰۔ ساز ۳۳۸، ۱۴۵۱۔ شیطان ۶۸، ۱۴۵۲۔
سوداگر ۲۸، ۱۴۵۳۔ سوغات ۱۴۱، ۱۴۵۴۔ سہرا ۱۸۷، ۱۴۵۵۔
شیخ ۳۱۹، ۱۴۵۶۔ شیخ زادے ۱۹۲، ۱۴۵۷۔ شکار ۵۹، ۱۴۵۸۔
اسلحہ ۶۳، ۱۴۵۹۔ سلح دار ۴۲۹، ۱۴۶۰۔ سالار ۳۴۶، ۱۴۶۱۔
سی پارہ ۹۷، ۱۴۶۲۔ سپر ۲۰۷، ۱۴۶۳۔ سردار ۴۸، ۱۴۶۴۔ سرپاؤ
۱۲، ۱۴۶۵۔ سرتاج ۴۴۲، ۱۴۶۶۔ شیخی ۲۹۰، ۱۴۶۷۔ صوفی
۱۴۶۸۔ شور ۵۴، ۱۴۶۹۔ سلطان ۱۴۸، ۱۴۷۰۔ شمار ۱۶۰، ۱۴۷۱۔
سفارش ۱۶، ۱۴۷۲۔ سرطان۔ سلطان ۲۴، ۱۴۷۳۔ شتر ۱۹۰، ۱۴۷۴۔
صوبہ ۷، ۱۴۷۵۔ شاباشی ۴۵۵، ۱۴۷۶۔ طبل ۲۲۰، ۱۴۷۷۔
طبیب ۵، ۱۴۷۸۔ تکیہ ۵۹، ۱۴۷۹۔ تقصیر ۴۵، ۱۴۸۰۔
طلب ۳۵۰، ۱۴۸۱۔ تماشا ۲۷۷، ۱۴۸۲۔ تندور ۳۵، ۱۴۸۳۔
ترکش، ۱۴۸۔ تسبیح ۹۵، ۱۴۸۴۔ تصویر، ۱۴۸۵۔ تسلیم، ۱۴۸۶۔ تابع،
۱۴۸۷۔ طباع ۱۹۶، ۱۴۸۸۔ تاج ۳۴۴، ۱۴۸۹۔ تاری ۵۷، ۱۴۹۰۔
تیرہ ۱۸۵، ۱۴۹۱۔ تیغ ۹۵، ۱۴۹۲۔ تیر ۸۴، ۱۴۹۳۔ تیرانداز ۳۴۴، ۱۴۹۴۔
ترکاری ۳۵۰، ۱۴۹۵۔ توبہ ۱۹، ۱۴۹۶۔ توپ۔ توپک ۱۶۶، ۱۴۹۷۔ ترکنی
۴۳، ۱۴۹۸۔ وکیل ۳۰۳، ۱۴۹۹۔ امید ۲۶۶، ۱۵۰۰۔ امرا ۱۹۷، ۱۵۰۱۔
واہ ۶۷، ۱۵۰۲۔ باز ۱۶، ۱۵۰۳۔ یار ۱۸۱۔

بہاری ست سئی میں عربی، فارسی اور ترکی الفاظ

(اعداد ست سئی کے اشعار سے متعلق ہیں)

۱۵۰۱۔ آبرو ۵۳۵، ۱۵۰۲۔ ادب، ۳۰۔ ۱۵۰۳۔ احسان ۴۷۹، ۱۵۰۴۔
عکس ۴۱۹، ۱۵۰۵۔ انگور ۱۹۷، ۱۵۰۶۔ آب ۴۳۸، ۱۵۰۷۔ عمل،
۱۵۰۸۔ امیر ۲۲۰، ۱۵۰۹۔ بدراہ ۶۳، ۱۵۱۰۔ بحث ۴۲۷، ۱۵۱۱۔ بہار
۲۵۵، ۱۵۱۲۔ بکاری ۲۴۴، ۱۵۱۳۔ بزور، ۱۵۱۴۔ باز ۳۰۰،
۱۵۱۵۔ بےحال ۱۵۴، ۱۵۱۶۔ بخاری ۲۶۰، ۱۵۱۷۔ بےکاج ۱۲۶،
۱۵۱۸۔ چنگ رنگ ۴۲۸، ۱۵۱۹۔ چشمہ ۱۴۰، ۱۵۲۰۔ چادر ۱۵۱،
۱۵۲۱۔ چین ۲۲۷، ۱۵۲۲۔ چوگان ۱۷۸، ۱۵۲۳۔ چنگیر ۲۳۱، ۱۵۲۴۔
چگل ۵۲۳، ۱۵۲۵۔ دمامہ ۱۳۱، ۱۵۲۶۔ دربار ۲۴۱، ۱۵۲۷۔
داغ ۳۳۹، ۱۵۲۸۔ دام ۴۴۲، ۱۵۲۹۔ دمچی ۶۸۶، ۱۵۳۰۔ غلطی
۴۸۱، ۱۵۳۱۔ غنی ۴، ۱۵۳۲۔ گرم ۳۴۴، ۱۵۳۳۔ غریب ۵۸،
۱۵۳۴۔ غرور ۳۷۴، ۱۵۳۵۔ گرہ ۳۷۴، ۱۵۳۶۔ گلوبند ۴۴۰،
۱۵۳۷۔ گلاب ۴۸، ۱۵۳۸۔ گلال ۳۵۰، ۱۵۳۹۔ گلالو ۲۸۰،

دیگر عربی، فارسی، ترکی الفاظ

PERSION INFUENCE ON HINDI
BY AMBIKA PRASAD VAJPAYI
CAL. UNIV., (1935

(جو الفاظ پہلے آچکے ہیں انھیں یہاں حذف کر دیا گیا ہے)

۱۵۰۴۔ عقل، ۱۵۰۵۔ اخیر، آخر، ۱۵۰۶۔ اگر، ۱۵۰۷۔ عجائب خانہ
۱۵۰۵۔ عجیب، ۱۵۰۸۔ اطلس، ۱۵۰۹۔ عدد، ۱۵۱۰۔ ادنیٰ، ۱۵۱۱۔
عنقریب، ۱۵۱۲۔ اندر، ۱۵۱۳۔ اندازہ۔ انداز، ۱۵۱۴۔ انار، ۱۵۱۵۔
افراتفری، ۱۵۱۶۔ افلاطون، ۱۵۱۷۔ افواہ، ۱۵۱۸۔ افسوس،
۱۵۱۹۔ ابتر، ۱۵۲۰۔ ابلق، ۱۵۲۱۔ ابواب، ۱۵۲۲۔ امن، ۱۵۲۳۔
امرود، ۱۵۲۴۔ عمل داری، ۱۵۲۵۔ امانت، ۱۵۲۶۔ عمامہ، ۱۵۲۷۔
امین، ۱۵۲۸۔ امیر، ۱۵۲۹۔ ایال، ۱۵۳۰۔ عرق، ۱۵۳۱۔ ارمان
۱۵۳۲۔ عرض، ۱۵۳۳۔ ارز، ۱۵۳۴۔ عرصہ، ۱۵۳۵۔ عرضی، ۱۵۳۶۔
علیل، ۱۵۳۷۔ اشرفی، ۱۵۳۸۔ اثر، ۱۵۳۹۔ عسل، ۱۵۴۰۔ اسامی
۱۵۴۱۔ اصطبل، ۱۵۴۲۔ اُسترہ، ۱۵۴۳۔ عہد، ۱۵۴۴۔ احمق، ۱۵۴۵۔
آئین، ۱۵۴۶۔ آزمائش، ۱۵۴۷۔ آزاد، ۱۵۴۸۔ آزار، ۱۵۴۹۔
آزردہ، ۱۵۵۰۔ آتش بازی، ۱۵۵۱۔ عادت، ۱۵۵۲۔ آدمیت

۱۵۵۳۔ آفت، ۱۵۵۴۔ آب کاری، ۱۵۵۵۔ آب دست، ۱۵۵۶۔
آب رواں، ۱۵۵۷۔ آب جوش، ۱۵۵۸۔ آب دانہ، ۱۵۵۹۔
آب نوس، ۱۵۶۰۔ آب پاشی، ۱۵۶۱۔ آباد، ۱۵۶۲۔ آبادی،
۱۵۶۳۔ آب و ہوا، ۱۵۶۴۔ آب خورد، ۱۵۶۵۔ آمدنی، ۱۵۶۶۔ عارضہ
۱۵۶۷۔ آرا، ۱۹۶۸۔ آراضی، ۱۵۶۹۔ آرام، ۱۵۷۰۔ آرائش، ۱۵۷۱۔ عالی
۱۵۷۲۔ آموختہ، ۱۵۷۳۔ آوارہ، ۱۵۷۴۔ آشنا، ۱۵۷۵۔ عصا،
۱۵۷۶۔ آسان، ۱۵۷۷۔ آستین، ۱۵۷۸۔ آہستہ، ۱۵۷۹۔ اجمالی
۱۵۸۰۔ اجرا، ۱۵۸۱۔ ازاربند، ۱۵۸۲۔ اجارہ، ۱۵۸۳۔ اتّصال
۱۵۸۴۔ انصاف، ۱۵۸۵۔ انعام، ۱۵۸۶۔ انتقال، ۱۵۸۷۔ امام،
۱۵۸۸۔ انتظار، ۱۵۸۹۔ علم، ۱۵۹۰۔ اشارہ، ۱۵۹۱۔ عشق، ۱۵۹۲۔
استغاثہ، ۱۵۹۳۔ استدعا، ۱۵۹۴۔ استمرار، ۱۵۹۵۔ استعفا
۱۵۹۶۔ اسپغول، ۱۵۹۷۔ ازبک، ۱۵۹۸۔ اجرت، ۱۵۹۹۔ عذر
۱۶۰۰۔ اعتراض، ۱۶۰۱۔ عمدہ، ۱۶۰۲۔ اوقات، ۱۶۰۳۔ اوزار،
۱۶۰۴۔ اول، ۱۶۰۵۔ اوسط، ۱۶۰۶۔ کج، ۱۶۰۷۔ قضیہ، ۱۶۰۸۔ قضا
۱۶۰۹۔ کف، ۱۶۱۰۔ قبل، ۱۶۱۱۔ قُبا، ۱۶۱۲۔ کباب، ۱۶۱۳۔ قبالہ،
۱۶۱۴۔ قباحت، ۱۶۱۵۔ قبیلہ، ۱۶۱۶۔ قبضیت، ۱۶۱۷۔ کم، ۱۶۱۸۔
کند، ۱۶۱۹۔ کمربند، ۱۶۲۰۔ کینہ، ۱۶۲۱۔ قیامت، ۱۶۲۲۔ کرشمہ،
۱۶۲۳۔ قرابہ، ۱۶۲۴۔ قرینہ، ۱۶۲۵۔ قلعی، ۱۶۲۶۔ قرض، ۱۶۲۷۔ قلق
۱۶۲۸۔ قلم، ۱۶۲۹۔ قلمی، ۱۶۳۰۔ کلام، ۱۶۳۱۔ کلاں، ۱۶۳۲۔ قلیل،

۱۶۳۳۔ قصور، ۱۶۳۴۔ کثرت، ۱۶۳۵۔ قہقہہ، ۱۶۳۶۔ قحط سالی،
۱۶۳۷۔ قہوہ، ۱۶۳۸۔ کاکل، ۱۶۳۹۔ قافیہ، ۱۶۴۰۔ قافلہ، ۱۶۴۱۔ قابو
۱۶۴۲۔ کامیاب، ۱۶۴۳۔ کامل، ۱۶۴۴۔ قاعدہ، ۱۶۴۵۔ کار، ۱۶۴۶۔
کاروان، ۱۶۴۷۔ کاریگر، ۱۶۴۸۔ قارون، ۱۶۴۹۔ کاروبار، ۱۶۵۰۔
قائب، ۱۶۵۱۔ کاشت۔ کاشت کاری، ۱۶۵۲۔ کفایت، ۱۶۵۳۔
کنارا، ۱۶۵۴۔ کز، ۱۶۵۵۔ کشتی، ۱۶۵۶۔ کرایہ، ۱۶۵۷۔ قلع،
۱۶۵۸۔ کلک، ۱۶۵۹۔ قلت، ۱۶۶۰۔ قسط، ۱۶۶۱۔ قسمت، ۱۶۶۲۔
قسم، ۱۶۶۳۔ قصہ، ۱۶۶۴۔ کینہ، ۱۶۶۵۔ کدورت، ۱۶۶۶۔ قدرت
۱۶۶۷۔ کند، ۱۶۶۸۔ کفر، ۱۶۶۹۔ کمک، ۱۶۷۰۔ فرق، ۱۶۷۱۔ قربانی
۱۶۷۲۔ کُل، ۱۶۷۳۔ قلابہ، ۱۶۷۴۔ کُلّی، ۱۶۷۵۔ کوچ، ۱۶۷۶۔ کوتوال
۱۶۷۷۔ قینچی، ۱۶۷۸۔ کوتاہ، ۱۶۷۹۔ کورش، ۱۶۸۰۔ کودن، ۱۶۸۱۔
قوم، ۱۶۸۲۔ ختنہ، ۱۶۸۳۔ ختم، ۱۶۸۴۔ خطرہ، ۱۶۸۵۔ خندق،
۱۶۸۶۔ خفقان، ۱۶۸۷۔ خفا، ۱۶۸۸۔ خبیث، ۱۶۸۹۔ خبط، ۱۶۹۰۔
خم، ۱۶۹۱۔ خمیر، ۱۶۹۲۔ خیانت، ۱۶۹۳۔ خیالی، ۱۶۹۴۔ خرابہ،
۱۶۹۵۔ خرابی، ۱۶۹۶۔ خرلیط، ۱۶۹۷۔ خرید، ۱۶۹۸۔ خریدار، ۱۶۹۹۔
خرچہ، ۱۷۰۰۔ خرچی، ۱۷۰۱۔ خلقت، ۱۷۰۲۔ خلل، ۱۷۰۳۔ خلاص،
۱۷۰۴۔ خلاصی، ۱۷۰۵۔ خلیط، ۱۷۰۶۔ خسیس، ۱۷۰۷۔ خستہ، ۱۷۰۸۔
خلک، ۱۷۰۹۔ خاک، ۱۷۱۰۔ خاکی، ۱۷۱۱۔ خاطر، ۱۷۱۲۔ خاطر جمع،
۱۷۱۳۔ خاتمہ، ۱۷۱۴۔ خانگی، ۱۷۱۵۔ خانساماں، ۱۷۱۶۔ خاندانی،

۱۷۱۷۔خانہ، ۱۷۱۸۔خام، ۱۷۱۹۔خاموش، ۱۷۲۰۔خاموشی، ۱۷۲۱۔
خارج، ۱۷۲۲۔خارش، ۱۷۲۳۔خالہ، ۱۷۲۴۔خالص، ۱۷۲۵۔خالی
۱۷۲۶۔خطاب، ۱۷۲۷۔خدمت، ۱۷۲۸۔خاصیت، ۱۷۲۹۔خراج
۱۷۳۰۔خدمت گار، ۱۷۳۱۔خلعت، ۱۷۳۲۔خسارہ، ۱۷۳۳۔خیار،
۱۷۳۴۔خود، ۱۷۳۵۔خنگی، ۱۷۳۶۔خفیہ، ۱۷۳۷۔خمار، ۱۷۳۸۔خوراک،
۱۷۳۹۔خرد۔خورد، ۱۷۴۰۔خربا، ۱۷۴۱۔خرم، ۱۷۴۲۔خوش، ۱۷۴۳۔
خوشبو، ۱۷۴۴۔خوشی، ۱۷۴۵۔خشک، ۱۷۴۶۔خشکی، ۱۷۴۷۔خشکی
راہ، ۱۷۴۸۔خون، ۱۷۴۹۔خوب، ۱۷۵۰۔خوبانی، ۱۷۵۱۔خیمہ،
۱۷۵۲۔خیرات، ۱۷۵۳۔خوگیر، ۱۷۵۴۔خوجہ، ۱۷۵۵۔گز، ۱۷۵۶۔
گزک، ۱۷۵۷۔غضب، ۱۷۵۸۔گزی، ۱۷۵۹۔غدر، ۱۷۶۰۔غنیم،
۱۷۶۱۔غنیمت، ۱۷۶۲۔گندگی، ۱۷۶۳۔گپ، ۱۷۶۴۔غفلت، ۱۷۶۵۔
غمزہ، ۱۷۶۶۔گُر، ۱۷۶۷۔غرض۔غرض مند، ۱۷۶۸۔غرارہ، ۱۷۶۹۔
غرق، ۱۷۷۰۔غرق، ۱۷۷۱۔گردنی، ۱۷۷۲۔گرم، ۱۷۷۳۔غلیظ
۱۷۷۴۔غلّہ، ۱۷۷۵۔گلہ، ۱۷۷۶۔گوارہ، ۱۷۷۷۔گواہی، ۱۷۷۸۔
غش، ۱۷۷۹۔گشت، ۱۷۸۰۔غائب، ۱۷۸۱۔گاہ، ۱۷۸۲۔غذا،
۱۷۸۳۔گرفتاری، ۱۷۸۴۔گرو، ۱۷۸۵۔گروی، ۱۷۸۶۔گردہ
۱۷۸۷۔گردہ، ۱۷۸۸۔گلہ، ۱۷۸۹۔غلاف، ۱۷۹۰۔گزارش، ۱۷۹۱۔
گنہ گار، ۱۷۹۲۔گناہ، ۱۷۹۳۔گفتگو، ۱۷۹۴۔غبار، ۱۷۹۵۔گم،
۱۷۹۶۔غبارہ، ۱۷۹۷۔گماشتہ، ۱۷۹۸۔گنبد، ۱۷۹۹۔گل،

۱۸۰۰۔ غل، ۱۸۰۱۔ گلنار، ۱۸۰۲۔ گلشن، ۱۸۰۳۔ گلوبند، ۱۸۰۴۔
گستاخ، ۱۸۰۵۔ گستاخی، ۱۸۰۶۔ گور، ۱۸۰۷۔ گورخر، ۱۸۰۸۔
غولک، ۱۸۰۹۔ گوش، ۱۸۱۰۔ گوشمالی، ۱۸۱۱۔ گوشہ نشیں، ۱۸۱۲۔
گوشت، ۱۸۱۳۔ غوغا، ۱۸۱۴۔ غور، ۱۸۱۵۔ گوہر، ۱۸۱۶۔ گنج،
۱۸۱۷۔ گنجفہ، ۱۸۱۸۔ گنجایش، ۱۸۱۹۔ چقماق، ۱۸۲۰۔ چخ، ۱۸۲۱۔
چند، ۱۸۲۲۔ چندہ، ۱۸۲۳۔ چپقلش، ۱۸۲۴۔ چپراسی، ۱۸۲۵۔
چمچہ، ۱۸۲۶۔ چمن، ۱۸۲۷۔ چراگاہ، ۱۸۲۸۔ چرخ، ۱۸۲۹۔ چرخہ
۱۸۳۰۔ چرخی، ۱۸۳۱۔ چربی، ۱۸۳۲۔ چشم، ۱۸۳۳۔ چشمہ، ۱۸۳۴۔
چسپاں، ۱۸۳۵۔ چہارم، ۱۸۳۶۔ چاق چوبند، ۱۸۳۷۔ چاکر، ۱۸۳۸۔
چاقو، ۱۸۳۹۔ چادر، ۱۸۴۰۔ چاپلوس، ۱۸۴۱۔ چائے، ۱۸۴۲۔ چارہ
۱۸۴۳۔ چہار دیواری، ۱۸۴۴۔ چالاک، ۱۸۴۵۔ چلغوزہ، ۱۸۴۶۔
چلم، ۱۸۴۷۔ چلمچی، ۱۸۴۸۔ چیز، ۱۸۴۹۔ چقندر، ۱۸۵۰۔ چغل۔ چغلی
۱۸۵۱۔ چنان چنیں، ۱۸۵۲۔ چنانچہ، ۱۸۵۳۔ چست، ۱۸۵۴۔
چوزہ، ۱۸۵۵۔ چوں، ۱۸۵۶۔ چونکہ، ۱۸۵۷۔ چیچک، ۱۸۵۸۔
چہرہ، ۱۸۵۹۔ چہل قدمی، ۱۸۶۰۔ چرغہ، ۱۸۶۱۔ چوب، ۱۸۶۲۔ چوبدار،
۱۸۶۳۔ چوگان، ۱۸۶۴۔ چوگرد، ۱۸۶۵۔ چوبچہ، ۱۸۶۶۔ چنگ،
۱۸۶۷۔ چنگل، ۱۸۶۸۔ زخم، ۱۸۶۹۔ جگہ، ۱۸۷۰۔ زچہ، ۱۸۷۱۔ جزیرہ
۱۸۷۲۔ جنازہ، ۱۸۷۳۔ جناب، ۱۸۷۴۔ زبر، ۱۸۷۵۔ زباں، ۱۸۷۶۔
جماعت، ۱۸۷۷۔ جریب، ۱۸۷۸۔ جوار، ۱۸۷۹۔ جشن، ۱۸۸۰۔ جا،

۱۸۸۱۔ جاگیر، ۱۸۸۲۔ جانان، ۱۸۸۳۔ جانور، ۱۸۸۴۔ جامع، ۱۸۸۵۔ جائے
۱۸۸۶۔ جائز، ۱۸۸۷۔ جائیداد، ۱۸۸۸۔ جعل، ۱۸۸۹۔ جگر، ۱۸۹۰۔ جزیہ
۱۸۹۱۔ جِنّ، ۱۸۹۲۔ چلا، ۱۸۹۳۔ جدا، ۱۸۹۴۔ جنون، ۱۸۹۵۔ جملہ،
۱۸۹۶۔ جمعہ، ۱۸۹۷۔ جنبش، ۱۸۹۸۔ ذخیرہ، ۱۸۹۹۔ جذب، ۱۹۰۰۔ زائچہ،
۱۹۰۱۔ ضمانت، ۱۹۰۲۔ ضرب، ۱۹۰۳۔ ذرا، ۱۹۰۴۔ زراعت، ۱۹۰۵۔ ذریعہ
۱۹۰۶۔ زوال، ۱۹۰۷۔ ضرور، ۱۹۰۸۔ زرق برق، ۱۹۰۹۔ زحمت، ۱۹۱۰۔
ذات، ۱۹۱۱۔ ضامن، ۱۹۱۲۔ ذائقہ، ۱۹۱۳۔ زاہد، ۱۹۱۴۔ جاری، ۱۹۱۵۔
ذکر، ۱۹۱۶۔ ضد، ۱۹۱۷۔ زندگی، ۱۹۱۸۔ زندہ، ۱۹۱۹۔ زنا، ۱۹۲۰۔ زیاں
۱۹۲۱۔ ضیافت، ۱۹۲۲۔ زیارت، ۱۹۲۳۔ زُمرہ، ۱۹۲۴۔ جرح، ۱۹۲۵۔
ذلّت، ۱۹۲۶۔ زینہ، ۱۹۲۷۔ جفت، ۱۹۲۸۔ جرم، ۱۹۲۹۔ جرمانہ، ۱۹۳۰۔
جبڑہ، ۱۹۳۱۔ زلف، ۱۹۳۲۔ زیب، ۱۹۳۳۔ زیور، ۱۹۳۴۔ ذہن، ۱۹۳۵۔
زیتون، ۱۹۳۶۔ ذیل، ۱۹۳۷۔ ضعف، ۱۹۳۸۔ زور، ۱۹۳۹۔ جوش
۱۹۴۰۔ جوشن، ۱۹۴۱۔ جوہر، ۱۹۴۲۔ زنگ، ۱۹۴۳۔ تخمینہ، ۱۹۴۴۔ تخلص
۱۹۴۵۔ تقریباً، ۱۹۴۶۔ تقسیم، ۱۹۴۷۔ تکلیف، ۱۹۴۸۔ تختہ، ۱۹۴۹۔ تخفیف
۱۹۵۰۔ تختی، ۱۹۵۱۔ تجویز، ۱۹۵۲۔ تجربہ، ۱۹۵۳۔ تامّل، ۱۹۵۴۔ طنطنہ
۱۹۵۵۔ تنزّل، ۱۹۵۶۔ تنزّلی، ۱۹۵۷۔ تنہا، ۱۹۵۸۔ تنا، ۱۹۵۹۔ تنازع
۱۹۶۰۔ تپاک، ۱۹۶۱۔ طپش، ۱۹۶۲۔ تفرقہ، ۱۹۶۳۔ تفریق، ۱۹۶۴۔ تفریح
۱۹۶۵۔ طبق، ۱۹۶۶۔ تبدیل، ۱۹۶۷۔ تبر، ۱۹۶۸۔ تمغہ، ۱۹۶۹۔ طبیب،
۱۹۷۰۔ تمسک، ۱۹۷۱۔ طمع، ۱۹۷۲۔ طمانچہ، ۱۹۷۳۔ تمازی، ۱۹۷۴۔ تمیز

۱۹۷۵۔ تنبیہ، ۱۹۷۶۔ طمنچہ، ۱۹۷۷۔ تردّد، ۱۹۷۸۔ ترمیم، ۱۹۷۹۔ ترازو،
۱۹۸۰۔ طراوت، ۱۹۸۱۔ تراش، ۱۹۸۲۔ ترجمہ، ۱۹۸۳۔ طرز، ۱۹۸۴۔ طرار،
۱۹۸۵۔ طریق، ۱۹۸۶۔ ترش، ۱۹۸۷۔ تلخ، ۱۹۸۸۔ تلفّظ، ۱۹۸۹۔ توجہ
۱۹۹۰۔ طوائف، ۱۹۹۱۔ تاریخ۔ تواریخ، ۱۹۹۲۔ تواضع، ۱۹۹۳۔ طویلہ،
۱۹۹۴۔ تشریف، ۱۹۹۵۔ طشتری، ۱۹۹۶۔ تصفیہ، ۱۹۹۷۔ تصرف،
۱۹۹۸۔ تسمہ، ۱۹۹۹۔ تسلیم، ۲۰۰۰۔ تہہ، ۲۰۰۱۔ تحقیقات، ۲۰۰۲۔ تحت
۲۰۰۳۔ تحریک، ۲۰۰۴۔ طاہری، ۲۰۰۵۔ تحریر، ۲۰۰۶۔ تحویل، ۲۰۰۷۔ تائید
۲۰۰۸۔ تحصیلدار، ۲۰۰۹۔ تاکہ، ۲۰۱۰۔ طاؤس، ۲۰۱۱۔ تعظیم، ۲۰۱۲۔ تعطیل
۲۰۱۳۔ تعداد، ۲۰۱۴۔ طعنہ، ۲۰۱۵۔ تانتہ، ۲۰۱۶۔ تاب، ۲۰۱۷۔ تابوت،
۲۰۱۸۔ تابع، ۲۰۱۹۔ تعمیل، ۲۰۲۰۔ طائفہ، ۲۰۲۱۔ تعلیم، ۲۰۲۲۔ طالب علم،
۲۰۲۳۔ تاوان، ۲۰۲۴۔ تعویذ، ۲۰۲۵۔ تاہم، ۲۰۲۶۔ تاش، ۲۰۲۷۔ تجارت
۲۰۲۸۔ طابیہ، ۲۰۲۹۔ تاثیر، ۲۰۳۰۔ طب، ۲۰۳۱۔ طلسم، ۲۰۳۲۔ طلا،
۲۰۳۳۔ ترانہ، ۲۰۳۴۔ تکّہ، ۲۰۳۵۔ تخم، ۲۰۳۶۔ تنک، ۲۰۳۷۔ تند،
۲۰۳۸۔ طوطی، ۲۰۳۹۔ طرّہ، ۲۰۴۰۔ طمطراق، ۲۰۴۱۔ تُرش۔ ترشی، ۲۰۴۲۔
طوفان، ۲۰۴۳۔ طومار، ۲۰۴۴۔ طول، ۲۰۴۵۔ تیغا، ۲۰۴۶۔ تیز، ۲۰۴۷۔
طے، ۲۰۴۸۔ تعیناتی، ۲۰۴۹۔ توشہ، ۲۰۵۰۔ تحفہ، ۲۰۵۱۔ طوق، ۲۰۵۲۔
توزیع، ۲۰۵۳۔ توفیق، ۲۰۵۴۔ طور، ۲۰۵۵۔ توہین، ۲۰۵۶۔ تنگ
۲۰۵۷۔ دخل، ۲۰۵۸۔ دغدغہ، ۲۰۵۹۔ دغا، ۲۰۶۰۔ دخل، ۲۰۶۱۔ دف،
۲۰۶۲۔ دمّہ، ۲۰۶۳۔ درمیان، ۲۰۶۴۔ درک، ۲۰۶۵۔ درج، ۲۰۶۶۔ درجہ

۲۰۶۷- دراز. درز، ۲۰۶۸- درکاز، ۲۰۶۹- دریافت، ۲۰۷۰- دریغ، ۲۰۷۱-
دریز، ۲۰۷۲- درنده، ۲۰۷۳- دروغ، ۲۰۷۴- درّه، ۲۰۷۵- دلیل
۲۰۷۶- دست، ۲۰۷۷- دوات، ۲۰۷۸- دسترخوان، ۲۰۷۹- دستخط،
۲۰۸۰- دستہ، ۲۰۸۱- دستور، ۲۰۸۲- دہشت، ۲۰۸۳- دہانہ، ۲۰۸۴-
دہیز، ۲۰۸۵- داخل، ۲۰۸۶- داد، ۲۰۸۷- دام، ۲۰۸۸- دار، ۲۰۸۹-
دارو، ۲۰۹۰- دام، ۲۰۹۱- دامن، ۲۰۹۲- دارو، ۲۰۹۳- دماغ، ۲۰۹۴-
درہم، ۲۰۹۵- دلیر، ۲۰۹۶- دگر، ۲۰۹۷- دَلدَل، ۲۰۹۸- دیغ۔ دیگ،
۲۰۹۹- دیہات، ۲۱۰۰- دوغلا، ۲۱۰۱- دوز، زردوز، ۲۱۰۲- دویم ،
۲۱۰۳- درست، ۲۱۰۴- دوران، ۲۱۰۵- دوست، ۲۱۰۶- دولت،
۲۱۰۷- نقد، ۲۱۰۸- نقب، ۲۱۰۹- نقّاش، ۲۱۱۰- نقّاشی، ۲۱۱۱- نخ،
۲۱۱۲- نخاس، ۲۱۱۳- نگینہ، ۲۱۱۴- نزدیک، ۲۱۱۵- نظارہ، ۲۱۱۶- نجیب
۲۱۱۷- نظیر، ۲۱۱۸- نزول، ۲۱۱۹- نتیجہ، ۲۱۲۰- ندارد، ۲۱۲۱- نفری،
۲۱۲۲- نفر، ۲۱۲۳- نفع، ۲۱۲۴- نمدہ، ۲۱۲۵- نمش، ۲۱۲۶- نمونہ،
۲۱۲۷- نری، ۲۱۲۸- نرد، ۲۱۲۹- نواز، ۲۱۳۰- نویس، ۲۱۳۱- نشیں
۲۱۳۲- نشتر، ۲۱۳۳- نصیب، ۲۱۳۴- نصیحت، ۲۱۳۵- نہاری
۲۱۳۶- نحس، ۲۱۳۷- ناک. ہیبت ناک، ۲۱۳۸- ناقص، ۲۱۳۹-
ناخدا، ۲۱۴۰- ناگہانی، ۲۱۴۱- ناخن، ۲۱۴۲- ناغہ، ۲۱۴۳- ناز،
۲۱۴۴- ناظم، ۲۱۴۵- ناظر، ۲۱۴۶- نان بائی، ۲۱۴۷- نادان ،
۲۱۴۸- نامہ، ۲۱۴۹- ناموسی، ۲۱۵۰- ناشپاتی، ۲۱۵۱- ناشتہ،

۲۱۵۲۔ ناسور، ۲۱۵۳۔ نگرانی، ۲۱۵۴۔ نگاہ، ۲۱۵۵۔ نجات، ۲۱۵۶۔
نظامت، ۲۱۵۷۔ نفاق، ۲۱۵۸۔ نیاز، ۲۱۵۹۔ نعمت، ۲۱۶۰۔
نرخ، ۲۱۶۱۔ نصف، ۲۱۶۲۔ نہال، ۲۱۶۳۔ نیم، ۲۱۶۴۔ نقطہ،
۲۱۶۵۔ نقرہ، ۲۱۶۶۔ نطفہ، ۲۱۶۷۔ نمائش، ۲۱۶۸۔ نیک، ۲۱۶۹۔
نیچہ، ۲۱۷۰۔ نیفہ، ۲۱۷۱۔ نے، ۲۱۷۲۔ نوک، ۲۱۷۳۔ نوش، ۲۱۷۴۔
نوشادر، ۲۱۷۵۔ نوکر، ۲۱۷۶۔ چخ، ۲۱۷۷۔ پزاوہ، ۲۱۷۸۔ پتیلا
۲۱۷۹۔ پنا، ۲۱۸۰۔ پناہ، ۲۱۸۱۔ پنیر، ۲۱۸۲۔ پر، ۲۱۸۳۔ پرکار، ۲۱۸۴۔
پرکالہ، ۲۱۸۵۔ پرچہ، ۲۱۸۶۔ پردہ، ۲۱۸۷۔ پردر، ۲۱۸۸۔ پروانہ
۲۱۸۹۔ پروانگی، ۲۱۹۰۔ پرہیز، ۲۱۹۱۔ پراگندہ، ۲۱۹۲۔ پرندہ، ۲۱۹۳۔
پرستان، ۲۱۹۴۔ پری، ۲۱۹۵۔ پریشان، ۲۱۹۶۔ پلک، ۲۱۹۷۔
پس، ۲۱۹۸۔ پسند، ۲۱۹۹۔ پس وپیش، ۲۲۰۰۔ پست، ۲۲۰۱۔
پہلوان، ۲۲۰۲۔ پہلو، ۲۲۰۳۔ پاک دامن، ۲۲۰۴۔ پاخانہ، ۲۲۰۵۔
پائے تخت، ۲۲۰۶۔ پائتابہ، ۲۲۰۷۔ پیاز، ۲۲۰۸۔ پاسبان، ۲۲۰۹۔
پل پل، ۲۲۱۰۔ فیل پا، ۲۲۱۱۔ پیلہ، ۲۲۱۲۔ پختہ، ۲۲۱۳۔ پشہ
۲۲۱۴۔ پشتہ، ۲۲۱۵۔ پشتک، ۲۲۱۶۔ پیش قبض، ۲۲۱۷۔ پیشوا
۲۲۱۸۔ پیش کار، ۲۲۱۹۔ پیشگی، ۲۲۲۰۔ پشواز، ۲۲۲۱۔ پیشہ، ۲۲۲۲۔
پیشاب، ۲۲۲۳۔ پستی، ۲۲۲۴۔ پیغام، ۲۲۲۵۔ پزار، ۲۲۲۶۔
پیدا، ۲۲۲۷۔ پیدائش، ۲۲۲۸۔ پیمانہ، ۲۲۲۹۔ پیروی، ۲۲۳۰۔
پیروکار، ۲۲۳۱۔ پوٹیا، ۲۲۳۲۔ پوچ، ۲۲۳۳۔ پودینہ، ۲۲۳۴۔

پوش، ۲۲۳۵۔ پوشاک، ۲۲۳۶۔ پوشیدہ، ۲۲۳۷۔ پوست، ۲۲۳۸۔
پوستہ، ۲۲۳۸۔ پوستہ، ۲۲۴۰۔ پوستی، ۲۲۴۱۔ پنجہ، ۲۲۴۲۔ پنجری
۲۲۴۳۔ فقط، ۲۲۴۴۔ فجر، ۲۲۴۵۔ فضیحت، ۲۲۴۶۔ فتویٰ، ۲۲۴۷۔
فرض، فرضی، ۲۲۴۸۔ فرفر، ۲۲۴۹۔ فراغت، ۲۲۵۰۔ فراخ، ۲۲۵۱۔
فریفتہ، ۲۲۵۲۔ فردی، ۲۲۵۳۔ فریب، ۲۲۵۴۔ فرش۔ فراش
۲۲۵۵۔ خروش، ۲۲۵۶۔ فلک، ۲۲۵۷۔ فلانہ۔ فلاں، ۲۲۵۸۔ فوارہ
۲۲۵۹۔ فصیح، ۲۲۶۰۔ فاقہ، ۲۲۶۱۔ فاختہ، ۲۲۶۲۔ فاضل، ۲۲۶۳،
فارسی، ۲۲۶۴۔ فالسہ، ۲۲۶۵۔ فاش، ۲۲۶۶۔ فاصلہ، ۲۲۶۷۔
فقرہ، ۲۲۶۸۔ فتنہ، ۲۲۶۹۔ فتور، ۲۲۷۰۔ فدوی، ۲۲۷۱۔ فدا، ۲۲۷۲
فرشتہ، ۲۲۷۳۔ فہ قہ، ۲۲۷۴۔ ف، ۲۲۷۵۔ فی، ۲۲۷۶۔ فیروزہ
۲۲۷۷۔ فرصت، ۲۲۷۸۔ فیصلہ، ۲۲۷۹۔ فحش، ۲۲۸۰۔ فوجداری
۲۲۸۱۔ فوت، ۲۲۸۲۔ بہ، ۲۲۸۳۔ بقایا، ۲۲۸۴۔ بقیہ، ۲۲۸۵۔
بقال، ۲۲۸۶۔ بخیہ، ۲۲۸۷۔ بغیچہ، ۲۲۸۸۔ بغیر، ۲۲۸۹۔ بغچہ
۲۲۹۰۔ بجا، ۲۲۹۱۔ بزاز، ۲۲۹۲۔ بنز، ۲۲۹۳۔ بط۔ بطخ، ۲۲۹۴۔
بدتر، ۲۲۹۵۔ بدل، ۲۲۹۶۔ بدی، ۲۲۹۷۔ بدولت، ۲۲۹۸۔ بند،
۲۲۹۹۔ بندگی، ۲۳۰۰۔ بندی، ۲۳۰۱۔ بندوبست، ۲۳۰۲۔ بموجب
۲۳۰۳۔ پیاز، ۲۳۰۴۔ بیعانہ، ۲۳۰۵۔ برابر، ۲۳۰۶۔ برآمدہ، ۲۳۰۷۔
برائے، ۲۳۰۸۔ بری، ۲۳۰۹۔ برکت، ۲۳۱۰۔ برف، ۲۳۱۱۔ برباد،
۲۳۱۱۔ [illegible] ۲۳۱۲۔ بواسیر، ۲۳۱۳۔ بشرطیکہ، ۲۳۱۴۔ بنفشہ، ۲۳۱۵۔

بہرحال، ۲۳۱۶۔ بہادر، ۲۳۱۷۔ بہانہ، ۲۳۱۸۔ بہاز، ۲۳۱۹۔ بیحال
۲۳۲۰۔ باعث، ۲۳۲۱۔ باقلا، ۲۳۲۲۔ باقی، ۲۳۲۳۔ باغ، ۲۳۲۴۔
باغی، ۲۳۲۵۔ بازی، ۲۳۲۶۔ بازوبند، ۲۳۲۷۔ باطل، ۲۳۲۸۔
بعد، ۲۳۲۹۔ باقتہ، ۲۳۳۰۔ بابت، ۲۳۳۱۔ بازی گر، ۲۳۳۲۔
بارش، ۲۳۳۳۔ باریک، ۲۳۳۴۔ بارود، ۲۳۳۵۔ بالا، ۲۳۳۶۔
بالاپوش، ۲۳۳۷۔ بالغ، ۲۳۳۸۔ بالش، ۲۳۳۹۔ بالشت
۲۳۴۰۔ باورچی، ۲۳۴۱۔ باشندہ، ۲۳۴۲۔ باہم، ۲۳۴۳۔ باندی، ۲۳۴۴۔
بدون، ۲۳۴۵۔ بدعت، ۲۳۴۶۔ برنجی، ۲۳۴۷۔ برادر، ۲۳۴۸۔ بالفعل
۲۳۴۹۔ بلور، ۲۳۵۰۔ بالکل، ۲۳۵۱۔ بساط، ۲۳۵۲۔ بزدل، ۲۳۵۳۔
بزرگ، ۲۳۵۴۔ بنیاد، ۲۳۵۵۔ برد، ۲۳۵۶۔ برادہ، ۲۳۵۷۔ براق،
۲۳۵۸۔ بلند، ۲۳۵۹۔ بلاق، ۲۳۶۰۔ بو، ۲۳۶۱۔ بیوتات، ۲۳۶۲۔
بے ادب، ۲۳۶۳۔ بے ایمان، ۲۳۶۴۔ بے کار، ۲۳۶۵۔ بے گانہ
۲۳۶۶۔ بے گار، ۲۳۶۷۔ بے جاہ، ۲۳۶۸۔ بے طرح، ۲۳۶۹۔ بے تحاشا
۲۳۷۰۔ بے تاب، ۲۳۷۱۔ بے دانہ، ۲۳۷۲۔ بے پیر، ۲۳۷۳۔ بے باک
۲۳۷۴۔ بیلچہ، ۲۳۷۵۔ بیوہ، ۲۳۷۶۔ بینش، ۲۳۷۷۔ بے شک، ۲۳۷۸۔
بہشتی، ۲۳۷۹۔ بے حد، ۲۳۸۰۔ بے جان، ۲۳۸۱۔ بہتر، ۲۳۸۲۔ بہبودی
۲۳۸۳۔ بے ہودہ، ۲۳۸۴۔ بوریا، ۲۳۸۵۔ مکتب، ۲۳۸۶۔ مقدور
۲۳۸۷۔ مقبرہ، ۲۳۸۸۔ مکان، ۲۳۸۹۔ مکّہ، ۲۳۹۰۔ مکّار، ۲۳۹۱۔
مخمل، ۲۳۹۲۔ مغرور، ۲۳۹۳۔ مزدور، ۲۳۹۴۔ مجمع، ۲۳۹۵۔ مضبوط

۲۳۹۶۔مجمع، ۲۳۹۷۔مجبور، ۲۳۹۸۔مضمون، ۲۳۹۹۔مجلس،
۲۴۰۰۔مذاق، ۲۴۰۱۔مجاز، ۲۴۰۲۔مزار، ۲۴۰۳۔مجال، ۲۴۰۴۔مدار،
۲۴۰۵۔مدرسہ، ۲۴۰۶۔منزل، ۲۴۰۷۔منصب، ۲۴۰۸۔منشا، ۲۴۰۹۔منسوخ
۲۴۱۰۔منصوبہ، ۲۴۱۱۔منی، ۲۴۱۲۔منادی، ۲۴۱۳۔منامی، ۲۴۱۴۔میسّر
۲۴۱۵۔مرگ، ۲۴۱۶۔مردود، ۲۴۱۷۔منبع، ۲۴۱۸۔مرثیہ، ۲۴۱۹۔مرمت
۲۴۲۰۔مرحلہ، ۲۴۲۱۔مراتب، ۲۴۲۲۔مریض، ۲۴۲۳۔ملال، ۲۴۲۴۔
ملاحی، ۲۴۲۵۔ملامت، ۲۴۲۶۔موازی، ۲۴۲۷۔مواد، ۲۴۲۸۔مویشی
۲۴۲۹۔مشک، ۲۴۳۰۔مشقت، ۲۴۳۱۔مشق، ۲۴۳۲۔مشورہ، ۲۴۳۳۔
مصطگی، ۲۴۳۴۔مصرف، ۲۴۳۵۔مثل، ۲۴۳۶۔مثلاً، ۲۴۳۷۔مسئلہ،
۲۴۳۸۔مسیح، ۲۴۳۹۔مسودہ، ۲۴۴۰۔محکمہ، ۲۴۴۱۔مہتابی، ۲۴۴۲۔مہول،
۲۴۴۳۔محسوس، ۲۴۴۴۔معقول، ۲۴۴۵۔ماجرا، ۲۴۴۶۔معجون، ۲۴۴۷۔
مازو، ۲۴۴۸۔مات، ۲۴۴۹۔مادہ، ۲۴۵۰۔مادہ، ۲۴۵۱۔مانند، ۲۴۵۲۔
ماندہ، ۲۴۵۳۔معافی، ۲۴۵۴۔معاملہ، ۲۴۵۵۔مایوس، ۲۴۵۶۔مایہ
۲۴۵۷۔معرکہ، ۲۴۵۸۔معرفت، ۲۴۵۹۔مال، ۲۴۶۰۔مالی، ۲۴۶۱۔معلوم
۲۴۶۲۔معاش، ۲۴۶۳۔معشوق، ۲۴۶۴۔ماہ، ۲۴۶۵۔مضراب
۲۴۶۶۔مزاج، ۲۴۶۷۔منہا، ۲۴۶۸۔مرزا، ۲۴۶۹۔مردھا، ۲۴۷۰۔ملک
۲۴۷۱۔ملکی، ۲۴۷۲۔مصری، ۲۴۷۳۔مصرعہ، ۲۴۷۴۔مثل مثال، ۲۴۷۵۔
مسی، ۲۴۷۶۔ ن، ۲۴۷۷۔مینا، ۲۴۷۸۔معزز، ۲۴۷۹۔معطر، ۲۴۸۰۔
حنظل، ۔ظلم، ۲۴۸۲۔معائنہ، ۲۴۸۳۔مکمل، ۲۴۸۴۔مقرر،

۲۴۸۵۔مقابل، ۲۴۸۶۔مقابلہ، ۲۴۸۷۔مقیم، ۲۴۸۸۔مخبر، ۲۴۸۹۔
مخاطب، ۲۴۹۰۔مخالف، ۲۴۹۱۔مختلف، ۲۴۹۲۔مختصر، ۲۴۹۳۔مغل
۲۴۹۴۔مغلانی، ۲۴۹۵۔مچلکہ، ۲۴۹۶۔مضائقہ، ۲۴۹۷۔موجب
۲۴۹۸۔موذی، ۲۴۹۹۔متفرق، ۲۵۰۰۔متبنیٰ، ۲۵۰۱۔متمول، ۲۵۰۲۔متوجہ
۲۵۰۳۔متوفی، ۲۵۰۴۔متفق، ۲۵۰۵۔متصل، ۲۵۰۶۔متعہ، ۲۵۰۷۔
مدرس، ۲۵۰۸۔منفعت، ۲۵۰۹۔منافع، ۲۵۱۰۔منتظم، ۲۵۱۱۔مفصل، ۲۵۱۲
مفتی، ۲۵۱۳۔مبتلا، ۲۵۱۴۔مبلغ، ۲۵۱۵۔مبادلہ، ۲۵۱۶۔مباح، ۲۵۱۷۔
مباحثہ، ۲۵۱۸۔ممکن، ۲۵۱۹۔ممانعت، ۲۵۲۰۔مربع، ۲۵۲۱۔مربی
۲۵۲۲۔مردک، ۲۵۲۳۔ملزم، ۲۵۲۴۔ملک، ۲۵۲۵۔ملتوی، ۲۵۲۶۔
ملاقات، ۲۵۲۷۔ملازم، ۲۵۲۸۔ملائم، ۲۵۲۹۔ملاحظہ، ۲۵۳۰۔مشت
۲۵۳۱۔مشاعرہ، ۲۵۳۲۔مشاہرہ، ۲۵۳۳۔مبصر، ۲۵۳۴۔مسماۃ، ۲۵۳۵۔
مصور، ۲۵۳۶۔مصاحب، ۲۵۳۷۔مستقل، ۲۵۳۸۔مستغیث، ۲۵۳۹۔
مستثنیٰ، ۲۵۴۰۔مستحق، ۲۵۴۱۔محافظ، ۲۵۴۲۔مہار، ۲۵۴۳۔محاصل
۲۵۴۴۔محراب، ۲۵۴۵۔مع، ۲۵۴۶۔موکل، ۲۵۴۷۔معتبر، ۲۵۴۸۔موم
۲۵۴۹۔مومن، ۲۵۵۰۔مومیائی، ۲۵۵۱۔مہتمم، ۲۵۵۲۔مہرا، ۲۵۵۳۔
مہلت، ۲۵۵۴۔موقوف، ۲۵۵۵۔موج، ۲۵۵۶۔مولود، ۲۵۵۷۔یک
۲۵۵۸۔یک رخی، ۲۵۵۹۔یک بیک، ۲۵۶۰۔یک بارگی، ۲۵۶۱۔یکساں
یک ساں، ۲۵۶۲۔یقین، ۲۵۶۳۔یا، ۲۵۶۴۔یاجوج ماجوج، ۲۵۶۵۔
یاد، ۲۵۶۶۔یافت، ۲۵۶۷۔یار، ۲۵۶۸۔یاری، ۲۵۶۹۔یونانی، ۲۵۷۰۔

رقبہ، ۲۵۷۱۔ رکابی، ۲۵۷۲۔ رکاب، ۲۵۷۳۔ رگ، ۲۵۷۴۔ رضائی،
۲۵۷۵۔ رضلع، ۲۵۷۶۔ رذیل، ۲۵۷۷۔ ردی، ۲۵۷۸۔ رفع، ۲۵۷۹۔
رفتہ رفتہ، ۲۵۸۰۔ رمل، ۲۵۸۱۔ رموز، ۲۵۸۲۔ رُمال، ۲۵۸۳۔ رومال،
۲۵۸۴۔ روس، ۲۵۸۵۔ روا، ۲۵۸۶۔ روان، ۲۵۸۷۔ روانہ، ۲۵۸۸۔
روانگی، ۲۵۸۹۔ روش، ۲۵۹۰۔ روِش، ۲۵۹۱۔ روشن، ۲۵۹۲۔ رسد
۲۵۹۳۔ رسائی، ۲۵۹۴۔ رسید، ۲۵۹۵۔ رسم۔ رسوم، ۲۵۹۶۔ رستاں،
۲۵۹۷۔ رسوخ، ۲۵۹۸۔ رسول، ۲۵۹۹۔ رہن، ۲۶۰۰۔ رہنما، ۲۶۰۱۔ رحم،
۲۶۰۲۔ راضی، ۲۶۰۳۔ راضی نامہ، ۲۶۰۴۔ راتب، ۲۶۰۵۔ ران، ۲۶۰۶۔
رائے، ۲۶۰۷۔ رائیگاں، ۲۶۰۸۔ رستم، ۲۶۰۹۔ رائج، ۲۶۱۰۔ راس، ۲۶۱۰۔
راست، ۲۶۱۱۔ راستہ، ۲۶۱۲۔ راہ، ۲۶۱۳۔ ریاست، ۲۶۱۴۔ ریاح،
۲۶۱۵۔ رواج، ۲۶۱۶۔ رسالہ، ۲۶۱۷۔ رہا، ۲۶۱۸۔ رہائی، ۲۶۱۹۔ رقعہ،
۲۶۲۰۔ رخ، ۲۶۲۱۔ رخصتی، ۲۶۲۲۔ رجوع، ۲۶۲۷۔ روئیداد، ۲۶۲۸۔ رو
۲۶۲۹۔ رومی، ۲۶۳۰۔ روبکار، ۲۶۳۱۔ روح، ۲۶۳۲۔ ریختہ، ۲۶۳۳۔
ریگستان، ۲۶۳۴۔ ریزگاری، ۲۶۳۵۔ ریزہ، ۲۶۳۶۔ ریشم، ۲۶۳۷۔ ریشمی
۲۶۳۸۔ رعشہ، ۲۶۳۹۔ روضہ، ۲۶۴۰۔ رندہ، ۲۶۴۱۔ رنجش، ۲۶۴۲۔ لقب
۲۶۴۳۔ لقوہ، ۲۶۴۴۔ لقا، ۲۶۴۵۔ لگن، ۲۶۴۶۔ لغایت، ۲۶۴۷۔ لغو
۲۶۴۸۔ لذت، ۲۶۴۹۔ لن ترانی، ۲۶۵۰۔ لفنگا، ۲۶۵۱۔ لفظ، ۲۶۵۲۔
لبلبہ، ۲۶۵۳۔ لبادہ، ۲۶۵۴۔ لبالب، ۲۶۵۵۔ لرز، ۲۶۵۶۔ لوازم
۲۶۵۷۔ لاعلاج، ۲۶۵۸۔ لاغر، ۲۶۵۹۔ لاچار، ۲۶۶۰۔ لاچاری، ۲۶۶۱۔

لاجواب، ۲۶۶۲۔ لازم، ۲۶۶۳۔ لاؤلشکر، ۲۶۶۴۔ لاوارث، ۲۶۶۵۔ لاثانی،
۲۶۶۶۔ لفافہ، ۲۶۶۷۔ لیاقت، ۲۶۶۸۔ لباس، ۲۶۶۹۔ للثر، ۲۶۷۰۔ لحاظ
۲۶۷۱۔ لقمہ، ۲۶۷۲۔ لعاب، ۲۶۷۳۔ لحاف، ۲۶۷۴۔ لغات، ۲۶۷۵۔ لونو۔
۲۶۷۶۔ لیکن، ۲۶۷۷۔ لیزم، ۲۶۷۸۔ لیت ولعل، ۲۶۷۹۔ لوبان، ۲۶۸۰۔
لوبیا، ۲۶۸۱۔ لوٹ، ۲۶۸۲۔ لنگ، ۲۶۸۳۔ لنگر، ۲۶۸۴۔ لنگی، ۲۶۸۵۔
وقعت، ۲۶۸۶۔ وقف، ۲۶۸۷۔ وقتاً فوقتاً، ۲۶۸۸۔ وزن، ۲۶۸۹۔
وزنی، ۲۶۹۰۔ وضع، ۲۶۹۱۔ وزارت، ۲۶۹۲۔ وظیفہ، ۲۶۹۳۔ وضو
۲۶۹۴۔ وفا، ۲۶۹۵۔ وبال، ۲۶۹۶۔ ورق، ۲۶۹۷۔ ورغلانہ،
۲۶۹۸۔ ورزش، ۲۶۹۹۔ ورنہ، ۲۷۰۰۔ ورم، ۲۷۰۱۔ ولد، ۲۷۰۲۔ ولولہ
۲۷۰۳۔ ولایت، ۲۷۰۴۔ ولی عہد، ۲۷۰۵۔ واللہ، ۲۷۰۶۔ وصف،
۲۷۰۷۔ وصل، ۲۷۰۸۔ وثیقہ، ۲۷۰۹۔ وصیت، ۲۷۱۰۔ وسیلہ، ۲۷۱۱۔
وصول، ۲۷۱۲۔ وہمی، ۲۷۱۳۔ وحشت، ۲۷۱۴۔ وحشی، ۲۷۱۵۔ وبائی
۲۷۱۶۔ واقع، ۲۷۱۷۔ واقف، ۲۷۱۸۔ وعظ، ۲۷۱۹۔ وارث، ۲۷۲۰۔
والی، ۲۷۲۱۔ واویلا، ۲۷۲۲۔ واصل باقی، ۲۷۲۳۔ واسطہ، ۲۷۲۴۔
واسطے، ۲۷۲۵۔ واہیات، ۲۷۲۶۔ واہی، ۲۷۲۷۔ واہی تباہی
۲۷۲۸۔ وراثت، ۲۷۲۹۔ شعور، ۲۷۳۰۔ شکر، ۲۷۳۱۔ شکر قند،
۲۷۳۲۔ شکر پارہ، ۲۷۳۳۔ شکل، ۲۷۳۴۔ شخص، ۲۷۳۵۔ شغل، ۲۷۳۶۔
شجرہ، ۲۷۳۷۔ شطرنج، ۲۷۳۸۔ شطرنجی، ۲۷۳۹۔ شپ شپ، ۲۷۴۰۔
شفتالو، ۲۷۴۱۔ شفاخانہ، ۲۷۴۲۔ شبو، ۲۷۴۳۔ شب برات، ۲۷۴۴۔

سزاوار، ۲۸۲۲۔صداقت، ۲۸۲۳۔صدی، ۲۸۲۴۔صفت، ۲۸۲۵
سفینہ، ۲۸۲۶۔سفیدی، ۲۸۲۷۔سبق، ۲۸۲۸۔سبب، ۲۸۲۹۔
سبیل، ۲۸۳۰۔سرک، ۲۸۳۱۔سبزہ، ۲۸۳۲۔صبر، ۲۸۳۳۔ ثمن،
۲۸۳۴۔سماع، ۲۸۳۵۔سماعت، ۲۸۳۶۔سموسہ، ۲۸۳۷۔سر،
۲۸۳۸۔سرانجام، ۲۸۳۹۔سرکار، ۲۸۴۰۔سرخط، ۲۸۴۱۔سرغنہ،
۲۸۴۲۔سرتاج، ۲۸۴۳۔سودا، ۲۸۴۴۔سردا، ۲۸۴۵۔سردی
۲۸۴۶۔سرنام، ۲۸۴۷۔سرپرست، ۲۸۴۸۔سرپوش، ۲۸۴۹۔
صرف، ۲۸۵۰۔سربراہ، ۲۸۵۱۔سرسبز، ۲۸۵۲۔سرسام، ۲۸۵۳۔
سراچہ، ۲۸۵۴۔صرافی، ۲۸۵۵۔سراسر، ۲۸۵۶۔سراسری، ۲۸۵۷۔
صریحاً، ۲۸۵۸۔سردر، ۲۸۵۹۔سرعام، ۲۸۶۰۔سرشام، ۲۸۶۱۔
سریش، ۲۸۶۲۔سروکار، ۲۸۶۳۔سرود، ۲۸۶۴۔سلام علیک، ۲۸۶۵۔
سلیس، ۲۸۶۶۔ثواب، ۲۸۶۷۔سوار، ۲۸۶۸۔سوال، ۲۸۶۹۔
صحن، ۲۸۷۰۔صحنک، ۲۸۷۱۔سہم، ۲۸۷۲۔سہل، ۲۸۷۳۔صحت،
۲۸۷۴۔صحیح، ۲۸۷۵۔سہولت، ۲۸۷۶۔سیاہا، ۲۸۷۷۔سان،
۲۸۷۸۔ساکن، ۲۸۷۹۔سازباز، ۲۸۸۰۔سادگی، ۲۸۸۱۔سادہ،
۲۸۸۲۔سادہ لوح، ۲۸۸۳۔ثانی، ۲۸۸۴۔صاف، ۲۸۸۵۔سابق
۲۸۸۶۔سابقہ، ۲۸۸۷۔ثابت، ۲۸۸۸۔سامان، ۲۸۸۹۔سائبان
۲۸۹۰۔سائر، ۲۸۹۱۔سایہ، ۲۸۹۲۔سایہ دار، ۲۸۹۳۔سالانہ، ۲۸۹۴۔
ثالث، ۲۸۹۵۔صاحبزادہ، ۲۸۹۶۔صاحبان، ۲۸۹۷۔سکہ، ۲۸۹۸۔

۲۸۹۹۔ سکنجبین، ۲۹۰۰۔ سجدہ، ۲۹۰۱۔ ستم، ۲۹۰۲۔ ستم گر، ۲۹۰۳۔ ستار
۲۹۰۴۔ ستارہ، ۲۹۰۵۔ سپاہ، ۲۹۰۶۔ سپہ سالار، ۲۹۰۷۔ سپاہی،
۲۹۰۸۔ صفت، ۲۹۰۹۔ صفر، ۲۹۱۰۔ سفارش، ۲۹۱۱۔ سفارشی، ۲۹۱۲۔
سماہی، سہ ماہی، ۲۹۱۳۔ سرکہ، ۲۹۱۴۔ سیاہ، ۲۹۱۵۔ سررشتہ دار، ۲۹۱۶۔
سر یصاف، ۲۹۱۷۔ سوا سوائے، ۲۹۱۸۔ سینک، ۲۹۱۹۔ سینہ، ۲۹۲۰۔
سرہ، ۲۹۲۱۔ سنت، ۲۹۲۲۔ سپرد، ۲۹۲۳۔ سپردگی، ۲۹۲۴۔ سفوف،
۲۹۲۵۔ سبک، ۲۹۲۶۔ سم، ۲۹۲۷۔ سراغ، ۲۹۲۸۔ سرج، ۲۹۲۹۔ سرخی،
۲۹۳۰۔ سرخاب، ۲۹۳۱۔ سلفہ، ۲۹۳۲۔ صلح، ۲۹۳۳۔ صلح کل، ۲۹۳۴۔
سلوک، ۲۹۳۵۔ سست، ۲۹۳۶۔ سیب، ۲۹۳۷۔ سید، ۲۹۳۸۔ سپر،
۲۹۳۹۔ سوزنی، ۲۹۴۰۔ سوزاک، ۲۹۴۱۔ سوزش، ۲۹۴۲۔ صحبت،
۲۹۴۳۔ سویم، ۲۹۴۴۔ سوگند، ۲۹۴۵۔ سوغات، ۲۹۴۶۔ سوداگری
۲۹۴۷۔ سنگ، ۲۹۴۸۔ سنگین، ۲۹۴۹۔ سنجاف، ۲۹۵۰۔ سنجیدگی،
۲۹۵۱۔ سنجیدہ، ۲۹۵۲۔ حق، ۲۹۵۳۔ حقیقت، ۲۹۵۴۔ حقیر، ۲۹۵۵
حقیقی، ۲۹۵۶۔ ہتک، ۲۹۵۷۔ حتی الامکان، ۲۹۵۸۔ حدیث، ۲۹۵۹۔
حبہ، ۲۹۶۰۔ ہم عصر، ۲۹۶۱۔ ہمدردی، ۲۹۶۲۔ ہمراہ، ۲۹۶۳۔ ہموار،
۲۹۶۴۔ حمایل، ۲۹۶۵۔ حمام، ۲۹۶۶۔ ہم سایہ، ۲۹۶۷۔ حیا، ۲۹۶۸۔
ہر، ۲۹۶۹۔ ہرچند، ۲۹۷۰۔ حربہ، ۲۹۷۱۔ حریف، ۲۹۷۲۔ جریرہ
۲۹۷۳۔ حرکت، ۲۹۷۴۔ ہرگز، ۲۹۷۵۔ ہرج، ۲۹۷۶۔ حل، ۲۹۷۷۔
ہرجانہ، ۲۹۷۸۔ حلق، ۲۹۷۹۔ حلقہ، ۲۹۸۰۔ ہلکان، ۲۹۸۱۔ حلال خور

۲۹۸۲۔حلف، ۲۹۸۳۔حلوائی، ۲۹۸۴۔حوالدار، ۲۹۸۵۔حواس،
۲۹۸۶۔حبیب، ۲۹۸۷۔[illegible]، ۲۹۸۸۔حاکمانہ، ۲۹۸۹۔ہمہ، ۲۹۹۰۔
[illegible]ی، ۲۹۹۱۔حاشیہ، ۲۹۹۲۔حاوی، ۲۹۹۳۔[illegible]، ۲۹۹۴۔
حقارت، ۲۹۹۵۔حفظ، ۲۹۹۶۔حفاظت، ۲۹۹۷۔[illegible]، ۲۹۹۸۔[illegible]،
۲۹۹۹۔[illegible]، ۳۰۰۰۔[illegible]، ۳۰۰۱۔حمایت، ۳۰۰۲۔حمایتی، ۳۰۰۳۔
ہمت، ۳۰۰۴۔ہرمزی، ۳۰۰۵۔ہراس، ۳۰۰۶۔حسابی، ۳۰۰۷۔حیلہ،
۳۰۰۸۔ہجوم، ۳۰۰۹۔حجت، ۳۰۱۰۔حجتی، ۳۰۱۱۔ہنر، ۳۰۱۲۔[illegible]،
۳۰۱۳۔ہش، ۳۰۱۴۔حصول، ۳۰۱۵۔حسن، ۳۰۱۶۔حیران، ۳۰۱۷۔[illegible]
۳۰۱۸۔ہوں، ۳۰۱۹۔ہولناک، ۳۰۲۰۔ہنگامہ۔

میرابائی کے کلام میں

عربی، فارسی، ترکی الفاظ کی فرہنگ

ماخذ :۔ میرا کوش
مرتبہ :۔ ڈاکٹر ششی پربھا
سمرتی پرکاش، ۶۱ مہاجنی ٹولہ۔ الہ آباد

۰۳۰۲۰

۱۔ اندیشہ، ۲۔ ارگجا، ۳۔ عرض، ۴۔ ارزاں، ۵۔ اور، ۶۔ عورت، ۷۔ کسر، ۸۔ قصائی، ۹۔ کنارہ، ۱۰۔ خوب صورت، ۱۱۔ خوبی، ۱۲۔ گج گیری، ۱۳۔ گزل، ۱۴۔ گمایا۔ گم کیا، ۱۵۔ گمان، ۱۶۔ چنگ، ۱۷۔ جاکر، ۱۸۔ چیز، ۱۹۔ چوبا، ۲۰۔ زنجیر، ۲۱۔ جہاز، ۲۲۔ زہر، ۲۳۔ زور، ۲۴۔ جوہر، ۲۵۔ نبک، ۲۶۔ اکسیر، ۲۷۔ تیر، ۲۸۔ ترکش، ۲۹۔ ترازو، ۳۰۔ طلب، ۳۱۔ درد، ۳۲۔ دربار، ۳۳۔ دریا۔ دریاے، ۳۴۔ دامن، ۳۵۔ داغ، ۳۶۔ دیوانی، ۳۷۔ دنیا، ۳۸۔ نواز، ۳۹۔ نشان، ۴۰۔ پردہ، ۴۱ پیالہ، ۴۲۔ پیش، ۴۳۔ پوچ، ۴۴۔ بندے۔ بندہ، ۴۵۔ بغل، ۴۶۔ بغلی، ۴۷۔ بخاری، بخریا، ۴۸۔ باغ، ۴۹۔ بابل، ۵۰۔ بےحال

۵۱۔ بابا، ۵۲۔ محل، ۵۳۔ مہینا۔ ماہ، ۵۴۔ یار، ۵۵۔ لرزہ۔ لرزاں
۵۶۔ رضا، ۵۷۔ سزا، ۵۸۔ صاحب، ۵۹۔ شور، ۶۰۔ ہزار، ہزاری
۶۱۔ حضور، ۶۲۔ حاضر۔

کبیر کے کلام کے
عربی، فارسی اور ترکی الفاظ کی فہرست

عربی :- ع
فارسی :- ف
ترکی :- ت
عام بول چال کے لیے :- ب

الف

۱۔ آب (ف)، ۲۔ آپ (ب)، ۳۔ آتش (ف)، ۴۔ آدم (ع)، ۵۔ اب (ب)، ۶۔ اثر (ع)، ۷۔ احمق (ع)، ۸۔ اسرار (ف)، ۹۔ اُس اِس، ۱۰۔ اعتبار (ع)، ۱۱۔ افتراع (ع)، ۱۲۔ اِکتائی (ف)، ۱۳۔ اللہ (ع)، ۱۴۔ اِن۔ اُن، ۱۵۔ اور (ب)، ۱۶۔ اول (ع)، ۱۷۔ اونچا (ب)، ۱۸۔ اوُنی (ب)، ۱۹۔ ایسا (ب)، ۲۰۔ ایک (ب)، ۲۱۔ ایمان (ع)، ۲۲۔ اندیشہ (ف)۔

ب

۲۳۔ بابا (ت)، ۲۴۔ بابا (ت)، ۲۵۔ باز (ع)، ۲۶۔ بازار

(ف)، ۲۷۔ بازی (ت)، ۲۸۔ بازی گر (ت)، ۲۹۔ بسمل (ف)، ۳۰۔
بسم اللہ (ع)، ۳۱۔ بت (ف)، ۳۲۔ بخش (ف)، ۳۳۔ بدکار (ف)، ۳۴۔
بدکاری (ف)، ۳۵۔ بند (ف)، ۳۶۔ بندی (ف)، ۳۷۔ بی بی (ف)، ۳۸۔
بور (ف)، ۳۹۔ بے چارہ (ف)، ۴۰۔ بے گار (ف)، ۴۱۔ بے پرواہ (ف)
۴۲۔ بے حد (ف)۔

پ

۴۳۔ پامال (ف)، ۴۴۔ پردہ (ف)، ۴۵۔ پروردگار (ف)،
۴۶۔ پیغمبر (ف)، ۴۷۔ پوچ (ف)، ۴۸۔ پیادہ (ف)، ۴۹۔ پیدا
(ف) ۵۰۔ پیکار (ف)، ۵۱۔ پیالہ (ف)۔

ت

۵۲۔ ترازو (ف)، ۵۳۔ ترکش (ف)، ۵۴۔ تسبیح (ع)،
۵۵۔ تک (ب)، ۵۶۔ تنگی (ف)، ۵۷۔ تماشا (ف)، ۵۸۔ تیر (ف)

ج

۵۹۔ چنگل (ب)، ۶۰۔ جواب (ع)، ۶۱۔ جہاز (ع)، ۶۲۔
جدا (ف)۔

چ

۶۳۔ چنگی (ف)، ۶۴۔ چقمق (ت)، ۶۵۔ چرخ (ف)، ۶۶۔

چشم (ف)، ٦٧۔ چشمہ (ف)، ٦٨۔ چراغ (ف)۔

ح

٦٩۔ حق (ع)، ٧٠۔ حج (ع)، ٧١۔ حضور (ف)، ٧٢۔ حد (ف) ٧٣۔ حرم (ع)، ٧٤۔ حرام (ع)، ٧٥۔ حلال (ع)، ٧٦۔ حاکم (ع)، ٧٧۔ حاضر (ع)، ٧٨۔ حکمت (ع)، ٧٩۔ حرمت (ع)، ٨٠۔ حیران (ع)۔

خ

٨١۔ خط (ع)، ٨٢۔ خبر (ع)، ٨٣۔ خرچ (ف)، ٨٤۔ خراب (ع)، ٨٥۔ خلق (ع)، ٨٦۔ خصم (ع)، ٨٧۔ خاک (ف)، ٨٨۔ خالہ (ع)، ٨٩۔ خالی (ع)، ٩٠۔ خاصا (ع)، ٩١۔ خدا (ف)، ٩٢۔ خمار (ع)، ٩٣۔ خردہ (ف)، ٩٤۔ خوشی (ف)، ٩٥۔ خون (ف)۔

د

٩٦۔ دنگ (ف)، ٩٧۔ دفتر (ف)، ٩٨۔ دمامہ (ف)، ٩٩۔ در (ف) ١٠٠۔ درگاہ (ف)، ١٠١۔ درد (ف)، ١٠٢۔ دربار (ف)، ١٠٣۔ درویش (ف)، ١٠٤۔ درماندہ (ف)، ١٠٥۔ دروازہ (ف)، ١٠٦۔ دراز (ف)، ١٠٧۔ دریا (ف)، ١٠٨۔ دلالی (ف)، ١٠٩۔ دست گیر (ف)، ١١٠۔ دیدار (ف)، ١١١۔ دیدہ (ف)، ١١٢۔ دیوان (ف)، ١١٣۔ دُکان (ف)، ١١٤۔ دنیا (ع)، ١١٥۔ دوزخ

(ف)، ۱۱۶۔ دوست (ف)۔

ر

۱۱۷۔ رگ (ف)، ۱۱۸۔ رخصت (ف)، ۱۱۹۔ رباب (ع)، ۱۲۰۔
رمضان (ع)، ۱۲۱۔ رہبر (ف)، ۱۲۲۔ رحمٰن (ع)، ۱۲۳۔ رحیم (ع)،
۱۲۴۔ روزہ (ع)۔

ز

۱۲۵۔ زرد (ف)، ۱۲۶۔ زندہ (ف)، ۱۲۷۔ زور (ف)۔

س

۱۲۸۔ سب (ب)، ۱۲۹۔ سر (ف)، ۱۳۰۔ سلام (ع)، ۱۳۱۔ سلامت
(ع)، ۱۳۲۔ سالار (ف)، ۱۳۳۔ ساز (ف)، ۱۳۴۔ سالک (ف)، ۱۳۵۔
سالم (ف)، ۱۳۶۔ سنّت (ع)، ۱۳۷۔ سلطان (ع)، ۱۳۸۔ سودا (ع)،
۱۳۹۔ سوداگر (ع)۔

ش

۱۴۰۔ شک (ع)، ۱۴۱۔ شہر (ف)، ۱۴۲۔ شکاری (ف)، ۱۴۳۔ شاہ
(ف)۔

ص

۱۴۴۔ صدقہ (ع)، ۱۴۵۔ صف (ع)، ۱۴۶۔ صفا (ع)، ۱۴۷۔ صحیح
(ف)، ۱۴۸۔ صاحب (ع)، ۱۴۹۔ صفت (ع)۔

ض

۱۵۰۔ ضمانت (ع)۔

ط

۱۵۱۔ طما۰ ۱۵۲۔ طریقت (ع)، ۱۵۳۔ طلب (ع)،
۱۵۴۔ طالب

ظ

۱۵۵۔ ظلم (ع)۔

ع

۱۵۶۔ عمل (ع)، ۱۵۷۔ عرض (ع)، ۱۵۸۔ عرضداشت (ف)
۱۵۹۔ عالم (ع)۔

غ

۱۶۰۔ غفلت (ف)، ۱۶۱۔ غرق (ف)، ۱۶۲۔ غریب (ع)، ۱۶۳۔
غرکان (ف)، ۱۶۴۔ غلام (ع)، ۱۶۵۔ غسل (ع)، ۱۶۶۔ غافل (ع)

ف

۱۶۷۔ فقیر (ع)، ۱۶۸۔ فرق (ع)، ۱۶۹۔ فرض (ع)، ۱۷۰۔ فکر
(ع)، ۱۷۱۔ فرقہ (ع)، ۱۷۲۔ فریاد (ع)، ۱۷۳۔ فرمائش (ف)، ۱۷۴۔
فرمان ... فوج (ع)۔

ق

۱۷۶۔ قند(ف)، ۱۷۷۔ قندوری(ف)، ۱۷۸۔ قصائی(ع)، ۱۷۹۔ قاضی(ع)، ۱۸۰۔ قدرت(ع)، ۱۸۱۔ قرآن(ع)، ۱۸۲۔ قفل(ع)۔

ک

۱۸۳۔ کتب(ع)، ۱۸۴۔ کدو(ف)، ۱۸۵۔ کب(ب)، ۱۸۶۔ کبیر(ع)، ۱۸۷۔ کمان(ف)، ۱۸۸۔ کمبخت(ف)، ۱۸۹۔ کمینہ(ف)، ۱۹۰۔ کلمہ(ع)، ۱۹۱۔ کربلا(ع)، ۱۹۲۔ کتاب(ع)، ۱۹۳۔ کل(ع) ۱۹۴۔ کونچ(ت)، ۱۹۵۔ کف(ف)، ۱۹۶۔ کریم(ع)، ۱۹۷۔ کاغذ(ع) ۱۹۸۔ کارگر(ف)۔

گ

۱۹۹۔ گندہ(ف)، ۲۰۰۔ گندی(ف)، ۲۰۱۔ گیے(ب)، ۲۰۲۔ گز (ف)، ۲۰۳۔ گرد(ف)، ۲۰۴۔ گناہ(ف)، ۲۰۵۔ گمان(ف)، ۲۰۶۔ گونگا(ف)۔

ل

۲۰۷۔ لگام(ف)، ۲۰۸۔ لیے(ب)، ۲۰۹۔ لوگ(ب)۔

م

۲۱۰۔ مزدوری(ع)، ۲۱۱۔ مکہ(ع)، ۲۱۲۔ مجلس(ع)، ۲۱۳۔ مانا

(ب)، ۲۱۴۔ مسکین (ع)، ۲۱۵۔ مسخرہ (ف)، ۲۱۶۔ مسجد (ع)، ۲۱۷۔
مست (ف)، ۲۱۸۔ محرم (ع)، ۲۱۹۔ محل (ع)، ۲۲۰۔ معلّم (ع)،
۲۲۱۔ میاں (ف)، ۲۲۲۔ مہر (ف)، ۲۲۳۔ مہربان (ف)، ۲۲۴۔ مقدم
(ع)، ۲۲۵۔ مقام (ع)، ۲۲۶۔ مرغ (ف)، ۲۲۷۔ مرتب (ف)،
۲۲۸۔ مرد (ف)، ۲۲۹۔ مردہ (ع)، ۲۳۰۔ مرشد (ع)، ۲۳۱۔ مرید
(ع)، ۲۳۲۔ ملّا (ع)، ۲۳۳۔ ملک (ع)، ۲۳۴۔ مصلّا (ع)،
۲۳۵۔ محکم (ع)، ۲۳۶۔ محرک (ف)۔

ن

۲۳۷۔ نذر (ع)، ۲۳۸۔ نزدیک (ف)، ۲۳۹۔ نفر (ف)، ۲۴۰۔
نبی (ع)، ۲۴۱۔ نباہ (ع)، ۲۴۲۔ نماز (ف)، ۲۴۳۔ نواز (ف)،
۲۴۴۔ نیک (ف)، ۲۴۵۔ نیزہ (ف)۔

و

۲۴۶۔ وہ

ہ

۲۴۷۔ ہزار (ف)، ۲۴۸۔ ہستی (ف)، ۲۴۹۔ ہندو (ف)، ۲۵۰۔
ہم

ی

۲۵۱۔ یہ (ب)، ۲۵۲۔ یار (ف)۔

”گرو گرنتھ صاحب میں استعمال ہوئے عربی، فارسی اور تُرکی الفاظ“

الف

آ

آب (ف)، آباد (ع)، آباداں (ف)، آبادی (ف)، آبپاسی (ف)
آبِ حیات (ف)، آبِ حیواں (ف)، آبخا (ف)، آبخورہ (ف)، آبدار
(ف)، آبِ بقا (ف)، آبرو (ف)، آبکار (ف)، آبکاری (ف)، آبگوں
(ف)، آبی (ف)، آبنوس (ف)، آتش (ف)، آتشدان (ف)،
آتشبازی (ف)، آثار (ف)، آچار (ف)، آخون (ف)، آختہ
(ف)، آخر (ع)، آخری چہار شنبہ (ع)، آداب (ع)، آدمی (ع)،
آدشیں (ع)، آرا (ف)، آراستہ (ف)، آرام (ف)، آرایش
(ف)، آریم (ف)، آرزو (ف)، آزاد (ف)، آزاد مغز (ف)، آزادی
(ف)، آزادگی (ف)، آزر (ف)، آزار (ف)، آزردہ (ف)، آزمایش
(ف)، آس (ف)، آسایانیدن (ف)، آسان (ف)، آسایش
(ف)، آسمان (ف)، آستین (ف)، آسودہ (ف)، آسودن (ف)،
آسیب (ف)، آسیہ (ع)، آش (ف)، آشفتن (ف)، آشنا (ف)،

آشنائی (ف)، آشفتہ (ف)، آشکار (ف)، آغاز (ف)، آفات (ع)، آفتاب (ف)، آفت (ع)، آفریدن (ف)، آفریدہ (ف)، آفریں (ف)، آفتابہ (ف)، آقا (ف)، آکار (ت)، آگ (ف)، آگاہ (ف)، آگاہی (ف)، آل (ع)، آلت (ع)، آلانہ (ف)، آلو (ف)، آلوچہ (ف)، آلودہ مغز (ف)، آلودن (ف)، آلودہ (ف)، آلوبخارا (ف) آلہ (ف)، آمادہ (ف)، آمد (ف)، آمدن (ف)، آمدند (ف) آمر (ف)، آموز (ف)، آموختہ کار (ف)، آموختن (ف)، آمیختن (ف)، آمیختہ (ف)، آمیز (ف)، آمیزش (ف)، آمین (ف)، آمین آباد (ف)، آنکس (ف)، آنکہ (ف)، آن (ف)، آواز (ف)، آور (ف)، آورد (ف)، آزردن (ف)، آویختن (ف)، آہستہ (ف)، آہن (ف)، آہنگ (ف)، آہو (ف)، آئین (ف)، آئینہ (ف)، آئینِ حیات (ف)، آیندہ (ف)، آیا (ف)، آیت (ف)، آیر (ف)۔

الف

ا

اب (ع)، ابا (ع)، اباحیہ۔ (ع)، ابابیل (ع)، ابتر (ع) ابجد (ع)، ابخرہ (ع)، ابدال (ع)، ابدی (ع)، ابرو (ف)،

ابرج (ف)، ابر (ف)، ابر بہاراں (ف)، ابرش (ف)، ابرق (ع)،
ابلق (ع)، ابک (ع)، ابلہ (ع)، ابلیس (ع)، ابوالفضل (ع)،
ابیات (ع)، اتالیق (ع)، اتام (ع)، اثمر (ع)، اثیر (ع)،
اثیل (ع)، اثنا عشریہ ، اجاح (ع)، اجر (ع)، اجرت
(ع)، اجل (ع)، اجناس (ع)، اجنبی (ع)، احدی (ع)، احسان
(ع)، احسان مند (ف)، احسان فراموش (ف)، احکام (ع)، احمد
(ع)، احمق (ع)، احوال (ع)، اخبار (ع)، اختر (ف)، اخفد (ع)،
اخگر (ف)، اخلاق (ع)، اخون (ف)، اخوند (ف)، اخیر (ع)،
ادا (ع)، ادب (ع)، ادنٰی (ع)، ادینہ (ف)، اذاں (ع)،
اذبک (ف)، اذوقد (ع)، اربع (ع)، اربع عناصر (ع)، اراک
(ع)، اراضی (ع)، اردابیگنی (ت)، اردو (ت)، ارج (ع)،
ارجمند (ف)، ارزاں (ف)، ارزیدن (ف)، ارمان (ف)، ارف
(ع)، اریب (ف)، ارسطو (ع)، از (ف)، ازپے (ف)، اراں
(ف، ازخود (ف)، ازغیب (ف)، ازل (ع)، ازماہ تاماہی (ف)،
اژدہا (ف)، ازیں (ف)، اسامی (ع)، اسب (ف)، اسباب
(ف)، اسپ (ف)، است (ف)، استا (ف)، استاد (ف)،
استخوان (ف)، استدعا (ع)، اسحقاق (ع)، استرہ (ف)، استوار
(ف)، استر (ف)، استقبال (ع)، استغاثہ (ع)، استمرار (ع)،
استعمال (ع)، اسرار (ع)، استنجا (ع)، اسرائیل (ع)، اسقلط (ع)،

اسلام (ع)، اسکافیہ (ف)، اسم (ع)، اسنادن (ف)، اسنان (ع)، اسفندیار (ف)، اسلم (ع)، اسود (ع)، اسوار (ف)، اسیر (ع)، اسہال، اسحاقیہ، اسماعیلیہ، اسواریہ، اش (ف)، اشارات (ع)، اشتر (ف)، اشتہار (ع)، اشتیاق (ع)، اشد (ع)، اشک (ف)، اشہد (ع)، اشرف (ع)، اشراف (ع)، اشرف المخلوقات (ع)، اشرفی (ع)، اشرار (ع)، اصرار (ع)، اصطبل (ع)، اصطلاح (ع)، اصل (ع)، اصلاح (ع)، اصیل (ع)، اصول (ع)، اطاعت (ع)، اطراف (ع)، اطلس (ع)، اعانت (ع)، اعزاز (ع)، اعتدال (ع)، اعتبار (ع)، اعراب (ع)، اعظم (ع)، اعظم شاہ (ع)، اعضا (ع)، اعمال (ع)، اعلیٰ (ع)، اغیار (ع)، اُف (ف)، افتادہ (ف)، افتادن (ف)، افاقہ، افتر (ف)، افراخت (ف)، افراختن (ف)، افروختی (ف)، افروزی (ف)، افریدی (ف)، افراط تفریط (ف)، افزائے (ع)، افزوں (ع)، افعال (ع)، افغان (ف)، افغانستان (ف)، افسر (ف)، افساندن (ف)، افسانہ (ف)، افسوس (ف)، افگن افگنم (ف)، افگار (ف)، افضل (ع)، افگندہ (ف)، افگندن (ف)، افواہ (ع)، افواج (ف)، افلاطون (ع)، افیون (ع)، اقامت (ع)، اکابر (ع)، اکبر (ع)، اکثر (ع)، اکسیر (ع)، اکنوں (ف)، اگر (ف)، اگرچہ (ف)، ال (ع)، المختار (ع)، الشد (ع)، الحمد (ع)،

البتہ(ع) ، الست (ع) ، الش (ت)، الطاف (ع) ، الغوزہ
(ف)، الف(ع)، الفاظ (ع)، الفی (ع)، الفت(ع)، الغرض
(ع)، الفیات (ع)، الماس (ف)، الوان(ع)، ابلیس (ع)،
ام (ف)، امان (ف)، امانت(ع)، امانہ (ع)، امان بخش (ف)،
امن (ع)، امر(ع)، امراض(ع)، امل (ع)، امنہ(ع)، امیر
(ع)، امیری (ف)، امین (ع)، امت (ع)، امرا(ع)، امید
(ف)، امیدوار (ف)، امن(ع)، انبر(ف)، انباری (ف)، انبوہ
انبیر(ف)، انبار(ف)، انجام (ف)، انجیر(ف)، انجم (ع)، انجمن
(ف)، اند(ف)، اندر(ف)، انداختن (ف)، اندازہ(ف)، اندیش
(ف)، اندام (ف)، انداز (ف)، اندرونی (ف)، اندوختن (ف)،
انس (ع)، اناالحق (ع)، انور(ع)، انوار(ع)، اندیشہ(ف)،
اناط(ف)، اوخ (ف)، اورا (ف)، اورنگ (ف)، اورنگزیب
(ف)، اوزار (ع)، اوصاف (ع)، اولا(ع)، اولاد(ع)،
اوسط (ع)، اوقات (ع)، اوج(ع)، ادبا(ع)، اوضاع(ع)،
اولیا(ع)، اوایل (ع)، اوّل (ع)، اوطاق (ف)، اہرمن(ف)،
اہل(ع)، اہل نظر(ف)، اہلکار(ف)، اہلیہ (ع)، اہلیا(ع)،
ایاغ (ت)، ایال(ف)، ایران (ف)، ایرانی (ف)، ایزد(ف)،
ایماں (ع)، ایمان (ع)، ایمان پرستی (ف)، ایمان فگن
(ف)، ایلچی (ت)۔

الف

ابتدا(ع)، ابن (ع)، ابراہیم (ع)، ابراہیم لودی (ع)، ابلیس
(ع)، اتفاق (ع)، اتفاقاً (ع)، اجازت (ع)، اجابت (ع،
اجارہ (ع)، اجرا (ع)، اجلاس (ع)، احتمال (ع)، احتیاج
(ع)، احتیاط (ع)، احسان (ع)، اختصار (ع)، اختلاف (ع)،
اخراجات (ع)، اخلاص (ع)، اخیار (ع)، ادراک (ع)، ارادہ
(ع)، ارتباط (ع)، ارم (ع)، ارمن (ف)، ارسال (ع)، ارشاد
(ع)، ازار (ع)، ازار بند (ف)، اسپغول (ف)، اشتب (ف)،
اشارہ (ع)، اشارہ (ع)، اضافت (ع)، اضافہ (ع)، اطمینان (ع)،
اطاعت (ع)، اطلاع (ع)، اظہار (ع)، اعتقاد (ع)، اعتراض
(ع)، اعتبار (ع)، اعلام (ع)، افاقہ (ع)، افتراق (ع)
افراط (ع)، افترا (ع)، افضال (ع)، افلاس (ع)، اقبال
(ع)، اقرار (ع)، اقلیم (ع)، اکفار (ع)، انگلستان (ف)، التجا
(ع)، التماس (ع)، التزام (ع)، الہام (ع)، الا (ع)، الٰہی
(ع)، الّا (ع)، الیمانی (ع)، الہاد (ع)، ام (ف)، امام شافعی
(ف)، امام بارہ (ف)، امام (ع)، امارت (ع)، امتحان (ع)،
امتیاز (ع)، امداد (ع)، امروز (ع)، امکان (ع)، املا (ع)

انتخاب(ع) ، انتشار(ع) ، انتظار(ع) ، انتظام(ع) ، انتقال (ع) ، انتقام (ع) ، انجیل (ف ، اندراج(ع) ، انحراف(ع) ، انبساط(ع) ، انسان(ع) ، انشاء (ع) ، انصاف (ع) ، انضراغ(ع) ، انعام(ع) ، انکار(ع) ، ایجاد(ع) ، ایذا(ف) ، ایں(ف) ، ایں ہم(ف) ، ایں چنیں (ف) ، ایضاً(ع) ۔

ب

ب (ف) ، بادنجاں (ف) ، باد دور(ف) ، بآں (ف) ، بایں(ف) بانچہ (ف) ، بازار(ف) ، بجنس(ع) ، بایزید(ف) ، بایزیدخاں(ف) بادام (ف) ، باداچہ(ف) ، باعث(ع) ، باش (ف) ، باشعور (ف) ، باشہ(ف) ، باشندہ (ف) ، باشی(ف) ، باشین (ف) ، باہم (ف) ، باہمہ(ف) ، باہر(ع) ، باک (ف) ، باکرہ (ع) ، باقی(ع) باکی (ع) ، باغ (ف) ، بانگ (ف) ، باغ باغ (ف) ، باغباں (ف) باغات (ف) ، باغی(ع) ، باز(ف) ، باج (ف) ، باجگزار(ف) ، بازدار(ف) ، بازی (ف) ، بازی گر(ف) ، بازو(ف) ، بازوبند (ف) ، باطن(ع) ، باطنی (ع) ، باطل (ع) ، بادشاہ(ف) ، بادشاہی (ف) ، بادکش (ف) ، بادگشتی (ف) ، بادپا (ف) ، بادفرنگ (ف) ، بادبان (ف) ، بادہ (ف) ، بادہ کش (ف)

بادر (ف)، بادصبا (ف)، بان (ف)، بانواں (ف)، بانی (ع)، بانو
(ف)، بافتن (ف)، بافتہ (ف)، باب (ع)، بابک (ف)، بابت
(ف)، بابر (ت)، بابا (ف) بام (ف)، بامدام (ف)، بایستن
(ف)، باید (ف)، بارش (ف)، بارگاہ (ف)، بارگی (ف)، بارگیر
(ف)، بارد (ع)، باداں (ف)، بارانی (ف)، باریک (ف، باولی
(ت)، باری (ع)، باری تعالیٰ (ع)، باریدہ (ف)، باریدن (ف)،
بارود (ف)، بارے (ف)، بال (ع)، بالائی (ف)، بالادشت (ف)،
بالشت (ف)، بالغ (ع)، باور (ف)، باورچی (ف)، باورچی خانہ
(ف)، بالکل (ع)، بالفعل (ع)، بت (ف)، بت شکن (ف)،
بت پرست (ف)، بت پرستی (ف)، بنات (ع)، بر (ف)، باید
ببیں (ف)، بپا (ف)، بجا (ف)، بجال (ف)، بجائے (ف)، بجر
(ف)، بجنگ (ف)، بچشم (ف)، بچگاں (ف)، بحر (ع)، بحری (ع)
بحال (ف)، بحالی (ف)، بحث (ع)، بخش (ف)، بخشش (ف)،
بخشر (ف)، بخشندہ (ف)، بخل (ع)، بخار (ع)، بخارا (ف)،
بخشی (ف)، بخشیدہ (ف)، بخشندہ (ف)، بخشندگی (ف)،
بخت (ف)، بخت بلند (ف)، بختر پوش (ف)، بختاور (ف)، بخیہ
(ف)، بخیل (ع)، بخیلی (ف)، بخور (ف)، بخوردی (ف)،
بخودی (ف)، بخواند (ف)، بداندیش (ف)، بدہضمی (ف)،
بدخشاں (ف)، بدذات (ف)، بدتر (ف)، بدعا (ف)، بدن (ع)

بدنصیب (ف)، بدنظر (ف)، بدنام (ف)، بدنامی (ف)، بدنیت (ف، بدپرہیز (ف)، بدپرہیزی (ف)، بدفعل (ف)، بدفعلی (ف)، بدبخت (ف)، بدبر (ف)، بدبو (ف)، بدبست (ف)، بدمعاش (ف) بدمعاشی (ف)، بداماری (ف)، بدر (ف)، بدر (ف، بدرجہ (ع) بدرو (ف)، بدرہ (ف)، بدل (ع)، بدلگام (ف)، بداں (ف)، بدیں (ف)، بدی (ف)، بدوی (ف)، بدولت (ف)، بدحال (ع)، بدرف (ع)، بداعت (ع)، بدایت (ع)، بداد (ف)، بدول (ع)، بدعت (ع)، بر (ف)، برآمد (ف)، برآورد (ف)، برآمدہ (ف) برآید (ف)، برائے (ف)، برائے (ف)، براق (ف)، برادہ (ف) برسر (ف)، برشکال (ف)، برہنہ (ف)، برہم (ف)، برق (ع)، برعکس (ف)، برکت (ف)، برکردن (ف)، برقرار (ف)، برق انداز (ف)، برخ (ف)، برخاست (ف)، برخاستن (ف)، برخلاف (ف)، برخور (ف)، برخوردار (ف)، برخیزش (ف)، برگ (ف)، برگشتن (ف)، برگشتہ (ف)، برگستان (ف)، برگستواں (ف) برگرفتن (ف) برتر (ف)، برطرف (ف)، برتری (ف)، برتاختہ (ف)، برتاختن (ف)، برتو (ف)، برد (ف)، بردہ (ت)، برداشت (ف)، برداشتن (ف)، بردار (ف)، برف (ف)، بربد (ف)، بربر (ع) برباد (ف)، بران (ف)، براہ (ف)، برات (ف)، برابر (ف)، بری (ف)، بریس (ف)، برو (ف)، برون (ف)، بروت (ف)"

برنج (ف)، برد(ع)، بریں (ف)، بریاں (ف)، برقع(ع)برقع
پوش (ف)، برغو(ف)، برتاع (غ)، برج (ع)، برد (ع)،
بردہ است (ف)، برف (ف)، برد پوش (ف)، بردبار(ف)
برید(ف)، بریدن (ف) بز(ف)، بزدل (ف)، بزدا(ف)، بزن
(ف)، بزاز(ع)، بزم (ف)، بزگیری (ف)، بزہ کار(ف)، بزہ کاری
(ف)، بزرگ (ف)، بزرگوار(ف)، بزور(ع)، بزیر(ف)، بس(ف)
بس کہ (ف)، بست (ف)، بستن (ف)، بستنی (ف)، بستہ(ف)،
بستند(ف)، بسم (ع)، بسر بردن (ف)، بسا(ف)، بستر(ف)
بستان (ف)، بسمل (ف)، بسم اللہ(ع)، بساط (ع)، بساطی
(ع)، بسیار (ف)، بسے (ف)، بشر(ع)، بشاش (ع)
بشاشت (ع)، بشارت (ع)، بصارت (ع)، بطن(ع)، بطال
(ع)، بعد(ع)، بعید(ع)، بعض (ع)، بغداد (ف)، بغن گر
(ف)، بغل (ف)، بغل گیری (ف)، بغاوت (ف)، بغیر(ع)
بغچہ (ف)، بغض(ع)، بغرا(ف)، بفت (ف)، بقر(ع)، بقرہ (ع)،
بقرعید(ع)، بقایا(ع)، بقال(ع)، بکر(ع)، بکتر(ف)، بکرچاں(ف)
بکار(ف)، بگتر(ف)، بگیر(ف)، بگو(ف)، بگوید(ف)، بگزارم(ف)
بگو(ف)، بگوئی (ف)، بگوید(ف)، بلغ (ف)، بلغم(ع)، بلکہ(ف)
بلد(ع)، بلوا(ع)، بلوغ (ع)، بلبل(ع)، بلند(ف)، بلیلہ
(ف)، بلا(ع)، بلور(ع)، بلاق(ف)، بلغ(ع)، بموجب(ف)

بمانہ(ف)، بن(ف)، بنفشہ(ف)، بنام(ف)، بنہ(ف)، بنی (ع)،
بنیاد(ف)، بنگش(ف)، بند(ف)، بندش(ف)، بندک(ف)،
بندگی(ف)، بندر(ف)، بندہ (ف)، بندی (ف)، بندرخانہ(ف)
بندوق (ف)، بندیم (ف)، بندوبست(ف)، بوحلیم (ع)،
بور(ف)، بواسیر(ع)، بو (ف)، بوار(ع)، بوے(ف)، بوز(ف)
بوزنہ(ف)، بودن(ف)، بوم(ف)، بوالہوس (ف)، ابوجہل(ع)،
بوالفضول (ف)، بوستان (ف)، بوسہ (ف)، بوشہر(ف)،
بوسیدن(ف)، بوسیدہ (ف)، بوزہ (ف)، بونہ(ف)، بور(ف)
بول(ع)، بہس (ع)، بہم(ف)، بہمن(ف)، بہمنی(ف)، بہرہ
(ف)، بہر(ف)، بہرمند(ف)، بہرہ ور(ف)، بہرجا(ف)، بہل
(ف)، بہلول (ع)، بہلول خاں لودی (ب)، بہا(ع)، بہادر
(ف)، بہادرشاہ(ف)، بہانہ (ف)، بہار(ف)، بہاءالحق
بہشت(ف)، بہتر(ف)، بہترین(ف)، بہی(ف)، بیجا(ف)، بہشتی
(ف)، بے (ف)، بے ادب(ف)، بے ادبی (ف)، بے عقل (ف)،
بے عیب (ف)، بے ایمان (ف)، بے سپاس (ف)، بے سر(ف)،
بے حیا(ف)، بے حال(ف)، بے خبر(ف)، بے خود (ف)، بے چوں(ف)،
بے چوبہ(ف)، بے زبان(ف)، بے دریغ (ف)، بے قرار(ف)، بے جا
(ف)، بے شمار(ف)، بے نگوں (ف)، بے نظیر(ف)، بے نیاز(ف)
بے بہر(ف)، بے ہا(ف)، بے بہار (ف)، بے مہاب (ف)، بے لگام

(ف)، بے زرع (ف)، بے کس (ف)، بی (ف)، بیا (ف)، بیاض (ف)
بیان (ف)، بیادی (ف)، بیفتار (ف)، بیفتم (ف)، بیباک (ف)،
بیباق (ف)، بیگانہ (ف)، بیں (ف)، بیاباں (ف)، بیست (ف)،
بلیند (ف)، بینم (ف)، بینا (ف)، بینائی (ف)، بیندہ (ف)، بینی
(ف) بی بی (ف)، بیم (ف)، بیمار (ف)، بیماری (ف)، بیوتات (ع)،
بیش (ف)، بیسر (ف)، بیشی (ف)، بیہودہ (ف)، بیکار (ف)، بیخ
(ف)، بیخ کنی (ف)، بیگ (ت)، بیگم (ت)، بیگار (ف)، بیگوش (ف)
بیزار (ف)، بیزاری (ف)، بیدست (ف)، بیدشک (ف)،
بیدرنگ (ف)، بیدار (ف)، بیداری (ف)، بینوا (ف)، بیری (ف)
بیروں (ف)، بیل (ف)، بیلچہ (ف)، بیلہ (ف)، بے وقوف (ف)
بے وفا (ف)، بے وفائی (ف)، بیوہ (ف)، بیع (ف)، بیعانہ (ف)،
بیع خرید (ف)، بیضہ (ف)، بیت (ع)، بیت المقدس (ع)
بیع نامہ (ف)، بیرق (ف)، بیرم (ت).

پ

پا (ف)، پانداز (ف)، پابند (ف)، پابندی (ف)، پات
(ف)، پاپوش (ف)، پاداش (ف)، پادارہوا (ف)، پادشاہ (ف)،

پازیب (ف)، پاجامہ (ف)، پار (ف)، پارس (ف)، پارسا (ف)، پارہ (ف)، پارچہ (ف)، پارچہ ست (ف)، پاس (ف)، پاسبان (ف)، پاسنگ (ف)، پاش (ف)، پاشیدن (ف)، پاشویہ (ف)، پاک (ف)، پاکباز (ف)، پاکی (ف)، پاکیزہ (ف)، پاکیزگی (ف)، پاگاہ (ف)، پامال (ف)، پامال (ف)، پالان (ف)، پاے (ف)، پائخانہ (ف)، پانصد (ف)، پایگاہ (ف)، پائے (ف)، پایہ (ف)، پائے دار (ف)، پائے داری (ف)، پائندہ خان (ف)، پخ (ف)، پختہ (ف)، پرّاں (ف)، بر (ف)، پراگندہ (ف)، پرانیدن (ف)، پرتگال (ف)، پرجست (ف)، پرخاش (ف)، پرخراش (ف)، پردہ (ف)، پرزہ (ف)، پرست (ف)، پرستش (ف)، پرسش (ف)، پرسی (ف)، پرسیدن (ف)، پرکار (ف)، پرگنہ (ف)، پرند (ف)، پرندہ (ف)، پرداخت (ف)، پرداختن (ف)، پرواز (ف)، پروانہ (ف)، پروانگی (ف)، پرور (ف)، پروردہ (ف)، پروردن (ف)، پرورش (ف)، پروردگار (ف)، پرہیز (ف)، پرہیزگار (ف)، پرہیزیدن (ف)، پری (ف)، پریشان (ف)، پریشانی (ف)، پزادہ (ف)، پزیر (ف)، پزیرختن (ف)، پژمردہ (ف)، پژوہش (ف)، پژوہیدن (ف)، پس (ف)، پسپا (ف)، پس پردہ (ف)، پس پشت (ف)، پست (ف)، پستان (ف)، پس خوردہ (ف)، پسر (ف)، پس غیبت (ف)،

پسم (ف)، پسند (ف)، پسندیدہ (ف)، پسیج (ف)، پشتو (ف)، پشت (ف)، پشنک (ف)، پشتہ (ف)، پشتینی (ف)، پشمینہ (ف)، پشیمانی (ف)، پشیواز (ف)، پشیین (ف)، پشینہ (ف)، پگاہ (ف)، پلم (ف)، پلنگ (ف)، پلیتہ (فلیتہ) (ف)، پلید (ف)، پلیتن (ف)، پلیپا (ف)، پناہ (ف)، پناہ ہندہ (ف)، پنج (ف)، پنجم (ف)، پند (ف)، پندار (ف)، پنداشتن (ف)، پنگ (ف)، پنہاں (ف)، پنیر (ف)، پوپل (ف)، پودینہ (ف)، پوزش (ف)، پولاد (ف)، پوست (ف)، پوسیں (ف)، پوش (ف)، پوشاک (ف)، پوشش (ف)، پوشیدہ (ف)، پوشیدن (ف)، پوئیدن (ف)، پیمان (ف)، پہلو (ف)، پہلوان (ف)، پہن (ف)، پیام (ف)، پیال (ف)، پیادہ (ف)، پیاز (ف)، پیچ (ف)، پیچک (ف)، پیچ وتاب (ف)، پیچہ (ف)، پیچش (ف)، پیچیدن (ف)، پیچیدہ (ف)، پے (ف)، پیراہن (ف)، پیرزادہ (ف)، پیرپرست (ف)، پیروی (ف)، پیرو (ف)، (پیروکار (ف)، پیزار (ف)، پیدایش (ف)، پیداوار (ف)، پیش (ف)، پیش آمد (ف)، پیشکش (ف)، پیش قبضہ (ف)، پیش کار (ف)، پیشگاہ (ف)، پیشگی (ف)، پیشتر (ف)، پیشدستی (ف)، پیشندر (ف)، پیشرو (ف)، پیشوا (ف)، پیشوائی (ف)، پیش رو (ف)، پیشاب (ف)، پیشانی (ف)،

پیشہ (ف)، پیک (ف)، پیکر (ف)، پیکان (ف)، پیکانی (ف)،
پیکار (ف)، پیمان شکن (ف)، پیمان (ف)، پیمانہ (ف)،
پیمایش (ف)، پیمودہ (ف)، پیمودن (ف)، پیل مرداں
(ف)، پیل دماں (ف)، پیل (ف)، پیل افگن (ف)، پیوند
(ف)، پیوستہ (ف)، پیوستن (ف)،

ت

ت (ف)، تا (ف)، تاب (ف)، تاباں (ف)، تابناک (ف)،
تابع (ع)، تابوت (ف)، تاتار (ف)، تاثیر (ع)، تاخت (ف)،
تاختن (ف)، تاخیر (ع)، تاج (ع)، تاجر (ع)، تازہ (ف)،
تازی (ف)، تار (ف)، تارک (ع)، تاراج (ف)، تاریک
تاریکی (ف)، تاریخ (ع)، تاختن (ف)، تاختہ (ف)
تاکید (ع)، تالاب (ف)، تالیف (ع)، تاوان (ع)، تاویل
(ع) تاہم (ف)، تاس (ع)، تاش (ف)، تائید (ع)، تامل
(ف) تبسم (ع)، تبدیلی (ع)، تبر (ف)، تبرک (ع)، تباشیر
(ف) تباہ (ف)، تباہی (ف)، تبار (ف)، تتارچہ (ف)، تتمہ
(ع) تثلیث (ع)، تیک (ف)، تپاک (ف)، تپش (ف)،

تپیدن (ف)، تپنچہ (ف)، تجارت (ع)، تجار (ع) تجارہ (ع)
تجاوز (ع)، تجربہ (ع)، تجویز (ع)، تجہیز (ع)، تحفہ (ع)، تحت (ع)،
تہتک (ع)، تحمل (ع)، تحریک (ع)، تحریر (ع)، تحلیل (ع)،
تہدیہ (ع)، تحصیل (ع)، تحصیلدار (ف)، تحقیق (ع)، تخت (ع)،
تخت نشین (ف)، تخت رواں (ف) تختہ (ع)، تخفیف (ع)،
تخمینہ (ع)، تخلیہ (ع)، تخلص (ع)، تخم (ف)، تخم ریزی (ف)،
تخیل (ع)، تدبیر (ع)، تدریج (ع)، تدارک (ع)، تذبذب،
(ع)، تذکرہ (ع)، تر (ف)، ترازو (ف)، تراش (ف)، تراشیدن
(ف)، تربز (ف)، تربزہ (ف)، ترس (ف)، ترش (ع)، ترسیدن
(ف)، ترک (ع)، ترکشی (ف)، ترکہ (ع)، ترکیب (ع)، ترقی (ع)،
ترکھان (ف)، ترجیح (ع)، ترجمہ (ع)، ترتیب (ع)، تردید
(ع)، تردد (ع)، ترمیم (ع)، تری (ف)، ترنکار (ف)، ترنک
(ف)، ترنگ (ف)، ترشی (ف)، ترک (ف)، ترکتازی
(ف)، ترکستان (ف)، تربت (ع)، ترنج (ف)، ترنجین (ع)،
ترنگ (ع)، ترلیک (ت)، تزک (ت)، تسکین (ع)، تسبیح (ع)،
تسمہ (ف)، تسلیم (ف)، تسلّی (ف)، تسویہ (ع)، تشدد (ع)
تشنہ (ف)، تشت (ف)، تشخیص (ع)، تشنگی (ف)، تشریح (ع)،
تشریف (ع)، تشبیہہ (ع)، تشویش (ع) تشنج (ع) تشفی (ع)،
تصنیف (ع)، تصفیہ (ع)، تصوّر (ع)، تصویر (ع)، تعدی

(ع)، تعصّب (ع)، تعجب (ع)، تعلّق (ع) تعاقّب (ع)،
تعیّن (ع)، تعینات (ع)، تعزیر (ع)، تعزیہ (ع)، تعظیم (ع)، تعطیل
(ع)، تعداد (ع)، تعمیر (ع)، تعمیل (ع)، تعریف (ع)، تعلق (ع)،
تعلقہ (ع)، تعالیٰ (ع)، تعلیم (ع)، تعویذ (ع)، تغاری (ف)، تغار
(ت)، تغیّر (ع)، تغلب (ع)، تغلق (ت)، تف (ف)، تفسیدن
(ف)، تفسیر (ع)، تفصیل (ع)، تفتیش (ع)، تفرقہ (ع)، تفریح (ع)،
تفریق (ع)، تفاوت (ع)، تفسیدل (ع)، تفحص (ع)، تفنگ
(ف)، تقاضا (ع)، تقاوی (ع)، تقسیم (ع)، تقریر (ع)، تقصیر (ع)،
تقدیر (ع)، تقرر (ع)، تقلید (ع)، تقویت (ع)، تکبّر (ع)، تکبیر
(ع)، تکمہ (ف)، تکمیل (ع)، تکرار (ع)، تکلیف (ع)، تکلّف (ع)،
تکہ (ف)، تلخ (ف)، تلخی (ف)، تلقین (ع)، تلطف (ع)، تلفّظ (ع)،
تلوّن (ع)، تلاش (ت)، تلافی (ع)، تمثیل (ع)، تمسک (ع)،
تمہید (ع)، تمکنت (ع)، تمنات (ت)، تماشا (ع)، تماش بین (ف)،
تماچہ (ت)، تمامی (ع)، تمام (ع)، تمیز (ع)، تمنّا (ع)، تیمم (ع)،
تنر (ف)، تندر (ف)، تندی (ف)، تنگ (ف)، تنگ نامے (ف)
تنگی (ف)، تندور (ف)، تنباں (ف)، تنبیہہ (ف)، تنبور (ف)،
تن (ف)، تنسیخ (ع)، تنہا (ف)، تنقیح (ع)، تنخواہ (ف)، تعظیم (ع)،
تنزل (ع)، تندہی (ع)، تندرست (ع)، تناسخ (ع)، تنازع (ع)،
تناول (ع)، تنعل (ع)، تنباکو (ف)، تنہ (ف)، توم مین (ع)،

تو (ف)، توضیق (ع)، توازن (ع)، تواریخ (ع)، توانی (ف)،
توانم زیست (ف)، توریت (ع)، تواجد (ع)، تواضح (ع)، تواں
(ف)، توت (ف)، توئی (ف)، توتیا (ف)، توتی (ف)، تور (ع)،
تورج (ف)، توشک (ف)، توشک خانہ (ف)، توشہ دان (ف)،
توشہ (ف)، توشہ خانہ (ف)، تودہ (ف)، توحید (ع)، توپ (ت)،
توقیر (ع)، توبرہ (ف)، توبہ (ع)، تومان (ت)، تور (ف)، تول (ف)،
توقع (ع)، توقف (ع)، توجہ (ع)، تولد (ع)، توصیف (ع)،
تونگر (ف)، تونگری (ف)، تہریت (ع)، تہتک (ع)، تہبند
(ع)، تہلکہ (ع)، تہمت (ع)، تہ خانہ (ف)، تہذیب (ع)،
تیار (ف)، تباباں (ف)، تیمار (ف)، تیمارداری (ف)، تیر (ف)
تیرگر (ف)، تیرہ دل (ف)، تیرانداز (ف)، تیشہ (ف)، تیغ (ف)،
تیغ آرائی (ف)، تیغا (ف)، تیز (ف)، تیزاب (ف)، تیزی (ف)،
تیمور (ت)۔

ث

ثابت (ع)، ثالث (ع)، ثانی (ع)، ثبات (ع)، ثبوت (ع)،
ثریا (ع)، ثقیل (ع)، ثلث (ع)، ثم (ع)، ثمار (ف)، ثمر (ع)،
ثمن (ع)، ثمن (ع)، ثنا (ع)، ثواب (ع)۔

ج

جا بجا (ف)، جابر (ع)، جام (ع)، جام جم (ف)، جامع (ع)
جامع مسجد (ع)، جاموس (ع)، جائز (ع)، جاندار (ف)، جار
(ع)، جاری (ع)، جاوید (ف)، جاہل (ع)، جائے (ف)،
جاں سپرد (ف)، جاسوس (ع)، جاسوسی (ف)، جاہد (ع)
جاگیر (ف)، جاجم (ف)، جائے ضرورت (ف)، جادہ (ع)، جادو
(ف)، جاں (ف)، جانشین (ف)، جاں کندنی (ف)، جاندار (ف)
جانماز (ف)، جانور (ف)، جاناں (ف)، جانب (ع)، جانی (ف)
جانفزا (ف)، جایگہ (ف)، جبر (ع)، جبار (ع)، جبال (ع)،
جدا (ف)، جدل (ع)، جدید (ع)، جدی (ع)، جدائی (ف)، جذب
(ع)، جذبہ (ع)، جذام (ع)، جذام والہ (ع)، جراح (ع)، جرار
(ع)، جراد (ع)، جراب (ت)، جرأت (ع)، جرح (ف)، جرعہ
(ع)، جرم (ع)، جرمانہ (ف)، جرہ (ف)، جریب (ع)، جریدہ
(ع)، جرگہ (ت)، جزا (ع)، جزرومد (ع)، جزیہ (ع) جز
ف)، جزم (ع)، جسم (ع)، جسامت (ع)، جستن (ف)، جستجو
ف)، جشن (ف)، جعفری (ع)، جعل (ع)، جعلساز (ف)، جعلی
(ع)، جغرافیہ (ت)، جفت (ف)، جفا (ع)، جفاکش (ف)، جگر (ف)،

جگری (ف) ، جگہ (ف) ، جل (ف) ، جلسہ (ع) ، جلد (ع) ، جلدی (ف)
جلوہ (ع) ، جلوہ گر (ف) ، جلال (ع) ، جلاجل (ف) ، جلالت (ع) ،
جلا وطنی (ف) ، جلیل (ع) ، جلوس (ع) ، جلیب (ع) ، جلوہ دار
(ف) ، جلاد (ع) ، جِلا (ع) ، جِلَو (ف) ، جلا، (ع) ، جلد گر (ف) ،
جلدا (ع) ، جلاب (ع) ، جملہ (ع) ، جمعہ (ع) ، جم (ف) ، جمہور (ع) ،
جمہوری (ع) ، جمع (ع) ، جماعت (ع) ، جمال (ع) ، جمعیت (ع) ،
جمیع (ع) ، جنب (ف) ، جنبی (ف) ، جنازہ (ع) ، جناب (ع) ، جنات
(ع) ، جنون (ع) ، جنوب (ع) ، جنّت (ع) ، جنبش (ف) ، جن (ع) ،
جنس (ع) ، جنگ (ف) ، جنگ آزما (ف) ، جنگل (ف) ، جنگار (ف)
جنگی (ف) ، جنداں (ف) ، جو (ف) ، جوہر (ع) ، جوق (ت) ، جوش
(ع) ، جوشاندہ (ف) ، جوشیدن (ف) ، جولاں (ف) ، جوار (ف) جویا
(ف) ، جویاں (ف) ، جوئندہ (ف) ، جوئے (ف) ، جوئے بار (ف)
جواہر (ع) ، جواں (ف) ، جوانی (ف) ، جوانمرد (ف) ، جوانمردی (ف)
جواب (ع) ، جواب دہی (ف) ، جواں (ف) ، جہد (ف) ، جہل (ع) ،
جہاں (ف) ، جہانگیر (ف) ، جہاز (ع) ، جہاد (ع) ، جہاندیدہ (ف)
جہاں (ف) ، جہاں تاب (ف) ، جہاں پناہ (ف) ، جہالت (ع) ، جہیز
(ع) ، جہنّم (ع) ، جیفہ (ت) ، جیب (ت) ، جید (ع) ، جیران (ف).

چ

چابک (ف)، چابک رکیب (ف)، چادر (ف)، چارہ سازی (ف)
چاشنی (ف)، چاق (ت)، چاقو (ف)، چاک (ف)، چاکر (ف)، چاکر یم
(ف)، چالاک (ف)، چالاک دست (ف)، چالاکی (ف)، چاہی (ف)
چار وادار (ف)، چار بانگ (ف)، چاک کردن (ف)، چپاتی (ف)
چخ (ف)، چخیدن (ف)، چدار (ف)، چراغ (ف)، چراغ جہاں (ف)
چراہنچی (ت)، چرب (ف)، چربی (ف)، چربیدن (ف)، چرخ (ف)
چرخہ (ف)، چرغ (ف)، چریدن (ف)، چسپ (ف)، چسپاں
(ف)، چسپیدن (ف)، چست (ف)، چشت (ف)، چشم (ف)،
چشم دید (ف)، چشم پوشی (ف)، چشم نمائی (ف)، چشمہ (ف)، چشمۂ
کوثر (ف)، چشیدہ (ف)، چشیدن (ف)، چنار (ف)، چنلی (ت)
چغلی (ف)، چق (ت)، چقماق (ت)، چقندر (ف)، چکاچک (ف)
چکر (ف)، چکن (ف)، چکیدن (ف)، چگون (ت)، چلۃ (ف)،
چلغوزہ (ف)، چلم (ف)، چلملہ (ف)، چلّہ (ف)، چمن (ف)، چمچہ (ف)
چنار (ف)، چناں (ف)، چنانچہ (ف)، چنیں (ف)، چند (ف)،
چندہ (ف)، چنداں (ف)، چند.بں (ف)، چنگ (ف)، چنگل (ف)
چنگیز (ت)، چنگیز خاں (ت)، چو (ف)، چوں (ف)، چونکہ (ف)،

چوزہ (ف)، چوغہ (ت)، چوب (ف)، چوب چینی (ف)، چوگان (ف)، چہ (ف)، چہا (ف)، چہار (ف)، چہارم (ف)، چہچہ (ف)، چہ دار (ف)، چہرہ (ف)، چہ کار (ف)، چہ لائے (ف)، چہل (ف) چہل ثنا (ف)، چہل قدمی (ف)، چیدہ (ف)، چیدن (ف)، چیچک (ف)، چیر (ف)، چیرہ (ف)، چیرہ دستی (ف)، چیز (ف) چیستاں (ف)، چیست آں (ف)، چین (ف)۔

ح

حاتم (ع)، حادثہ (ع)، حاجت (ع)، حارج (ع)، حاسد (ع)، حاشیہ (ع)، حاصل (ع)، حاضر (ع)، حاضر حضور (ع)، حاضر جواب (ع)، حاضرات (ع)، حاضری (ع)، حافظ (ع)، حافظ (ع)، حاکم (ع)، حال (ع)، حالت (ع)، حالا (ع)، حالی (ف)، حامل (ع)، حاملہ (ع)، حامی (ع)، حایل (ع)، حاوی (ع)، حب (ع)، حباب (ع)، حبس (ع)، حبش (ع)، حبوب (ع)، حبیب (ع)، حتیٰ (ع)، حجاب (ع)، حجام (ع)، حجامت (ع)، حج (ع)، ذوالحج، احرام، تلبیہ، سنگ اسود، طواف، صفا و مروہ، منیٰ، خطبہ، عرفات، مزدلفہ، زم زم، حجرہ (ع)، حجت (ع)، حد (ع)، حدت (ع)، حدود (ع)، حدیث (ع)، حراست (ع)، حرارت (ع)، حراص (ع)، حراف (ع)، حرام (ع)

حرام خور (ف)، حرام خواری (ف)، حرام زادہ (ف)، حرب (ع)
حرج (ع)، حرص (ع)، حرف (ع)، حرفت (ع)، حرفات (ع)
حرکت (ع)، حرق (ع)، حرم (ع)، حرمت (ع)، حروفِ
تہجی (ع)، حریص (ع)، حریرہ (ع)، حریف (ع)، حریفی (ع)،
حس (ع)، حساب (ع)، حسب (ع)، حسد (ع)، حسرت (ع)، حَسن
(ع)، حُسن (ع)، حسن ناک (ف)، حسن الچراغ (ف)، حسن الجمال
(ع)، حسن التمام (ع)، حسن الوجوہ (ع)، حسیب (ع)، حسین
(ع)، حشر (ع)، حشمت (ع)، حصب (ع)، حصر (ع)، حصہ (ع)،
حصول (ع)، حضرت (ع)، حضور (ع)، حضوری (ف)، حظ (ع)،
حفاظت (ع)، حق (ع)، حق پرست (ف)، حقّا (ف)، حقانی (ف)
حقارت (ع)، حق تعالیٰ (ع)، حقوق (ع)، حقہ (ع)، حقنہ (ع)،
حقیت (ع)، حقیر (ع)، حقیقت (ع)، حقیہ (ع)، حماقت (ع)
حکام (ع)، حکایت (ع)، حکایات (ع)، حکم (ع)، حکما (ع)، حکمنامہ
(ف)، حکمت (ع)، حکومت (ع)، حکیم (ع)، حل (ع)، حلّ (ع)،
حلال (ع)، حلال خور (ف)، حلب (ع)، حلف (ع)، حلق (ع)
حلقہ (ع)، حلم (ع)، حلوا (ع)، حلول (ع)، حلیم (ع)، حلیمی
(ع)، حلیہ (ع)، حماقت (ع)، حمام (ع)، حمایت (ع)،
حمایتی (ع)، حمایل (ع)، حمد (ع)، حمزہ (ع)، حمل (ع)، حملہ
(ع)، حمید (ع)، حیل (ع)، حنیف (ع)، حواس (ع)، حواسِ خمسہ

(ع)، ۵۰۔ پیار (ب)، ۵۱۔ قتل (ع)، ۵۲۔ وجد (ف)، ۵۳۔ آسرا (ب)، ۵۴۔ قربان (ف)، ۵۵۔ مہربان (ف)، ۵۶۔ مہلت (ب)، ۵۷۔ بے محتاج (ف)، ۵۸۔ پیغمبر (ف)، سالک (ع)، ۶۰۔ صادق (ع)، ۶۱۔ شہدے (ع)، ۶۲۔ شہید (ع)، ۶۳۔ مشائخ (ع)، ۶۴۔ درویش (ف) ۶۵۔ رشید (ع)، ۶۶۔ برکت (ع)، ۶۷۔ درود (ع)، ۶۸۔ عرض داشت (ف)، ۶۹۔ آس (ف)، ۷۰۔ اندیشہ (ف)، ۷۱۔ حضور (ف)، ۷۲۔ مقام (ع)، ۷۳۔ خرچ (ب)، ۷۴۔ سالار (ف)، ۷۵۔ کوچ (ت)، ۷۶۔ اللہ (ع)، ۷۷۔ قادر (ع)، ۷۸۔ کریم (ع)، ۷۹۔ رحیم (ع)، ۸۰۔ مشکل (ف) ۸۱۔ ترکش (ف)، ۸۲۔ نوازہ (ف)، ۸۳۔ حاضر (ع)، ۸۴۔ ظاہر (ع)، ۸۵۔ صبر (ع)، ۸۶۔ دیدار (ف)، ۸۷۔ بندہ (ف)، ۸۸۔ شریعت (ع)، ۸۹۔ شرع (ع)، ۹۰۔ سجدہ (ع)، ۹۱۔ درد (ف)، ۹۲۔ عجب (ف) ۹۳۔ نہال (ف)، ۹۴۔ دام (ف)، ۹۵۔ تمبول (ف)۔

۱۔حکم (ع)، ۲۔ راضی (ع)، ۳۔ بخشیش (ف)، ۴۔صاحب (ع)، (۵)۔
دربار (ف)، ۶۔ کپڑا (ب)، ۷۔ شیخ (ع)، ۸۔ پیر (ف)، ۹۔ قلم (ع)،
۱۰۔ قدرت (ع)، ۱۱۔ سلامت (ع)، ۱۲۔ حرام خور (ع)، ۱۳۔ آخری
(ع)، ۱۴۔ وقت (ع)، ۱۵۔ اصل (ع)، ۱۶۔ شاہ (ف)، ۱۷۔ سلطان
(ع)، ۱۸۔ صفت (ع)، ۱۹۔ جماعتی (ع)، ۲۰۔ ٹکسال (ب)، ۲۱۔ قیمت
(ع)، ۲۲۔ رزق (ع)، ۲۳۔ صلاح (ع)، ۲۴۔ غریب (ع)، ۲۵۔ مسکین
(ع)، ۲۶۔ شکر (ع)، ۲۷۔ تخت (ف)، ۲۸۔ حاصل (ع)، ۲۹۔ آسمان
(ف)، ۳۰۔ کریم (ع)، ۳۱۔ دعا (ع)، ۳۲۔ درگاہ (ف)، ۳۳۔ حال
(ع)، ۳۴۔ سرور (ف)، ۳۵۔ عمل (ع)، ۳۶۔ خصم (ف)، ۳۷۔ خاک
(ف)، ۳۸۔ قاضی (ع)، ۳۹۔ خدائی (ف)، ۴۰۔ نماز (ف)، ۴۱۔ قرآن (ع)،
۴۲۔ گور (ف)، ۴۳۔ دریا (ف)، ۴۴۔ دانا بینا (ف)، ۴۵۔ جہاں
(ف)، ۴۶۔ محل (ع)، ۴۷۔ بخش (ف)، ۴۸۔ غبار (ف)، ۴۹۔ انسان

(ع)، حوالہ(ع)، حوت(ع)، حور(ع)، حوصلہ(ع)، حوض(ع)
حویلی(ع)، حیا(ع)، حیات(ع)، حیثیت(ع)، حیدر(ع)
حیران(ع)، حیرت(ع)، حیض(ع)، حیف(ع)، حیرانی(ف)
حیل(ع)، حیلہ سازی(ف)، حیوان(ع)۔

خ

خاتم(ع)، خاتمہ(ع)، خاتون(ت)، خادم(ع)، خار(ف)
خازن(ع)، خارش(ف)، خارج(ع)، خاطر(ع)، خاطر جمع(ع)
خاصیت(ع)، خاصہ(ف)، خاک(ف)، خاک تودہ(ف)،
خاکروب(ف)، خاکستر(ف)، خاکی(ف)، خال(ف)، خالص
(ع)، خالصہ(ع)، خالق(ع)، خالی(ع)، خام(ف)، خاموش
(ف)، خاموشی(ف)، خامی(ف)، خان(ف)، خانساماں(ف)، خانقاہ
(ع)، خانقاہ(ع)، خانخاناں(ف)، خانگی(ف)، خاندان(ف)
خانم(ف)، خانماں(ف)، خانہ(ف)، خافی خان(ع)، خاوند(ف)
خایک(ف)، خایف(ع)، خاین(ع)، خایہ(ف)، خبر(ع)
خبردار(ف)، خبرداری(ف)، خبط(ع)، خبطی(ع)، خبیث
(ع)، خناس(ع)، خت(ع)، ختم(ع)، ختنہ(ع)، خجالت
(ع)، خجت(ف)، خدا(ف)، خدایا(ف)، خدائی(ف)، خداتعالیٰ
(ف)، خدانخواستہ(ف)، خداوند(ف)، خدر(ع)، خدشہ(ع)

خول (ع)، خدمت (ع)، خدمت گار (ف)، خدمتی (ف)،
خدنگ (ف)، خر (ف)، خراب (ع)، خرابی (ف)، خراج (ع)،
خراد (ع)، خراش (ف)، خراشیدن (ف)، خراسان (ف)،
خرافات (ف)، خراد (ف)، خرامان (ف)، خرامد (ف)، خرامیدن
(ف)، خرج (ع)، خرچ (ف)، خربوزہ (ف)، خرخرہ (ف)،
خرخشہ (ف)، خارجی (ع)، خرجین (ف)، خرد (ف)، خرگوش
(ف)، خرفت (ع)، خرقہ (ع)، خرما (ف)، خرمن (ف)، خرم (ف)،
خرمستی (ف)، خرمہرہ (ف)، خروار (ف)، خروج (ع)، خروش
(ف)، خروشیدن (ف)، خرید (ف)، خریدن (ف)، خریطہ (ع)،
خریف (ع)، خزان (ف)، خزانہ (ع)، خزانچی (ف)، خس (ف)
خسارہ (ع)، خستن (ف)، خستہ (ف)، خسرہ (ع)، خسر (ف
خسرہ (ف)، خشت (ف)، خشخاش (ف)، خشم (ف)، خشبو
(خوشبو) (ف)، خصم (ع)، خصم (ت)، خصبہ (ع)، خصلت (ع)
خصوصاً (ع)، خصی (ع)، خضر (ع)، خطا (ع)، خطاب (ع)
خطا بخش (ع)، خطرہ (ع)، خطبہ (ع)، خفا (ف)، خفتان (ت)
خفیف (ف)، خفی (ف)، خفت (ع)، خفتہ (ف)، خفتن (ف)، خفیہ
(ع)، خلاص (ع)، خلاصی (ف)، خلجی (ب)، خلف (ع)، خلعت
(ع)، خلت (ع)، خلد (ع)، خلص (ع)، خلل (ع)، خلاف (ع)،
(ع)، خلق (ع)، خلقت (ع)، خلیج (ع)، خلیفہ (ع).

(ابوبکر، عمر، عثمان، علی)، خلاق (ع)، خلیل (ع)، خلوت (ع)، خمار
(ع)، خم (ف)، خمر (ع)، خمس (ع)، خمش (ف)، خموشاں (ف)
خمیر (ع)، خناق (ف)، خندرو (ف)، خنجر (ف)، خندق (ع)، خنداں
(ف)، خنداہ (ف)، خندیدن (ف)، خنک (ف)، خنیرہ (ف)، خنگ
(ف)، خواب (ف)، خوابگہ (ف)، خواب گاہ (ف)، خواجہ سرا (ف)
خواست (ف)، خواست گار (ف)، خواستن (ف)، خواجہ (ف)
خواجہ انور ، خواجہ خضر ، خوار (ف)، خواری (ف)، خواتین (ف)
خوانین (ف)، خوانندہ (ف)، خوانچہ (ف)، خواہ (ف)، خواہد گزشت
(ف)، خواہاں (ف)، خواہش (ف)، خواہندہ (ف)، خواندن (ف)
خواندہ (ف)، خواہ (ف)، خوانی (ف)، خواب (ف)، خوار (ف
خواس (ف)، خواص (ف)، خوید (ف)، خوف (ف)، خوئے (ف
خوشہ (ف)، خوشا (ف)، خور (ف)، خورا (ف)، خورہ (ف)، خول
(ف)، خوض (ع)، خور (ع)، خوش (ف)، خوش سیر (ف)، خوشحال
(ف)، خوشحالی (ف)، خوش (ف)، خوشخبری (ت)، خوشخو (ف)
خوش زباں (ف)، خوشترک (ف)، خوشنود (ف)، خوشنودی (ف
خوش لقا (ف)، خوشا (ف)، خوش آئے (ف)، خوش آمد (ف)، خود
(ف)، خوشی (ف)، خوندکار (ف)، خودکشی (ف)، خود غرض (ف)
خودغرضی (ف)، خودنما (ف)، خودنمائی (ف)، خودپسند (ف)، خودبخود
(ف)، خود پرست (ف)، خودمختار (ف)، خودروی (ف)، خورشہ

(ف)، خورشید (ف)، خود (ف)، خورد (ف)، خوردہ (ف)، خوردنی
(ف)، خوراک (ف)، خون راں (ف)، خورانیدن (ف)، خو(ف) خوں
(ف)، خوک (ف)، خونخوار (ف)، خوب (ف)، خوبصورت (ف)،
خوب کلاں (ف)، خوباں (ف)، خوبانی (ف)، خوبی (ف)، خوابیدہ
(ف)، خویش (ف)، خویشتن (ف)، خیال (ع)، خیانت (ع)،
خیرہ (ف)، خیل (ع)، خیل خانہ (ع)، خیش (ف)، خیز (ف)،
خیزین (ف)، خیمہ (ف)، خیرات (ع)، خیر خواہ (ف)، خیبر (ع)، خیر (ع)

د

دام (ف)، داؤد (ع)، داؤدی (ع)، داوزری (ع)، دائم (ع)
داعیہ (ع)، داشت (ع)، داشتن (ف)، داستان (ف)، داخل
(ع)، داغ (ف)، داغ رو (ف)، دانہ (ف)، دانا (ف)، دان (ف)
دانشمند (ف)، داند (ف)، دانم (ف)، دانائی (ف)، داناوبینا (ف)
دانش (ف)، دانشتن (ف)، دانش پژدہ (ف)، دامن (ف)،
دانی (ف)، دام (ف)، دامن گیر (ف)، دم (ف)، دامار (ف)،
دماری (ف)، دامی (ف)، دائر (ع)، دائرہ (ع) دارد (ف)
دلدومدار (ف)، دارا (ف)، دارائے دین (ف)، داراشکوہ (ف)
داری (ف)، دارالخلافت (ع)، دارو (ف)، داروغہ (ف)، دال
(ع) دالان (ف)، داددہندہ (ف)، دبدبہ (ع)، دباغت (ع)

دبستان (ف)، دبستانِ مذاہب (ف)، دبیر (ع)، دخلی (ع)، دخل (ع) دخمہ (ع)، دخان (ع)، دفتر (ف)، درد (ف)، درآویختن (ف) داس (ع)، درحقیقت (ف)، درحال (ف)، درک (ع)، درکار (ف)، درخش (ف)، درخشاں (ف)، درخشیدن (ف)، درخت (ف)، درخور (ف)، درخواست (ف)، درگاہ (ف)، درگذشت (ف)، درگذشتن (ف)، درگذر (ف)، درج (ع)، درز (ف)، درجہ (ع)، درزی (ف) درد (ف)، دردناک (ف)، دردمند (ف)، درنیابد (ف)، درش (ف) دربان (ف)، دربار (ف)، درم (ف)، دربارہ (ف)، درمن (ف) درمیان (ف)، درماہ (ف)، درماندہ (ف)، دریا (ف)، دریاب (ف)، دریافت (ف)، دریافتن (ف)، دررسیدہ (ف)، دروازہ (ف) درویش (ف)، درہ (ف)، دراں (ف)، دراز (ف)، درندہ (ف)، دری (ف)، دریس (ف)، دریچہ (ف)، دریدہ (ف)، درود (ف) دروں (ف)، دریغ (ف)، دریغا (ف)، دروغ (ف)، دروبست (ف) درنگ (ف)، درست (ف)، درانی (ف)، درہم (ع)، دزد (ف)، دزدی (ف)، دزدیدن (ف)، دست (ف)، دستک (ف)، دستکاری (ف)، دستخط (ف)، دستگیر (ف)، دست درازی (ف)، دست پناہ (ف) دست بستہ (ف)، دست بوسی (ف)، دسترخوان (ف)، دست رواں دستہ (ف)، دستاں (ف)، دستانہ (ف)، دستار (ف)، دستاویز (ف) دستور (ف)، دست افشاندن (ف)، دست گیری (ف)، دشت (ف)

دشنام (ف)، دشمن (ف)، دشمن گزند (ف)، دشمنی (ف)، دشوار (ف)
دعا (ع)، دعوت (ع)، دعوے (ع)، دغا (ف)، دغا باز (ف)،
دف (ع)، دفعتہً (ع)، دفتر (ف)، دفن (ع)، دفعہ (ع)، دفع (ع)،
دفینہ (ع)، دق (ع)، دقّت (ع)، دقیقہ (ع)، دکان (ع)، دگر
(ف)، دگلہ (ف)، دل (ف)، دل افزائی (ف)، دل شکنی (ف)، دل سوز
(ف)، دل کش (ف)، دل قبض (ف)، دلکشا (ف)، دلگیر (ف)، دلچسپی
(ف)، دلجوئی (ف)، دلدار (ف)، دلنشیں (ف)، دلپزیر (ف)، دلفریب
(ف)، دلفروز (ف)، دلبر (ف)، دلق (ع)، دلک (ع)، دلائل (ع)،
دلّال (ع)، دلالت (ح)، دلّالی (ع)، دلیل (ع)، دَلدُل (ع)، دم
(ف)، دماں (ف)، دمار (ف)، دمامہ (ف)، دمدمہ (ف)، دم مزن (ف)
دمہ (ف)، دمیدن (ف)، دمچی (ف)، دماغ (ع)، دماغدار (ف)، دُنبہ
(ف)، دنبالہ (ف)، دنیا (ع)، دنیا دار (ف)، دنیا ساز (ف)، دندان
دنگ (ف)، دنگل (ف)، دوا (ع)، دوازدہ (ف)، دو (ف)، دواں
(ف)، دوات (ع)، دوام (ع)، دوامی (ع)، دویدن (ف)، دون (ع)
دُور (ع)، دوربین (ف)، دوراندیش (ف)، دوش (ف)، دوست
(ف، دوستی (ف)، دوختن (ف)، دوزخ (ف)، دوزخی (ف)، دولت (ع)،
دولت فزا (ف)، دولت پرست (ف)، دومنزلہ (ف)، دوگانہ (ف)، دَور
(ع)، دہر (ع)، دہرہ (ف)، دہری (ع)، دہلیز (ف)، دہمہ (ف)، دہان (ف)
دہانہ (ف)، دہانیدن (ف)، دہم (ف)، دہن (ف)، دہشت (ف)

دہکان (ف)، دہیر (ف)، دہد (ف)، دہندہ (ف)، دیانت (ع)، دیار (ع)، دیباچہ (ع)، دیباچہ (ف)، دیوانہ (ف)، دید (ف)، دیدن (ف)، دیدم (ف)، دیدار (ف)، دیدیم (ف) دین (ع)، دین پناہی (ف) دینار سرخ (ف)، دین پروری (ف)، دیگر (ف)، دیہیم (ف)، دیگچہ (ف)، دیگ (ف)، دیر (ف)، دیرینہ (ف)، دیہ (ع)، دیر جواب (ف)۔

ذ

ذات (ع)، ذاکر (ع)، ذائقہ (ع)، ذال (ع)، ذبح (ع)، ذخیرہ (ع)، ذرہ (ع)، ذریعہ (ع)، ذکا (ع)، ذکی (ع)، ذکر (ع)، ذلیل (ع)، ذمّہ (ع)، ذمّہ دار (ف)، ذمّہ داری (ف)، ذوق (ع)، ذوالفقار (ع)، ذہین (ع)، ذلیل (ع)، ذیلدار (ف)، ذات الجنیب (ع)۔

ر

رابطہ (ع)، رابع (ع)، رابعہ بصری (ع)، راتب (ع)، راز (ف)، رازق (ف)، راح (ع)، راحت (ع)، راد (ف)، راست (ف) راس (ف)، راستی (ف)، راست بازی (ف)، راستہ (ف)، راشی (ف)، رامش (ف)، راغ (ف)، راغب (ع)، راضی (ع)، راضی نامہ (ف)، رافضی (ع)، راقم (ع)، راجگان (ف)، رامش (ف)، رامشگر (ف)، ران (ف)، راندن (ف)، راہ راست (ف)، راہ داری (ف)،

راہ حق (ف)، رائے (ع)، رایگان (ف)، رائج (ع)، رباط (ع)،
رب (ع)، ربّ (ع)، ربانی (ع)، رباب (ع)، رباعی (ع)،
ربط (ع)، ربود (ف)، ربودن (ف)، ربیع (ع)، رئیس (ع)،
رتبہ (ع)، رجا (ع)، رجال (ع)، رجب (ع)، رجک (ف)، رجوع
(ع)، رجیل (ع)، رحال (ع)، رحل (ع)، رحم (ع)، رحمٰن (ع)
رحمت (ع)، رحیم (ع)، رخ (ف)، رخصت (ف)، رُخسار (ع)
رخت (ف)، رخشندہ (ف)، رخشندہ در (ف)، رخشندہ ماہ (ف)
رخشیدن (ف)، رخشی (ف)، رخنہ (ف)، رد (ع)، ردیف (ع)
ردی (ع)، رذل (ع)، رذیل (ع)، رذال (ع)، رزاق (ع)،
رزق (ع)، رزم (ع)، رس (ف)، رستخیز (ف)، رستن (ف
رسر (ف)، رسم (ع)، رسائی (ف)، رساں (ف)، رساند (ف)
رساغ (ف)، رسانیدن (ف)، رسالہ (ع)، رسیدہ (ف)، رسید (ف)۔

ز

زابلستان (ف)، زار (ع)، زاد (ف)، زاغ (ف)، زاہد (ف)،
زانگہ (ف)، زادن (ف)، زادہ (ف)، زانی (ف)، زانو (ف)، زائچہ (ف)
زائد (ف)، زائل (ف)، زارزار (ف)، زاویہ (ع)، زبردست (ف)
زبردست خان ، زباں (ف)، زبر (ع)، زبور (ع)، زبیدن
(ف)، زحمت (ع)، زحیر (ع)، زخم (ف)، زخمی (ف)، زدن (ف)،
زچ (ف)، زراعت (ع)، زراد (ع)، زرباف (ف)، زربفت (ف)

زرپوشی(ف)، زرخیز(ف)، زروک(ف)، زرد(ف)، زردرو(ف)،
زردروی(ف)، زردہ(ف)، زردالو(ف)، زردشت(ف)، زرق
(ع)، زرک(ف)، زرکش(ف)، زرق و برق(ف)، زرکوب(ف)،
زرگر(ف)، زرگری(ف)، زردوز(ف)، زریں(ف)، زرینہ(ف)
زشت(ف)، زعم(ع)، زعفران(ع)، زکام(ع)، زک(ف)، زکوٰۃ
(ع)، زکات(ع)، زلزلہ(ع)، زلزال(ع)، زلف(ف)، زلیخا(ف)
زبان شاہ(ف)، زم زم (ہاجرہ۔ع)، زمزمہ(ع)، زمین(ف)، زمیندار
(ف)، زمرّد(ع)، زن(ف)، زنخداں(ف)، زند(ف)، زنگولہ(ف)،
زندگی(ف)، زندگانی(ف)، زنداں(ف)، زناکاری(ف)، زین(ف)،
زنار(ف)، زنارزار(ف)، زنبور(ف)، زنبورک(ف)، زنجیر(ف)
زنگار(ف)، زنگ(ف)، زوال(ع)، زور(ف)، زودی(ف)،
زورآور(ف)، زوج(ع)، زوجہ(ع)، زہر(ف)، زہریلا(ف)،
زہے(ف)، زہد(ع)، زہدی(ع)، زیادہ(ع)، زیاں(ف)،
زیارت(ع)، زیست(ف)، زیستن(ف)، زین(ف)، زینت
(ع)، زیر(ف)، زیرہ(ف)، زیب(ف)، زیبد(ف)، زیبائش
(ف)، زیب النسا(ف)، زیروزبر(ف)، زبردست(ف)،
زیربار(ف)، زیربند(ف)، زیور(ف)، زین(ع)، زین خاں(ف)
زین العابدین ، زیادتی(ف)۔

ژ

ژالہ(ف)، ژندہ(ف)، ژندہ پیل(ف)، ژیا(ف)۔

س

ساحل(ع)، ساحر(ع)، سادت(ع)، سادہ(ف)،
سادن(ع)، سادر(ع)، سادگی(ف)، ساز(ف)، سازد(ف)
سازش(ف)، سازی(ف)، ساعت(ع)، ساختگی(ف)، ساغر
(ف)، ساقی(ع)، ساکن(ع)، ساہی(ح)، سابق(ع)، سابقہ(ع)
سامان(ف)، ساربان(ف)، سال(ف)، سالک(ع)، سالم(ع)
سائبان(ف)، سائر(ع)، سائل(ع)، سایہ(ف)، سائیس(ع)
ساعی(ع)، ساد(ف)، سادگیر(ف)، سبب(ع)، سبت(ف)
سبز(ف)، سبزہ(ف)، سبق(ف)، سبقت(ف)، سبوح(ع)،
سبحان(ع)، سبک(ع)، سبکتگین ، سبکی(ف)، سپارہ(ف)
سپاس(ف)، سپاہ(ف)، سپاہ سالار(ف)، سپاہی(ف)، سپر
(ف)، سپردن(ف)، سپہر(ف)، سپرد(ف)، سپید(ف)، سپیدی
(ف)، ستاندن(ف)، ستارہ(ف)، ستار(ع)، ستان(ف)
ستر(ع)، ستون(ف)، ستم(ع)، سجادہ(ع)، سجود(ع)،
سجدہ(ع)، سجنجل(ع)، سجہ(ع)، سحری(ع)، سخاوت(ع)

سخت (ف)، سختی (ف)، سخی (ع)، سخن (ف)، سدرۃ المنتہی ،
سرا (ف)، سراب (ع)، سراپا (ع)، سراج (ع)، سراجی (ع)، سراچہ (ف
سراسر (ف)، سرائے (ف)، سربراہ (ف)، سراغ (ت)، سرخ (ف)، سرخ رو
(ف)، سرخاب (ف)، سرخی (ف)، سرمد (ع)، سرمایہ (ف)، سرلوح (ف)
سرو (ف)، سرور (ع)، سرور کائنات (ف)، سروری (ف)، سخن دان
(ف)، سررشتہ (ف)، سررشتہ دار (ف)، سرشت (ف)، سرقہ (ع)
سریش (ف)، سردکار (ف)، سرود (ف)، سرانجام (ف)، سرصدق (ف)
سرکہ (ف)، سروپا (ف)، سرپوشی (ف)، سرما (ف)، سر (ف)، سرشت
(ف)، سرسام (ف)، سرسار (ف)، سرہنگ (ف)، سرکش (ف)، سرکردہ
(ف)، سرکام (ف)، سرکار (ف)، سرکاب (ف)، سرخط (ف)، سرگشت
(ف)، سرغنہ (ف)، سرگردان (ف)، سرعان (ع)، سرد (ف)، سردخانہ
(ف)، سردہ (ف)، سردار (ف)، سرپرست (ف)، سرپیچ (ف)، سرفراز
(ف)، سرفرازی (ف)، سربستہ (ف)، سزا (ف)، سزاوار (ف)،
(ف)، سست (ف)، سستن (ف)، سستہ (ف)، سطح (ع)، سطر (ع)
سعادت (ع)، سعادت مند (ع)، سعدی (ف)، سعی (ع)، سعد (ع)
سفارش (ف)، سفلی (ع)، سفلہ (ع)، سفر (ع)، سفید (غ)، سقم (ع)
سکونت (ع)، سکّہ (ف)، سکّہ دار (ف)، سکندر (ف)، سکنجہ (ف)،
سلام (ع)، السلام علیکم (ع)، سلامت (ع)، سلاح (ع)، سلسلہ
(ع)، سلک (ع)، سلطنت (ع)، سلب (ع)، سلطان (ع)، سلطانی

(ع)، سلف(ع)، سلوک(ع)، سلیمان (ع)، سلم(ع)، سلیم (ع)
سلیقہ(ع)، سم (ف)، سم الفار(ع)، سما(ع)، سماع(ع)، سماعت
(ع)، سماسم (ع)، سماح (ع)، سمر(ع)، سمرقند(ع)، سمردن (ف)
سمت (ع)، سمند(ف)، سمور(ف)، سمن (ع)، سمن برج (ع)
سمیط(خ)، سنان (ع)، سند(ع)، سَن (ف)، سِن(ع)، سنجاب
(ف)، سنگ (ف)، سنگسار(ف)، سنگتراش (ف)، سنگدل (ف)،
سنگین (ف)، سنج (ف)، سنجیدن (ف)، سنجیدہ (ف)، سنبل (ف)،
سو (ف)، سود(ف)، سورہ (ف)، سوے (ف)، سور(ف)، سوری
(ف)، سوراخ (ف)، سوغات (ت)، سوگند(ف)، سوم(ف)، سودا
(ت)، سوداگر(ف)، سوداگری (ف)، سواد(ع)، سوانح (ع)،
سوال (ع)، سول (ف)، سوسن (ف)، سوخت (ف)، سوختن(ف)
سوگ (ف)، سوزش (ف)، سوزنی(ف)، سوز وگداز(ف)، سہ(ف)
سہم (ف)، سہام(ف)، سیاح (ع)، سیاہ (ف)، سیاہ گوش (ف)
سیاست(ع)، سیاہی (ف)، سی حرفی (ف)، سیس(ع)، سیب
(ف)، سیر(ف)، سیرخاں سیف(ف)، سیفی(ف)، سیل(ع)
سیاہ پوش(ف)، سیر(ف)، سپاہ(ف)، سیلاب (ف)، سیستان(ف)
سی صد(ف)، سیخ (ف)، سیخچہ(ف)، سینہ(ف)، سیم(ف)، سیمتن
سیما(ف)، سیرت(ع)۔

ش

ش (ف)، شاخ (ف)، شاخت (ف)، شاختن (ف)، شاذ (ع)
شاد (ف)، شاداب (ف)، شادیانہ (ف)، شادابی (ف)، شادی (ف)
شاش (ف)، شاعری (ف)، شاشیدن (ف)، شافی (ع)، شاکی (ع)
شاکر (ع)، شاگرد (ف)، شال (ف)، شام (ف)، شامل (ع)، شاباش
(ف)، شامیانہ (ف)، شامت (ع)، شان (ع)، شان (ف)، شانہ (ف)
شاہ (ف)، شاہ عالم ، شاہ شرف ، شاہ حسین، شاہ جہاں
، شاہد (ع)، شاہدی (ف)، شاہ نواز خاں ، شاہ زادہ (ف)
شاہی (ف)، شاہین (ع)، شائستن (ف)، شائستہ (ف)، شایاں (ف)
شائی (ف)، شایق (ع)، شاید (ف)، شب (ف)، شباشت (ف)
شباہت (ع)، شبانگاہ (ف)، شب و روز (ف)، شبستان (ف)
شب رنگ (ف)، شبیہہ (ع)، شبخون (ف)، شبہ (ف)، شتاب (ف)
شتر (ف)، شترمرغ (ف)، شجاع (ع)، شجرہ (ع)، شخص (ع)، شخصی (ع)
شد (ف)، شدت (ف)، شدن (ف)، شدید (ع)، شدنی (ف)،
شراب (ع)، شرافت (ع)، شر (ف)، شرح (ع)، شربت (ع)، شرار
(ع)، شرارت (ع)، شرارہ (ع)، شرط (ع)، شرق (ع)، شرف (ع)
شرع (ع)، شراکت (ع)، شرعی (ع)، شرم (ف)، شرمناک (ف)

شرمندہ (ف)، شروع (ع)، شرک (ع)، شرکت (ع)، شریر (ف)، شریف
(ع)، شریک (ع)، شریعت (ع)، شریعت پرست (ف)، شست
(ف)، ششش (ف)، شش دانگ (ف)، ششم (ف)، شش وپنج (ف)
شصت (ف)، شعور (ع)، شطرنج (ع)، شطرنجی (ف)، شغل (ع)،
شعر (ع)، شفا (ع)، شفاعت (ع)، شفاخانہ (ف)، شغال (ف)
شفتن (ف)، شفتنی (ف)، شفتہ (ف)، شفیع (ع)، شفیق (ع)،
شفتالو (ف)، شفقت (ع)، شقاوت (ع)، شکایت (ع)، شکار
(ف)، شکرانہ (ف)، شکوہ (ف)، شکست (ف)، شکستن (ف)، شکستہ
(ف)، شکن (ف)، شکم (ف)، شکنج (ف)، شکنجہ (ف)، شکر (ف)، شک
(ع)، شکرخا (ف)، شکل (ع)، شکیل (ع)، شگاف (ف)، شگفتہ (ف)
شگفتن (ف)، شگوفہ (ف)، شگون (ف)، شلوار (ف)، شلغم (ع)، شما (ف)
شمار (ف)، شمال (ف)، شمس (ف)، شم (ف)، شمس تبریز
شمشاد (ف)، شمسی (ع)، شمشیر (ف)، شمشیر ہندی (ف)، شملہ (ف)
شمع (ع)، شمہ (ع)، شناس (ف)، شناسد (ف)، شناسندہ (ف)
شناسی (ف)، شناسیم (ف)، شناخت (ف)، شناختن (ف)، شناخت
(ع)، شنجرف (ف)، شنگرف (ف)، شنوائی (ف)، شنید (ف)، شنیدن
(ف)، شنیدم (ف)، شنگ (ف)، شو (ف)، شوب (ف)، شور (ف)، شورش
(ف)، شوربا (ف)، شوریدہ (ف)، شوخ (ف)، شوخی (ف)، شوشہ (ف)،
شوہر (ف)، شوق نامہ (ف)، شوقین (ف)، شوم (ع)، شور (ف)، شہدا

شہسوار (ع)، شہرت (ع)، شہرتِ پذیر (ف)، شہ (ف)، شہبش (ف)، شہتیر (ف)، شہد (ع)، شہنائی (ف)، شہنشاہ (ف)، شہپور (ف)، شہباز (ف)، شہبالہ (ف)، شہر (ف)، شہ رگ (ف)، شہوت (ع)، شہادت (ع)، شہانہ (ف)، شہاب (ف)، شہاب الدین محمد غوری ، شہید (ع)، شہ شب (ف)، شہتوت (ف) اشے (ع) شیخ (ع)، شیخ شر (ف)، شیخی (ف)، شیخ ابراہیم ، شیر (ف) شیر اندام (ف)، شیر شاہ (ف)، شیر دل (ف)، شیرز (ف)، شی سی (ف) شیعہ (ف)، شیشہ (ف)، شیرہ (ف)، شیراز (ف)، شیریں (ف) شیرینی (ف)۔

ص

صاحب (ع)، صاحبِ شعور (ع)، صاحبِ حال (ف)، صاحبِ قال (ف)، صاحبِ قرآن (ع)، صاحب زادہ (ف)، صاحبِ دماغ (ع)، صاحبِ دل (ف)، صاحبی (ف)، صادق (ع)، صادر (ع)، صاف (ع)، صافہ (ف)، صافہ دل (ف)، صابر (ع)، صابون (ع)، صائبہ (ع)، صبا (ع)، صبر (ع)، صبوری (ف)، صبور (ع)، صبح (ع)، صحبت (ع)، صحبت (ع)، صحت خانہ (ف)، صحرا (ع)، صحرائی (ع)، صحن (ع)، صحنک (ف)، صحیح (ع)، صحاب (ع)، صد (ف)، صد ہزاراں (ف) صدہا (ف)، صد برگ (ع)، صدر (ع)، صدر رحمت (ف)، صدری (ع)

ع

عابد(ع)، عاجز(ع)، عاجز نواز(ف)، عاجزی(ف)، عادل(ع)
عار(ع)، عارف(ع)، عارضی(ع)، عاشق(ع)، عاشقی(ع)، عصا
(ع)، عاصی(ع)، عاق(ع)، عاقبت(ع)، عاقل(ع)، عاضی(ع)
عاری(ع)، عالم(ع)، عالم گیر(ف)، عالم پناہ(ف)، عالی(ع)، عام
(ع)، عامل(ع)، عاید(ع)، عبد(ع)، عبدالرحمان(ع)، عبدالصمد
خاں ، عبدالرحیم خاں ، عباس(ع)، عبس(ع)، عبید بیگ
(ع)، عبدر(ع)، عبیر(ع)، عبیدیہ ، عبادت(ع)، عبارت
(ع)، عبرانی(ع)، عبرت(ع)، عتاب(ع)، عتاق ، عثمان
(ع)، عجاب(ع)، عجائب(ف)، عجب(ع)، عجوبہ(ع)، عجیب
عجم(ع)، عدا(ع)، عدالت(ع)، عداوت(ع)، عدد(ع)، عدل
(ع)، عدم(ع)، عدن(ع)، عدو(ع)، عدول(ع)، عدنگ(ف)
عراق(ع)، عراقی(ع)، عرب(ع)، عرصہ(ع)، عرض(ع)
عرضداشت(ع)، عرض بیگی(ف)، عرضی(ع)، عرف(ع)، عروج
(ع)، عروض(ع)، عرق(ع)، عرق بادیان(ف)، عزیز(ع)، عزت
(ع)، عذاب(ع)، عذر(ع)، عذر خواہی(ع)، علی(ع)، عشرت(ع)
عشرہ(ع)، عشق(ع)، عصر(ع)، عضو(ع)، عطا(ع)، عطااللہ
(ع)، عطائی(ع)، عطو(ع)، عطار(ع)، عطیہ(ع)، عطر(ع)

عظمت (ع)، عظیم (ع)، عظیم الشان (ع)، عفریت (ع)، عفو (ع)، عفو بہ گناہ (ف)، عفونت (ع)، عقاب (ع)، عقب (ع)، عقد (ع)، عقرو قربا (ع)، عقل (ع)، عقل مند (ف)، عقیق (ع)، عقیدہ (ع)، عکب (ع)، عکس (ع)، علاج (ع)، علاقہ (ع)، علاء الدین (ع)، علام (ع)، علامت (ع)، علامی (ع)، علانیہ (ع)، علیحدہ (ع) علم (ع)، علم برکشیدن (ف)، علوفہ (ع)، علوی (ع)، علما (ع)، علیل (ع)، علیم (ع)، عمامہ (ع)، عمارت (ع)، عمدہ (ع)، عمر بن خطاب (ع)، عمریہ (ع)، عمدا (ع)، عملدار (ف)، عمق (ع)، عمیق (ع) عملاً (ف)، عملہ (ع)، عمد (ع)، عنایت (ع)، عناب (ع)، عنبر (ع)، عنبریں (ع)، عنصر (ع)، عنقا (ع)، عندیہ (ع)، عنقریب (ع)، عنوان (ع) عوض (ع)، عورت (ع)، عہد (ع)، عہد شکن (ف)، عہد و پیمان (ف) عہدہ (ع)، عہدہ دار (ع)، عیاں (ع)، عیار (ع)، عیّاش (ع) عید (ع)، عید الفطر (ع)، عید الاضحیٰ (ع)، عیسیٰ (ع)، عیسوی (ع) عیسائی (ف)، عیب (ع)، عیل (ع)، عین (ع)، عینک (ع)۔

غ

غماز (ف)، غارت (ع)، غازی (ف)، غازی مرد (ف)، غاسی (ع)، غاشیہ (ع)، غالیچہ (ف)، غافل (ع)، غافل شکن (ف) غالب (ع)، غائب (ع)، غائبانہ (ف)، غایت (ع)، غبار (ع)

غبن (ع)، غبین (ع)، غبر (ع)، غبی (ع)، غدو (ع)، غدر (ع)، غرارہ (ف)، غراں (ع)، غربت (ف)، غربا (ع)، غرب (ع)، غرض (ع) غرض مند (ف)، غرق (ع)، غرقاب (ف)، غرق خوں (ف)، غمار (ع) غریب (ع)، غریب پرور (ف)، غریب نواز (ف)، غریدن (ف)، غزا (ع)، غزل (ع)، غزنی (ف)، غزنوی (ع)، غسل (ع)، غش (ع) غصّہ (ع)، غضابی (ع)، غضب (ع)، غفّار (ع)، غفلت (ع)، غفور (ع)، غل (ع)، غلام (ع)، غلاظت (ع)، غلبہ (ع)، غلط (ع) غلطاں (ف)، غلط (ف)، غلاف (ع)، غلطی (ف)، غلطیدن (ف) غلغلہ (ف)، غلمان (ع)، غلولہ (ف)، غلّہ (ف)، غلیظ (ع)، غلیل (ف) غم (ع)، غمخوار (ف)، غمر (ع)، غمزہ (ع)، غمگین (ف)، غمی (ف) غنا (ع)، غنجہ (ف)، غنچہ (ف)، غنچہ خند (ف)، غنودگی (ف)، غنودن (ف)، غنہ (ف)، غنی (ع)، غنی خاں ، غنیم (ع)، غنیمت (ع)، غنیم الگداز (ف)، غور (ع)، غوث (ع)، غوط (ع)، غوغا (ع)، غول (ع)، غولک (ع)، غیب (ع)، غیب الغیب (ع) غیبت (ع)، غیر (ع)، غیر پرستی (ف)، غیرت (ع)، غیر حاضر (ع) غیر منقولہ (ع)، غیر وجہ (ف)۔

ف

فاتمہ (ع)، فتش (ع)، فاختہ (ف)، فارس (ف)، فارسی (ف)

فارغ(ع)، فارغ خطی (ف)، فاروق(ع)، فاس (ع)، فاسر(ع)، فاصلہ (ع)، فاعل(ع)، فاضل (ع)، فاق (ت)، فاقہ (ع)، فاقہ کشی (ف)، فال (ع)، فالسہ (ف)، فلج (ع)، فام (ف)، فانوس (ف)، فانی (ع)، فادا (ف)، فایق (ع)، فائیدہ (ع)، فتح (ع)، فتن (ع)، فتنہ (ع) فتور(ع)، فتوحی (ع)، فتیلہ (ع)، فتیل سوز (ف)، فجر (ع)، فحش (ع)، فخر (ع)، فدا (ع)، فدوی (ع)، فر(ف)، فراخ (ف) فراخی (ف)، فرار (ع)، فراش (ف)، فراشخانہ (ف)، فراغ (ع)، فراکی (ف)، فراق (ع)، فراموش (ف)، فراموشیدن (ف)، فروگذاشت (ف)، فراہم (ف)، فربہ (ف)، فرخ سیر ، فرد (ف)، فرد بند (ف)، فردآمد (ف)، فرود (ف)، فرح (ع)، فرحت (ع)، فرحش (ف)، فرخندہ (ف) فردا (ف)، فردوس (ع)، فردوسی ، فرس (ع) فرستادہ (ف)، فرستادن (ف)، فرش (ف)، فرزانگی (ف)، فرزندہ (ف) فرشتہ (ع)، فرشتہ صفت (ف)، فرصت (ع)، فرع (ع)، فرض (ع)، فرضی (ع)، فرعون (ع)، فرغل (ف)، فرق (ع)، فرقان (ع)، فرقہ (ع)، فرمان (ع)، فرمایش (ع)، فرمود (ع)، فرمودن (ع)، فرنی (ف)، فروش (ف)، فروشد (ف)، فروشیدن (ف)، فروخت (ف) فروغ (ف۔ ع) فروزاں (ف)، فرہنگ (ف)، فریب (ف)، فریفتن (ف)، فریفتہ (ف)، فریق (ع)، فریاد (ف)، فرید گاؤ پرور (ف)، فزا (ف)، فساد (ع)، فسادی (ع)، فسانہ (ف)، فسخ (ع)، فسق (ع)

فصاحت (ع)، فصد (ع)، فصل (ع)، فصیح (ع)، فضا (ع)، فضل (ع)، فضول (ع)، فضلہ (ع)، فضول خرچ (ف)، فضولی (ف)، فضیحت (ع)، فضیلت (ع)، فضیلت مآب (ف)، فطرت (ع)، فعل (ع) فغاں (ع)، فقر (ع)، فقط (ع)، فقیر (ع)، فقرہ (ع)، فک (ع) فک الرہن (ع)، فکر (ع)، فکرمند (ف)، فگن (ف)، فگندن (ف) فلاں (ع)، فلاسفہ (ع)، فلوج (ع)، فلسفہ (ع)، فلک (ع)، فلوس (ع)، فن (ع)، فنا (ع)، فوج (ع)، فوجدار (ف)، فوجداری (ف) فوت (ع)، فوراً (ع)، فولاد (ع)، فوطہ (ف)، فوطہ دار (ف) فوفل (ع)، فوق (ع)، فوارہ (ع)، فہرست (ع)، فہم (ع)، فہمایش (ف)، فہمیدن (ف)، فہمیدہ (ف)، فہمیدہ ایم (ف)، فہیم (ع) فیاض (ع)، فیاضی (ع)، فیض (ع)، فیصلہ (ع)، فیروز (ف)، فیروز شاہ (ف)، فی الحال (ع)، فی الفور (ع)، فی (ع)، فیر (ف)، فیروزہ (ف) فیل (ع)، فیل خانہ (ف)، فیل بان (ف)، فیلسوف (یونانی) فیلفوس (یونانی)۔

ق

قاب (ت)، قابل (ع)، قابلیت (ع)، قابض (ع)، قادر (ع)، قادر مطلق (ف)، قاتل (ع)، قار (ت)، قارورہ (ع)، قاردرہ (ع)، قاری (ع)، قاسم (ع)، قاش (ع)، قاصد (ع)، قاضی (ع)

قاطر(ت)، قاطع(ع)، قاف(ع)، قافلہ(ع)، قافیہ(ع)، قالب
(ع)، قالین(ت)، قامت(ع)، قان(ت)، قانع(ع)، قانون
(ع)، قانون گو(ف)، قاضم(ف)، قائم(ع)، تایزہ(ع)، قائل
(ع)، قائن(ت)، قبا(ع)، قبر(ع)، قبض(ف)، قبہ(ع)
قبضہ(ع)، قبض الوصول(ع)، قباعت(ع)، قبائل(ع)، قبالہ
(ع)، قبیلہ(ع)، قیل(ع)، قبلہ(ع)، قبلۂ عالم(ع)، قبول(ع)
قتال(ع)، قتل(ع)، قتلے(ع)؛ قتلا(ف)، قتلِ عام(ع)، قد
(ع)، قدآور(ف)، قدامت(ع)، قدر(ع)، قدرت(ع)، قدر
شناس(ف)، قدح(ع)، قدغ(ع)، قدس(ع)، قدوم(ع)
قدم(ع)، قدمبوسی(ف)، قدیم(ع)، قداق(ع)، قرابت(ع)
(قرابین(ت)، قرار(ع)، قرائن(ع)، قراچور(ف)، قراح(ع)
قرات(ع)، قراقوش(ف)، قرال(ع)، قرآن(ع)، قرب(ع)
قربت(ع)، قربانی(ع)، قربان(ع)، قرص(ع)، قرص عرش(ع)
قرص زر(ف)، قرض(ع)، قرطاس(ع)، قرع(ع)، قرق(ت)
قرقی(ت)، قرمل(ع)، قرن(ع)، قرنا(ع)، قرمزی(ع)، قردم
(ع)، قریش(ع)، قرولی(ت)، قریب(ع)، قرینہ(ع)، قزاق(ع)
قزلباش(ت)، قسائی(ف)، قسم(ع)، قسم(ع)، قسوۃ(ع)،
قسط(ع)، قسمت(ع)، قصاص(ع)، قصاب(ع)، قصائی(ع)
قصد(ع)، قصبہ(ع)، قصر(ع)، قصہ(ع)، قصیدہ(ع)، قصور

(ع)، قضا(ع)، قضیہ (ع)، قطب (ع)، قطب نما(ف)، قطب الدین
(ع)، قطب الدین ایبک قطبی (ع)، قطار(ع)، قطر(ع)
قط(ت)، قطع (ع)، قطعی (ع)، قطرہ (ع)، قطائف (ع)، قطعیت
(ع)، قطعہ (ع)، قفس (ع)، قفص (ف)، قفل (ع)، ققنس (ت)
قلا (ع)، قلابہ (ع)، قلانچ (ت)، قلبہ (ع)، قلت (ع)، قلب
(ع)، قلو(ع)، قلعی (ع)، قلق (ع)، قلم (ع)، قلمزن (ف)
قلمدان (ف)، قلماق (ع)، قلندر (ع)، قلیل (ع)، قلیہ (ع)،
قلفی (ع)، قلوب (ع)، قلی (ت)، قلقل (ف)، قمر (ع)
قمری (ع)، قمار (ع)، قمارباز (ف)، قمقمہ (ت)، قمچی (ت)، قمیص (ع)
قنات (ت)، قناعت (ع)، قند (ف)، قندھار (ف)، قبیر (ع)،
قواد (ع)، قواعد (ع)، قوی (ع)، قوال (ع)، قوام (ع)، قوت
(ع)، قوم (ع)، قورچی (ت)، قورمہ (ت)، قوس (ع) قوے (ع)
قہقہ (ع)، قہقہہ دیوار (ف)، قہر (ع)، قہار (ع)، قے (ع)،
قیاس (ع)، قیافہ (ع)، قیام (ع)، قیامت (ع)، قیان (ع)
قیصر (ع)، قینچی (ت)، قیر (غ)، قیدی (ع)، قیم (ع)، قیمت
(ع)، قیمتی (ع)، قیمہ (ع)، قیران (ع)، قیراط (ع)، قبیل (ع)
قیل وقال (ع)۔

ک

کاتب (ع)، کاخ (ع)، کار (ف)، کارد (ف)، کارچوبی (ف)

کاردار(ف)، کارزار(ف)، کارخانہ(ف)، کارکن(ف)، کارگاہ(ف)
کارگر(ف)، کارگزار(ف)، کاروبار(ف)، کاروائی(ف)، کارواں(ف)
کارندہ(ف)، کاری(ف)، کاری گر(ف)، کاری گری(ف)، کالبد(ف)
کالوب(ف)، کاسنی(ف)، کاسہ(ف)، کاش(ف)، کاشغر(ف)،
کاشت(ف)، کاشت کار(ف)، کاشتن(ف)، کاکل(ف)، کعبہ(ع)
کاغذ(ف)، کافر(ع)، کافی(ع)، کام(ف)، کاکریزی(ف)، کامگار
(ف)، کام بخش(ف)، کامل(ع)، کامی(ع)، کان(ف)، کاندرو
(ف)، کاہ(ف)، کاہل(ع)، کاہلی(ف)، کاہیدن(ف)، کاہو(ف)
کائن(ع)، کائنات(ع)، کبادہ(ف)، کباب(ع)، کبود(ف)
کبوتر(ف)، کبیر(ع)، کیبی(ف)، کتاب(ع)، کتاب مقدس
(ع)، کتب(ع)، کتکہ(ت)، کتیب(ع)، کثیف(ع)، کیفیت
(ع)، کثرت(ع)، کثیر(ع)، کجابد(ف)، کجادہ(ف)، کج(ف)،
کجکلاہ(ف)، کچل(ف)، کچلول(ف)، کرام(ف)، کرّ(ع)، کلامی
(ف)، کو(ف)، کوخدا(ف)، کدو(ف)، کدورت(ع)، کندوری
(ف)، کدوکش(ف)، کذب(ع)، کذب گو(ف)، کرام(ع) کرامت
(ع)، کرامات(ع)، کراہت(ع)، کراہیت(ع)، کرّاہ(ف)،
کرا(ف)، کرایہ(ع)، کرب(ع)، کربلا(ع)، کرخ(ف)، کرخت
(ف)، کثرت(ع)، کرد(ف)، کردد(ف)، کردن(ف)، کردم
(ف)، کردار(ف)، کردگار(ف)، کرسی(ع)، کرسی نشین(ف)،

کرسی نامہ (ف)، کرتہ (ف)، کمرہ (ع)، کردی (ف)، کردیم (ف)
کرنائے (ع)، کرم (ع)، کرشمہ (ف)، کرگس (ف)، کریما (ع)، کریم (ع)
کریہ (ع)، کز (ف)، کزاں (ف)، کس (ف)، کسب (ع)، کسر (ع)
کسرت (ع)، کسل (ع)، کسے (ف)، کسیر (ع)، کست (ع)، کش
(ف)، کشا (ف)، کشائے (ف)، کشایش (ف)، کشادہ (ف)
کشادگی (ف)، کشادن (ف)، کشایندہ کار (ف)، کشت (ف)
کشتگان (ف)، کشتن (ف)، کشتنی (ف)، کشتہ (ف)، کشتندہ (ف)
کشمکش (ف)، کشور (ف)، کشش (ف)، کشیدگی (ف)، کشیدن
(ف)، کشودن (ف)، کشیدہ (ف)، کشینج (ف)، کشنیز (ف)، کشم
(ف)، کفایت (ع)، کفارت (ع)، کفّارہ (ع)، کفالت (ع)،
کفّار (ع)، کفر (ع)، کفران (ع)، کف (ف)، کف گیر (ف)، کفن (ع)،
کفنی (ع)، کفش (ف)، کفیدن (ف)، کلفی (ت)، کلف (ع)، کلا (ع)،
کلک (ع)، کلاں (ف)، کلنک (ف)، کل (ف)، کلّی (ف)، کلچہ (ف)
کلمرغ (ف)، کلال (ف)، کلابتون (ف)، کلام (ع)، کلام الشّ (ع)،
کلاوہ (ف)، کلید (ف)، کلیم (ع)، کلندر (ف)، کلہ (ف)، کم (ف)،
کمان (ف)، کمانچہ (ف)، کمانی (ف)، کمام (ع)، کمال (ع)، کمانگر
(ف)، کمبخت (ع)، کم بختی (ف)، کمر (ف)، کمر بستہ (ف)، کمربند (ف)
کمخاب (ف)، کم ذات (ف)، کمزور (ف)، کمتر (ف)، کمترین (ف)
کمی (ف)، کمند (ف)، کمک (ف)، کمین (ف)، کمیت (ت)، کنار (ف)

کنارہ (ف)، کن (ف)، کن (ع)، کن فکاں (ع)، کن فیکون (ع)، کنڈ (ف)، کندر (ع)، کندہ (ف)، کنم (ف)، کنورہ (ف)، کنی (ف) کنج (ف)، کنجکہ (ف)، کنیز (ف)، کندن (ف)، کنگبرہ (ف کنگرہ (ف) کو (ف)، کوب (ف)، کوبد (ف)، کوتاہ (ف)، کوتاہی (ف)، کوستہ (ف) کوتل (ت)، کودک (ف)، کور (ف)، کوری (ف)، کوزہ (ع)، کوچ (ف) کوچہ (ف)، کوس (ف)، کوش (ف)، کوشا (ف)، کوشش (ف)، کوشیدن (ف)، کوفت (ف)، کوفت گر (ف)، کوفتن (ف)، کوفتہ (ف) کون (ع)، کوکر (ت)، کوہ قاف (ف)، کوکنار (ف)، کوہ نور (ف) کوہیاں (ف)، کورنش (ف)، کوکو (ف)، کویش (ف)، کہرام (ف)، کہگل (ف)، کہ (ف)، کہن (ف)، کہنہ (ف)، کیارا (ف)، کیانی (ف) کیست (ف)، کیسہ (ف)، کیر (ف)، کیش (ف)، کیخسرو (ف)، کیف (ع)، کیفیت (ع)، کیں (ف)، کینہ کوش (ف)، کینہ (ف) کیمیا (ت)، کیمیاگر (ت)، کیمخت (ف)، کیل (ف)۔

گ

گاہ (ف)، گاہے (ف)، گاژ (ف)، گازر (ف)، گان (ف)، گام (ف)، گامچی (ف)، گار (ف)، گاو (ف)، گاؤتکیہ (ف)، گاور (ف) گبر (ف)، گپ (ف)، گچ (ف)، گداز (ف)، گدا (ف)، گداختن (ف) گدازندہ (ف)، گر (ف)، گراں (ف)، گرانی (ف)، گرانمایہ (ف)، گرامی

(ف)، گردن (ف)، گردان (ف)، گردش (ف)، گردی (ف)، گردیدن
(ف)، گردیدم (ف)، گردول (ف)، گرم (ف)، گرفت (ف)، گرفتن
(ف)، گریوہ (ف)، گردہ (ف)، گرہ (ف)، گرد (ف)، گردنواح (ف)
(ف)، گروح (ف)، گرداب (ف)، گردان (ف)، گردآور (ف)،
گرفتہ (ف)، گروی (ف)، گریہ (ف)، گریاں (ف)، گریستن (ف)
گریباں (ف)، گرو (ف)، گریوارہ (ف)، گرسنہ (ف)، گرسنگی
(ف)، گرگ (ف)، گرگابی (ف)، گرز (ف)، گردہ (ف)، گربہ (ف)
گریختن (ف)، گریز (ف)، گریزد (ف) گریزدن (ف)، گزشتہ (ف)
گزشتن (ف)، گزاشت (ف)، گزاشتن (ف)، گز (ف)، گزگ (ف)
گزند (ف)، گزر (ف)، گزرد (ف)، گزران (ف)، گزان (ف)،
گزار (ف)، گزاردن (ف)، گزارم (ف)، گزارش (ف)، گزارندہ کار
(ف)، گزیر (ف)، گستاخ (ف)، گستاخی (ف)، گشت (ف) گشتن
(ف)، گشتم (ف)، گشتی (ف)، گشتہ (ف)، گفت (ف)، گفتن (ف)
(ف)، گفتم (ف)، گفتار (ف)، گل (ف)، گلیم (ف)، گلہ (ف)، گلی (ف)
گل عبّاس (ف)، گلشن (ف)، گل قند (ف)، گل گونہ (ف)
گلزار (ف)، گلدستہ (ف)، گلدم (ف)، گلفام (ف)، گلبدن (ف)
گل لالہ (ف)، گل لالہ رنگ (ف)، گلنار (ف)، گلاب (ف)، گلاب
افشانی (ف)، گلستاں (ف)، گلو (ف)، گم (ف)، گمراہ (ف)، گماشتہ (ف)
گمان (ف)، گنگ (ف)، گنجد (ف)، گنجان (ف)، گنجانشتن (ف)

گنجیدن (ف)، گناہ (ف)، گناہ گار (ف)، گناہ گنہ (ف)، گنبد (ف)
گنبد کبود (ف)، گنجفہ (ف)، گنجیفہ (ف)، گندگی (ف)، گندہ (ف)، گو (ف)
گوں (ف)، گوناگوں (ف)، گول (ف)، گوے (ف)، گوینده (ف)
گوئی (ف)، گوش (ف)، گویم (ف)، گوشت (ف)، گوشہ نشینی (ف)
گوپسند (ف)، گوار (ف)، گوارا (ف)، گوشہ (ف)، گوگرد (ف)،
گوز (ف)، گوپال (ف)، گویم (ف)، گویا (ف)، گور (ف)، گورز (ف)
گولک (ف)، گولا انداز (ف)، گویائی (ف)، گوزن (ف)، گواہ (ف)
گہر (ف)، گر (ف)، گہگیر (ف)، گیرنده (ف)، گیدی (ف)، گین (ف)
گیر (ف)، گیری (ف)، گیتی (ف)، گیتی افروز (ف)، گیلی (ف)۔

ل

لاُابالی (ع)، لاثانی (ع)، لاُبد (ع)، لاجورد (ف)، لاچار (ف)
لاچارگی (ف)، لاحول (ع)، لاحول ولاقوۃ اِلّا باللہ (ع)، لادعوے
(ع)، لازم (ع)، لاش (ف)، لاشریک (ع)، لاغر (ف)، لاف (ف)
لافیدن (ف)، لاضیم (ف)، لاکن (ع)، لال (ف)، لالہ (ف)، لاس
(ف)، لام (ف)، لاسہ (ع)، لاوارث (ع)، لائق (ع)، لائقی
(ع)، لب (ف)، لبالب (ف)، لباس (ع)، لب لباب (ع)،
لبلبہ (ع)، لپ (ف)، لحاظ (ع)، لحاف (ع)، لحظ (ع)، لحن
(ع)، لخت (ف)، لختِ جگر (ف)، لذّت (ع)، لذیذ (ع)، لرزش

ف)، لرزہ (ف)، لرزید (ف)، لرزیدن (ف)، لسان (ع)،
لشکر (ف)، لطاف (ع)، لطافت (ع)، لطع (ع)، لطف (ع)
لعل (ف)، لعاب (ع)، لعنت (ع)، لغام (ف)، لغزیدن (ف)
لغو (ع)، لغات (ع)، لفافہ (ع)، لفت (ع)، لفظ (ع)،
لفنگ (ف)، لقب (ع)، لقمہ (ع)، لقمان (ع)، لقوہ (ع)، لک
(ف)، لکد (ف)، لکنت (ع)، للّٰہ (ع)، لمحہ (ع)، لن ترانی (ع)
لنگ (ف)، لنگر (ف)، لنگی (ف)، لواحق (ع)، لوازم (ع)، لوبیا
(ف)، لوح (ع)، لوح المحفوظ (ع)، لوری (ف)، لوط (غ)، لوطی
(ع)، لول (ف)، لولاک (ف)، لولو (ع)، لولی (ف)، لولیاں (ف)
لہٰذا (ع)، لہجہ (ع)، لہب (ع)، لہک (ع)، لیت و لعل (ع)
لیاقت (ع)، لیث (ع)، لیزم (ف)، لیکن (ع)، لیل (ع)
لیلیٰ (ع)، لیمو (ف)۔

م

مابین دوآب (ف)، ماش (ف)، ماسوا (ع)، ماہتاب
(ف)، ماہم (ف)، ماہر (ع)، ماہی (ف)، ماہیت (ع)، ماہی مراتب
(ف)، ماہ رو ہفتہ (ف)، ماخود (ف)، ماجرا (ع)، مازندراں (ف)
ماضی (ع)، ماتم (ف)، ماندن (ف)، مادر (ف)، ماندہ (ف)، مان
(ف)، مانع (ع)، ماند (ف)، مانک (ف)، مادہ (ع)، مانند (ف)،

مانی(ف)، مانوس(ع)، مابین (ع)، ماما(ف)، مامور(ع)، مائل (ع)، مایوس(ع)، مار(ف)، ماری(ف)، مال(ع)، مالک(ع)، مال ومتاع(ع)، مالش (ف)، مالی(ع)، مالیخولیا(ع)، مالیدن (ف)، مالیت(ع)، ماورائے(ع)، مآب(ع)، مبادات(ع) مباحث(ع)، مباحثہ(ع)، مبالغہ(ع)، مبارک(ع)، مبتلا(ع) مبرا(ع)، مبنی(ع)، متساوی(ع)، متصل(ع)، متعصّب(ع)، متکبّر(ع)، متکا(ع)، متقی(ع)، متضاد(ع)، متعجّب(ع)، متفکر (ع)، متناسب(ع)، متّفق(ع)، متبرک(ع)، متمول (ع) متبنّیٰ(ع)، مترجّم(ع)، متلاشی(ع)، متعلق(ع)، متلون(ع) متوفی(ع)، متواتر(ع)، متاع(ع)، متأثر(ع)، متعہ(ع) متنجن(ف)، متصدی(ع)، متن(ع)، متروک(ع)، متاعب (ع)، متانت(ع)، متین(ع)، مث(ع)، مثنوی(ع)، مثل (ع)، مثلاً(ع)، مثانہ(ع)، مثلث(ع)، مثنیٰ(ع)، مثال (ع)، مثقال(ع)، مجہول(ع)، مجذوب(ع)، مجنوں(ع)، مجبور(ع)، مجبوری(ف)، مجمع(ع)، مجموعہ(ع)، مجروح(ع)، مجلس (ع)، مجلسی(ع)، مجال(ع)، مجید(ع)، مجازی(ع)، مجرم(ع) مجسّم(ع)، مجرا(ع)، مجرّد(ع)، مجلا(ع)، مجلد(ع)، مجادل(ع) مجرب(ع)، مچلکا(ت)، محکمہ(ع)، محکوم(ع)، موحد(ع)، محسن (ع)، محسن فانی(ع)، محصل(ع)، محکوم(ع)، محقق(ع)، محتاج

محتاجی (ف)، محبّت (ع)، محی الدین (ع)، محرّم (ع)، محرّر (ع)،
محاصرہ (ع)، محاسب (ع)، محاصل (ع)، محافہ (ع)، محافظ (ع)
محال (ع)، محاورہ (ع)، محیط (ع)، محمّد (ع)، محنت (ع)، محراب
(ع)، محبوس (ع)، محصول (ع)، محض (ع)، محضر (ع)، محذور
(ع)، محفل (ع)، محفوظ (ع)، مجوسی (ع)، محبوب (ع)، محمل
(ع)، محمود (ع)، محمود غزنوی محرم (ع)، محرم راز (ف)، محروم
(ع)، محلات (ت)، محلہ (ع)، محو (ع)، محور (ع)، محاصل (ع)، محال
(ع)، محید (ع)، مخصوص (ع)، مخزن (ع)، مخدوم (ع)، مخفی (ع)
مخمل (ع)، مخمور (ع)، مخلوق (ع)، مخلوقات (ع)، مخلوط (ع)،
مخیدہ (ع)، مختصر (ع)، مختلف (ع)، مختار (ع)، مخنّث (ع)
مخفف (ع)، مخفّ (ع)، مخبر (ع)، مخلص (ع)، مخاطب (ع)
مخالف (ع)، مخل (ع)، مخیر (ع)، مخالص (ع)، مخبرانی (ع)، مد
(ع)، مدینہ (ع)، مدار (ع)، مدارا (ف)، مداخل (ع)، مدرسہ
(ع)، مدد (ع)، مدہوش (ع)، مدنی (ع)، مدد (ع)، مدرس (ع)
مدلّل (ع)، مدور (ع)، مداخلت (ع)، مدام (ع)، مداوا (ف)
مدعی (ع)، مذمت (ع)، مدعا علیہ (ع)، مدافعت (ع)، مذمّت (ع)
مذکر (ع)، مذبذب (ع)، مذہب (ع)، مذہبی (ع)، مذاق (ع)،
مذکور (ع)، مرد (ف)، مرثیہ (ف)، مرہم (ع)، مرحلہ (ع)، مرحوم (ع)
مرکز (ع)، مرکب (ع)، مرقب (ع)، مرقوم (ع)، مرکوم (ع)، مرگ

(ف)، مرغ (ع)، مرگستان (ف)، مرغزار (ف)، مرغوب (ع)،
مرض (ع)، مرضی (ع)، مرتبہ (ع)، مرتبان (ف)، مرطوب (ع)
مرد (ف)، مردک (ف)، مردان (ف)، مردانہ وار (ف)، مردانگی (ف)
مردانہ (ف)، مردان حق (ف)، مردان مرداں (ف)، مردم (ف)،
مردم شماری (ف)، مردمک (ف)، مردمان چشم (ف)، مردود (ع)،
مردتمام (ف)، مرمر (ف)، مروارید (ف)، مراکب (ع)، مراقب (ع)،
مراقبت (ع)، مریض (ع)، مریم (ع)، مرورا (ف)، مرمت (ع)
مرے (ف)، مرسلہ (ع)، مرشد (ع)، مرصع (ع)، مریخ (ف)،
مرتہن (ع)، مرتکب (ع)، مرتجا (ع)، مرتضیٰ (ع)، مردگان (ف)
مردن (ف)، مردہ (ف)، مردار سنگ (ف)، مردار (ف)، مربطہ (ع)
مربع (ع)، مربی (ع)، مروج (ع)، مروت (ع)، مراسلہ (ع)
مراد (ع)، مرید (ع)، مرحمت (ع)، مزاحم (ع)، مزارع (ع)،
مزاج (ع)، مزاج پرسی (ف)، مزاجی (ع)، مزن (ع)، مزارعہ
(ع)، مزروعہ (ع)، مزہ (ع)، مزار (ع)، مزید (ع)، مزدور
(ف)، مزدوری (ف)، مزیج (ع)، مزاج (ع)، مژگان (ف)
مسکہ (ف)، مس (ع)، مسکن (ع)، مسکین (ع)، مسخرہ (ع)، مسخری
(ع)، مسی (ع)، مست (ف)، مستانہ (ف)، مستی (ف)،
مستورات (ع)، مستول (ع)، مسند (ع)، مسرت (ع)، مسروقہ
(ع)، مسرور (ع)، مسواک (ع)، مسامت (ع)، مسام (ع)

مسار (ع)، مسالہ (ع)، مسیح (ع)، مسیحا (ع)، مستثنٰی (ع)، مستحق (ع)
مستقل (ع)، مستقیم (ع)، مستغیث (ع)، مستند (ع)، مستعفی (ع)
مسئلہ (ع)، مستوفی (ع)، مسدس (ع)، مسماۃ (ع)، مسلمان (ف)
مسلمین (ع)، مسلم (ع)، مسلح (ع)، مسودی (ع)، مستعار (ع)،
مسافر (ع)، مسافع (ع)، مسطر (ع)، مستری (ع)، مسمار
(ع)، مسواک (ع)، مشعل کش (ف)، مشہد (ع)، مشہور (ع)،
مشق (ع)، مشک (ف)، مشقت (ع)، مشکور (ع)، مشکوک
(ع)، مشغول (ع)، مشرق (ع)، مشروع (ع)، مشعلچی (ف)
مشوا (ت)، مشورہ (ف)، مشورت (ع)، مشاعرہ (ع)، مشاق (ع)
مشائخ (ع)، مشعل (ع)، مشیر (ع)، مشو (ف)، مشکوۃ المصابیح (ع)
مشک سا (ف)، مشک کافور (ف)، مشکل (ع)، مشکلکشا (ف)، مشکیں
(ف)، مشجر (ع)، مشت (ف)، مشتہر (ع)، مشتبہ (ع)، مشتری (ع)
مشتاق (ع)، مشفق (ع)، مشرف (ع)، مشرک (ع)، مشاہد (ع)
مشاہرہ (ع)، مشافیہ (ع)، مشابہ (ع)، مشیر (ع)، مشترک (ع)
مصیبت (ع)، مصوّر (ع)، مصلّا (ع)، مصمّم (ع)، مصفّا (ع)
مصنف (ع)، مصطفٰے (ع)، مصحف (ع)، مصر (ع)، مصرعہ (ع)،
مصری (ف)، مص (ع)، مصدر (ع)، مصلحت (ع)، مصرف (ع)
مصروف (ع)، مصاحب (ع)، مصاف (ع)، مصافحہ (ع)، مصالح
(ع)، مضبوط (ع)، مضمون (ع)، مضائقہ (ع)، مضر (ع)، مطالعہ

مطلبی (ع)، مطلق (ع)، مطلب (ع)، مضطرب (ع)، مطبخ (ع)
(ع)، مطیع (ع)، مطلوب (ع)، مطابق (ع)، مطالبہ (ع)، مظفر (ع)،
مظلوم (ع)، مظہر (ع)، معزمہ (ع)، معراج (ع)، معدہ (ع)، معمار
(ع)، مع (ع)، معاش (ع)، معشوق (ع)، معصوم (ع)، معقول
(ع)، معذرت (ع)، معجون (ع)، معزول (ع)، معتبر (ف)، معانی
(ف)، معاملت (ع)، معاملہ (ف)، معمور (ع)، معمول (ع)، معمولی
(ع)، معنی (ع)، معرفت (ع)، معروف (ع)، معال (ع)
معلوم (ع)، معین الدین (ع)، معین الملک (ع)، معظم (ع)
معظمہ (ع)، معطر (ع)، معطل (ع)، معمہ (ع)، معلّی (ع)، معتدل
(ع)، معتقد (ع)، معلّم (ع)، معالج (ع)، معاون (ع)، معتمد (ع)
معاف (ع)، معجزہ (ع)، مغل (ت)، مغتنم (ع)، مغز (ف)، مغرب
(ع)، مغربی (ع)، مغرور (ع)، مغلوب (ع)، مغلول (ت)، مفعول (ع)، مفرد
(ع)، مفسد (ع)، مفصل (ع)، مفت (ف)، مفتی (ع)، مفرح (ع)
مفلس (ع)، مفید (ع)، مقدار (ع)، مقروض (ع)، مقشر (ع)
مقطع (ع)، مقطر (ع)، مقدّم (ع)، مقدّس (ع)، مقفّل (ع)
مقیّد (ع)، مقرّر (ع)، مقوّی (ع)، مقابلہ (ع)، مقیم (ع)
مقیش (ف)، مقولہ (ع)، مقال (ع)، مقام (ع)، مقبوضہ
(ع)، مقبرہ (ع)، مقناطیس (یونانی)، مقنع (ع)، مقدور (ع)
مقسوم (ع)، مقصود (ع)، مقصد (ع)، مقبول (ع)، مکتب

(ع)، مکفول (ع)، مکر (ع)، مکروہ (ع)، مکان (ع)، مکین (ع)، مکن (ف)، مکّہ (ع)، مکّار (ع)، مکّاری (ف)، مکّی (ع)، مکرم (ع) مکرر (ع)، مکلف (ع)، مکمل (ع)، مگر (ف)، مگس (ف) ملعون (ع)، مَلَک (ع)، ملک الموت (ع)، ملایک (ع)، ملاح (ع)، ملامت (ع)، ملایک صفت (ف)، ملال (ع)، ملالت (ع) ملکہ (ع)، ملکیت (ع)، ملیح (ع)، مالیدہ (ف)، ملوک (ع)، ملند (ف)، ملنگ (ف)، ملّت (ع)، ملحد (ع)، ملزم (ع)، ملتمس (ع) ملتوی (ع)، ملا (ع)، ملاحظہ (ع)، ملاقات (ع)، ملازم (ع) ملایم (ع)، ملمّع (ع)، ممدوح (ع)، ممنوع (ع)، ممنون (ع)، مملکت (ع)، مملوک (ع)، ممالک (ع)، مامیران (ف)، ممسک (ع)، ممکن (ع)، ممتحن (ع)، ممتاز (ع)، ممانعت (ع)، منصف (ع)، منار (ع)، منشے (ع)، منّت (ع)، منقال (ع)، منقار (ع)، منہا (ع)، مناف (ع)، منع (ع)، منڈ (ف)، منظر (ع)، منبر (ع)، منعم (ع)، منیب (ع)، منافق (ع)، منافع (ع)، مناجات (ع)، مناسب (ع)، منوّر (ع)، متفق (ع)، منقلا (ع)، منکر (ع) منعقد (ع)، منقضی (ع)، منحرف (ع)، منہدم (ع)، منزل (ع)، منہضم (ع)، منحصر (ع)، منشی (ع)، منصرم (ع)، منتشر (ع)، منتہی (ع)، منتقل (ع)، منتخب (ع)، منتظم (ع)، منتظر (ع)، منبع (ع)، منہ (ف)، منادی (ع)، منات (ع)، مناہی (ع)، من (ف)

منصب (ع)، منشا (ع)، منصع (ع)، منسوخ (ع)، منسوب (ع)
منصوبہ (ع)، منصور (ع)، منحوس (ع)، منکوحہ (ع)، منقولہ
(ع)، منظور (ع)، منم (ف)، موکل (ع)، مورخ (ع)، مواخذہ
(ع)، مو (ع)، موش (ع)، موسیٰ (ع)، موسیقی (ع)، موجب
(ع)، موجد (ع)، موذی (ع)، مورت (ع)، مودی (ع)، موّدی
(ع)، موم (ف)، موم جامہ (ف)، موم دل (ف)، مومیائی (ف)
مومن (ع)، مومنین (ع)، مور (ف)، مورچہ (ف)، موسم (ع)،
موقوف (ع)، موسوم (ع)، موقع (ع)، موزہ (ف)، موضع (ع)
موزوں (ع)، موجود (ع)، موجودات (ع)، موت (ع)، مورث
(ع)، موروثی (ع)، مولوی (ع)، مؤثر (ع)، موحد (ع)، مواد
(ع)، موالی (ع)، مویشی (ع)، موجود (ع)، موسےٰ (ع)، مولا
(ع)، مولانا (ع)، موثر (غ)، مونث (ع)، موافق (ع)، مہتمم
(ع)، مہبل (ع)، مہمل (ع)، مہیّا (ع)، مہر (ف)، مہلت (ع)
مہلک (ع)، مہاب (ع)، مہم (ع)، مہیب (ع)، مہتاب (ف)
مہتابی (ف)، مہدی (ع)، مہمیز (ع)، مہوش (ف)، مہارت (ع)
مہان (ع)، مہین (ع)، مہین (ف)، مہتر (ف)، مہماں (ف)، مہر
(ف)، مہربان (ف)، مہربانی (ف)، مہری (ف)، میخ (ف)، مے
(ف)، میسّر (ع)، میاں (ف)، میادر (ف)، میش (ف)، میغ
(ف)، می جکمر (ف)، میز (ف)، میزبان (ف)، میربانی (ف)

میموں (ع)، می رود (ف)، می روم (ف)، می روی (ف)،
میوہ (ف)، مے گوں (ف)، میان درآب (ف)، میدہ (ف)
میدان (ف)، میل (ف)، میلان (ع)، معیار (ع)، میانی (ف)
میانہ (ف)، میزان (ع)، میخانہ (ف)، میر (ف)، میرسامان (ف)
میرم (ف)، میرمنشی (ف)، میراث (ف)۔

ن

ناتواں (ف)، ناپاک (ف)، ناپائیدار (ف)، ناک (ف)، نابالغ (ف)
نابینات (ف)، نابود (ف)، ناخ (ف)، ناخن (ف)، نانچ (ف)، ناچار (ف)
ناچیز (ف)، ناز (ف)، نازداں (ف)، نازنین (ف)، نازاں (ف)،
نازل (ف)، نازک (ف)، ناداں (ف)، نادم (ف)، نادر (ف)، ناری (ف)
ناراض (ف)، نادرشاہ (ف)، نادرسیر (ف)، ناسپاس (ف)، ناس (ع)
ناسور (ف)، ناشتا (ف)، ناشتہ (ف)، ناشپاتی (ف)، ناصح (ف)،
ناصر (ف)، ناصرالدین (ف)، ناسور (ف)، ناطق (ف)، ناظم (ف)، ناظر
(ف)، ناعی (ع)، ناف (ف)، نان (ف)، ناک (ف)، ناکس (ف)، ناکر (ف)
ناکرخدا (ف)، ناکندر (ف)، ناتے (ف)، ناقص (ف)، ناگاہ (ف)
ناگہاں (ف)، نالا (ف)، نالش (ف)، نالیدن (ف)، نام (ف)
نامش (ف)، نامہ (ف)، نامدار (ف)، نامور (ف)، نام بروش زباں
(ف)، ناموس (ف)، نان (ف)، نانبائی (ف)، نانو (ف)، ناوک (ف)

نظارہ (ع)، نظیر (ع)، نعرہ (ع)، نعل (ع)، نعلبند (ف)
نعمت (ع)، نعلین (ع)، نغز (ف)، نغزک (ف)، نفس (ع)، نفس
ہوائی (ف)، نفر (ع)، نفرت (ع)، نفع (ع)، نفی (ع)، نفیس (ع)
نفیری (ف)، نفور (ع)، نفول (ف)، نفاق (ع)، نقش (ع)،
نقش حسین (ف)، نقشہ (ع)، نقد (ع)، نقدی (ع)، نقب
(ع)، نقل (ع)، نقال (ع)، نقابت (ع)، نقاب (ع)، نقیہ
(ع)، نقیص (ع)، نقیب (ع)، نقیبی (ع)، نقاش (ع)، نقارہ
(ف)، نقارچی (ف)، نقص (ع)، نقصان (ع)، نقط (ع)، نقرہ
(ع)، نکتہ (ف)، نکتہ چینی (ف)، نکاب (ف)، نکاح (ع)، نکو (ف)
نک (ف)، نگارند (ف)، نگیں (ف)، نگینہ (ف)، نگہ (ف)، نگر (ف)
نگریستن (ف)، نگار (ف)، نگوی (ف)، نما (ف)، نمایش (ف)
نم (ف)، نمک (ف)، نمک حرام (ف)، نمک حلال (ف)، نمکین (ف)
نمے (ف)، نمگیرہ (ف)، نمایم (ف)، نمائی (ف)، نماز (ف)، نمازی
(ف)، نمی (ف)، نمو (ع)، نمود (ف)، نمودش (ف)، نمودہ (ف)
نمودن (ف)، نمونہ (ف)، ننگ (ف)، نوازش (ف)، نوح (ع)
نور (ع)، نور جہاں ، نوروز (ف)، نوبت (ع)، نوبہار
(ف)، نور (ف)، نوجواں (ف)، نوکر (ف)، نوشیرواں (ف)
نوشابہ (ف)، نو (ف)، نوک (ف)، نوشد (ف)، نوشیدن (ف)
نوش (ف)، نوشہ (ف)، نوبت (ع)، نوشادر (ف)، نواب (ع)

نائب (ف)، نائب (ف)، ناہی (ف)، ناید (ف)، نبات (ع)، نبض
(ع)، نبرد (ف)، نبی (ع)، نبی الکتاب نبیرہ (ف)، نتیجہ (ع)
نثار (ع)، نثر (ع)، نجات (ع)، نجات خاں (ع)، نجم (ع)، نجوم
(ع)، نجیب (ع)، نحلہ (ع)، نحس (ع)، نخ (ف)، نخچیر (ع)، نخرہ
(ف)، نخستن (ف)، نمی (ع)، نخود (ف)، نخست (ف)، نخودی (ف)
نخاس (ع)، ندامت (ع)، ندیدہ (ف)، نرد (ف)، نرگس (ف)
نرم (ف)، نرمی (ف)، نرخ (ف)، نذر (ف)، نذرانہ (ف)، نزد (ف)
نزدیک (ف)، نزاکت (ف)، نزاع (ع)، نزول (ع)، نسا (ع)
نسبت (ع)، نسخہ (ع)، نستعلیق (ع)، نسب (ع)، نسب نامہ
(ف)، نسل (ع)، نسار (ف)، نسیم (ع)، نشست (ف)، نشستہ
(ف)، نشستن (ف)، نشاستہ (ف)، نشاط (ع)، نشان (ف)
نشاندن (ف)، نشانہ (ف)، نشانی (ف)، نشر (ف)، نشتر (ف)
نشہ (ف)، نشین (ف)، نشیب (ف)، نصف (ع)، نصح (ع)
نصب (ع)، نصات (ف)، نصاریٰ (ف)، نصیحت (ف)، نطفہ
(ع)، نظام (ع)، نظام الدین اولیاء نظم (ع)، نظر (ع)
نواح (ع)، نواسہ (ف)، نواز (ف)، نوازش (ف)، نوادر (ف)، نواز
(ف)، نوالہ (ف)، نوشت (ف)، نوشتہ (ف)، نوشتن (ف)،
نویس (ف)، نویسندہ (ف)، نوید (ف)، نوع (ع)، نہد (ف)
نہار (ع)، نہر (ع)، نہج (ع)، نہ (ف)، نہم (ف)، نہمہ (ف)،

نہاں (ف)، نہاد (ف)، نہادن (ف)، نہایت (ف)، نہاری (ف)
نہار (ف)، نہانی (ف)، نہنگ (ف)، نیام (ف)، نیائی (ف)
نیاز (ف)، نیافت (ف)، نیابت (ف)، نیم (ف)، نیرز (ف)
نیت (ع)، نیز (ف)، نیمچہ (ف)، نیمہ (ف)، نیم آستین (ف)
نیل (ف)، نیلوفر (ف)، نیش (ف)، نیست (ف)، نیستن
(ف)، نیک (ف)، نیک بخت (ف)، نیکی (ف)، نیزہ (ف)
نیزہ باز (ف)، نیفہ (ف)، نیشکر (ف)۔

و

وا (ف)، واثق (ع)، واپس (ف)، واجب (ع)، واجب العرض
(ع)، واحد (ع)، واحد پرست (ف)، وارث (ع)، وارد (ع)،
واردات (ع)، واسط (ع)، واصل (ع)، واضع (ع)، واضح (ع)
واعظ (ع)، وافر (ع)، واقعات (ع)، واقع (ع)، واقفیت (ع)
واقف (ع)، واقعی (ع)، واللہ اعلم (ع)، والد (ع)، والدہ (ع)
والدین (ع)، والی (ع)، وام (ع)، واہیات (ف)، واہ واہ (ف)
واویلا (ع)، وائی (ع)، وائے (ف)، وبا (ع)، وبال (ع)، وتیرہ
وثیقہ (ع)، وجد (ع)، وجع (ع)، وجود (ع)، وجہ تسمیہ (ع)، وجید
(ع)، وجیہ (ع)، وحدت (ع)، وحدانیت (ع)، وحشت (ع)
وحشی (ع)، وحی (ع)، وداع (ع)، وداع گشت (ف)، ور (ف)

ورزش (ف)، ورغلانیدن (ف)، وراثت (ع)، ورق (ف)،
ورقہ (ف)، ورنہ (ف)، وزان (ف)، وزان پس (ف)، وزن
(ع)، وزیر (ع)، وسعت (ع)، وسط (ع)، وسمہ (ع)، وسواس
(ع)، وسیع (ع)، وسیلہ (ع)، وشن (ف)، وصال (ع)، وصف
(ع)، وصل (ع)، وصول (ع)، وصیت (ع)، وصیت نامہ (ف)
[illegible] (ع)، وضو (ع)، وطن (ع)، وطن گر (ف)، وعدہ (ع)،
وعظ (ع)، وغیرہ (ع)، وفا (ع)، وفات (ع)، وفادار (ف)
وقت (ع)، وقف (ع)، وقعیت (ع)، وقعت (ع)، وقفہ (ع)، وقوع
(ع)، وقوف (ع)، وگر (ف)، وگرنہ (ف)، وکالت (ع)، وکیل
(ع)، ولادت (ع)، ولایت (ع)، ولد (ع)، ولولہ (ع)، ولی (ع)
ولی اللہ (ع)، ولی عہد (ع)، ولی نعمت (ع)، وند (ف)، وہاب
(ع)، وہابی (ع)، وہم (ع)، وے (ف)، ویدن (ف)، ویران
(ف)، ویران (ف)۔

ہ

ہائے ہوز (ف)، ہائے (ف)، ہات (ع)، ہاتف (ع)، ہادی (ع)
ہارون (ع)، ہارون الرشید (ع)، ہالہ (ف)، ہاون (ف)، ہاون
دستہ (ف)، ہاضمہ (ع)، حایل (ع)، ہیاء (ع)، ہبہ (ع)، ہتک
(ع)، ہجا (ع)، ہجر (ع)، ہجرت (ع)، ہجو (ع)، ہجوم (ع)، ہدف

(ع)، ہدایت (ع)، ہر (ف)، ہر ایک (ف)، ہراس (ف)، ہر اکس
ہرج (ف)، ہر چہ (ف)، ہر دوسرا (ف)، ہر ساعت (ف)، ہرکہ (ف)
ہرگاہ (ف)، ہرگز (ف)، ہردی (ع)، ہرولہ (ع)، ہرمزی (ع)، ہرکارہ
(ف)، ہزار (ف)، ہزار داستان (ف)، ہذا (ع)، ہژدہ (ف)، ہست
(ف)، ہستن (ف)، ہستی (ف)، ہشت (ف)، ہضم (ع)، ہفت
(ف)، ہفت اقلیم (ف)، ہفت خواں (ف)، ہفت زباں (ف)، ہفت
کشور (ف)، ہفتاد (ف)، ہفتہ (ف)، ہل (ع)، ہلاک (ع)، ہلاکت
(ع)، ہلاہل (ع)، ہلال (ع)، ہم (ف)، ہمچناں (ف)، ہمچو (ف)،
ہمچنیں (ف)، ہمہ (ف)، ہمدم (ف)، ہمزباں (ف)، ہمسایہ (ف)
ہمسر (ف)، ہمسری (ف)، ہم شہری (ف)، ہمگیں (ف)، ہمک (ع،
ہمگناں (ع)، ہمگی (ف)، ہم نشیں (ف)، ہماں (ف)، ہماناں (ف)
ہما (ع)، ہمایوں (ف)، ہمس (ع)، ہمہ (ف)، ہمہ را (ف)، ہمیں
(ف)، ہمیر (ف)، ہم رو (ف)، ہمے (ف)، ہمیشہ (ف)، ہمت (ع)،
ہند (ف)، ہندسہ (ع)، ہندوانہ (ف)، ہنر (ف)، ہنگ (ف)، ہنگام
(ف)، ہنگامہ (ف)، ہندال (ف)، ہنوز (ف)، ہوازن (ف)، ہوا (ع)
ہو بہو (ع)، ہوس (ع)، ہوشمند (ف)، ہوشنگ (ف)، ہوشیار
(ف)، ہوشیاری (ف)، ہول (ع)، ہوائے خمسہ (ع)، ہیبت
(ع)، ہیچ (ف)، ہیچکس (ف)، ہیچگاہ (ف)، ہیزم (ف)، ہیضہ
(ف)، ہیکل (ع)، ہیہات (ع)۔

ی

ے (ف)، یا (ع)، یاب (ف)، یا بد (ف)، یا بندہ (ف)، یابو (ف)، یادداشت (ف)، یادگاری (ف)، یار (ف)، یارانہ (ف)، یاس (ف)، یاقوت (ع)، یافت (ف)، یافتن (ف)، یافتم (ف) یانتی (ف)، یاور (ف)، یبوست (ع)، یتامے (ع)، یتیم (ع)، یتیماں (ف)، یحیی خاں ، یخ (ف)، یخنی (ف)، یراق (ت)، یرقان (ع)، یزداں (ف)، یزداں پاک (ف)، یزید (ع) ، یعقوب (ع)، یعنی (ع) ، یقین (ع)، یقیناً (ع)، یک (ف)، یکتا (ف)، یک بار (ف) یک بارگی (ف)، یکدست (ف)، یکدگر (ف)، یک زماں (ف) یکساں (ف)، یکسیت (ف)، یکہ (ف)، یکے (ف)، یگانگت (ف) یگانہ (ف)، یال (ف)، یلاں (ف)، یلہ (ف)، یمن (ف)، یمانی (ف) یونان (ف)، یوسف (ع)، یوز (ف)، یہودی (ع)۔

تیسرا حصہ

نوٹ :-

یہ بات عام طور پر بے سوچے سمجھے دُہرا دی جاتی ہے کہ ہندستان کی علاقائی زبانیں چونکہ سنسکرت سے زیادہ قریب ہیں اس لیے ہماری قومی زبانیں جس قدر زیادہ سنسکرت زدہ ہوں گی اسی قدر ان علاقائی زبانوں کے لیے زیادہ قابل قبول ہوگی مگر یہ بات سچ نہیں ہے۔

عام ہندستانی چاہے کسی علاقے میں کیوں نہ بستا ہو عام بول چال کے ہندستانی لفظوں کو اختیار کرتا ہے اور انھیں اپنے طور پر برتتا ہے۔

حکومت ہند کی وزارت تعلیم نے ۱۹۵۰ء کے آس پاس مختلف علاقائی زبانوں میں شامل ہندستانی لفظوں کا ایک جایزہ لیا تھا ہم اس جایزے کے بعض حصے یہاں شائع کر رہے ہیں جس سے اندازہ ہوگا کہ کنڑ، تمل اور دوسری غیر ہندی زبانوں میں بھی ہندستانی بول چال کے لفظ بڑی تعداد میں شامل ہیں یہی وجہ ہے کہ ہندستانی فلمیں ملک کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک مقبول ہوتی ہیں۔ (بریکٹ میں کنڑ لفظ ہے) اس جایزے سے ہندستانی بول چال کے ہندستان گیر اثرات کا اندازہ ہوگا۔ اس قسم کے جائزے ہم آیندہ بھی شائع کرتے رہیں گے۔ (م۔ا۔ح)

ہندستانی لفظ کنڑ میں

(کنڑ لفظ بریکٹ میں ہیں)

۱۔ انگشت (انکشا)، ۲۔ انگ (انگا)، ۳۔ انگا (انگا)، ۴۔ اُنگلی (اُنگلی)، ۵۔ انگوٹھا (انگشٹھا)، ۶۔ انت (انتہ)، ۷۔ اُنتر (اُنترا) ۸۔ اندھ کار (اَندھ کارا)، ۹۔ اندھا (اندھا)، ۱۰۔ اکیلا (اِکالا)، ۱۱۔ اگنت (اگنتا)، ۱۲۔ اگلا (اگالا)، ۱۳۔ اگوا (اگریما)، ۱۴۔ اگنی (اگنی)، ۱۵۔ اگنی کنڈ (اگنی کنڈا)، ۱۶۔ اگنی ورن (اگنی ورنا)، ۱۸۔ اُگیان (اگیانا)، ۱۹۔ اَچل (اچالا)، ۲۰۔ اجے (اجے)، ۲۱۔ اَجوایَن (اجویَن)، ۲۲۔ اجیت (اجیتا)، ۲۳۔ اجیرن (اجیرنا)، ۲۴۔ اٹک (اٹکا)، ۲۵۔ اٹاری (اَٹّا)، ۲۶۔ اڈّا (اڈّا)، ۲۷۔ ادھرم (ادھرما)، ۲۸۔ ادھک (ادھکا)، ۲۹۔ ادھیکاری (ادھیکاری)، ۳۰۔ ادھیناتک (ادھینتھا)، ۳۱۔ اَدھی پتی (اَدھی۔پتی)، ۳۲۔ اننت (اننت)، ۳۳۔ انجان (انجانا)، ۳۴۔ اناتھ (اناتھا)، ۳۵۔ اَنّ داتا (اَنّ داتا)، ۳۶۔ اَنّ دان (اَنّ دان)، ۳۷۔ اَنّ وستر (اَنّ وسترا)، ۳۸۔ اَنیائے (اَنیائے)، ۳۹۔ اَبَل (اَبَل)، ۴۰۔ اَبلا (اَبلا)، ۴۱۔ اَبّا (اَبّا)، ۴۲۔ اَبھے (ابھیا)، ۴۳۔ ابھرک (ابرک)، ۴۴۔ امر (امرا)، ۴۵۔ اَمّا (اَمّا)، ۴۶۔ اردپ (اروپ)، ۴۷۔ ارے (ارے)"

۴۸۔ عرق (ارگو)، ۴۹۔ عرضی (ارضی)، ۵۰۔ عرضی دار (ارضی دار)، ۵۱۔ ارتھ (ارتھ)، ۵۲۔ اردھ (اردھ)، ۵۳۔ اردھ گول (اردھ گول)، ۵۴۔ اردھ چندر (اردھ چندر)، ۵۵۔ اردھ راتری (اردھ راتری)، ۵۶۔ اردھانگ (اردھانگ)، ۵۷۔ ارپن (ارپن)، ۵۸۔ اللہ (اللہ)، ۵۹۔ اِودِّیا (اودِّیا)، ۶۰۔ اَشُوْ (اَشُوْ)، ۶۱۔ اشورتھ (اشورتھ)، ۶۲۔ اشوشالا (اشوشالا)، ۶۳۔ اشٹ کون (اشٹ کون)، ۶۴۔ اشٹ تال (اشٹ تال)، ۶۵۔ اشٹ دَل (اشٹ دَل)، ۶۶۔ اسامی (اسامی)، ۶۷۔ اسر (اسر)، ۶۸۔ اہنکار (اہنکار)، ۶۹۔ اہنکاری (اہنکاری)، ۷۰۔ اہا (اہا)، ۷۱۔ اہاہا (اہاہا)، ۷۲۔ اکاش (اکاش)، ۷۳۔ آکاش وان (آکاش وان)، ۷۴۔ آکاش وانی (آکاش وانی)، ۷۵۔ آچار (آچار)، ۷۶۔ آٹھ (اشٹ)، ۷۷۔ آٹھواں (اشٹم)، ۷۸۔ آتما (آتما)، ۷۹۔ آدرش (آدرش)، ۸۰۔ آنند (آنند)، ۸۱۔ آبکاری (آبکاری)، ۸۲۔ آبرو (آبرو)، ۸۳۔ آمدنی (آمدنی)، ۸۴۔ آری (آری)، ۸۵۔ آریہ (آریہ)، ۸۶۔ آم (آم)، ۸۷۔ اشاڑھ (اشاڑھ)، ۸۸۔ آس (آس)، ۸۹۔ آہ (آہ)، ۹۰۔ اِکّا (اک)۔ (یکا/یکہ)، ۹۱۔ اِچھا (اچھا)، ۹۲۔ اِجار (اجارو)، ۹۳۔ اجارہ دار (اجارہ دار)، ۹۴۔ اجار (اجار)، ۹۵۔ اعتباری (اتباری)۔ (اتباری)، ۹۶۔ اتوار (آدتیہ وار)، ۹۷۔ اِندرجال (اِندرجال)، ۹۸۔ اندرلوک (اندرلوک)، ۹۹۔ اِندرانی (اِندرانی)، ۱۰۰۔ اِملی (اِملی)، ۱۰۱۔ اُگال (اگلو)،

۱۰۲۔ اتّر (اتر)، ۱۰۳۔ اتر پکش (اتر پکش)، ۱۰۴۔ ادھار (ادارو)،
۱۰۵۔ اُنّتی (اُنتی)، ۱۰۶۔ اُپدیش (اُپدیش)، ۱۰۷۔ اُپ نگر (اُپ نگر)، ۱۰۸۔
اُپما (اُپما)، ۱۰۹۔ اّشا (اوشا)، ۱۱۰۔ اُونٹ (اشٹر)، ۱۱۱۔ اون (اُشن)
۱۱۲۔ رِشی (رِشی)، ۱۱۳۔ ایک (ایک)، ۱۱۴۔ ایک جاتی (اک جاتی)، ۱۱۵
ایک تال (اک تال)، ۱۱۶۔ ایک دیشی (اک دیشیہ)، ۱۱۷۔ ایک دیہ
(ایک دیہ)، ۱۱۸۔ ایک روپ (ایک روپ)، ۱۱۹۔ اکا ایک (اکا ایک)،
۱۲۰۔ اکاکشر (اکاکشر)، ۱۲۱۔ ایڑی (ایڈی)، ۱۲۲۔ عہدہ (عہدہ)، ۱۲۳
عہدے دار (عہدے دار)، ۱۲۴۔ اوہو (اوہو ہو)، ۱۲۵۔ اوشدھی
(اوشدھی)، ۱۲۶۔ کنگلا (کنگلا)، ۱۲۷۔ کنگال (کنگال)، ۱۲۸۔ کنٹک
(کنٹک)، ۱۲۹۔ کنٹھ (کنٹھ)، ۱۳۰۔ کنٹھ مالا (کنٹھ مالا)، ۱۳۱۔ کنٹھی
(کنٹھی)، ۱۳۲۔ ککّا (کِکّا)، ۱۳۳۔ کچک (کچک)، ۱۳۴۔ کچرا (کچڑا)
۱۳۵۔ کچّا (کچّا)، ۱۳۶۔ کچّو (کچّو)، ۱۳۷۔ کٹھن (کٹھن)، ۱۳۸۔ کڑھی
(کڈھی)، ۱۳۹۔ کترنی (کرتری)، ۱۴۰۔ کنک (کنک)، ۱۴۱۔ کمنڈل
(کمنڈل)، ۱۴۲۔ کمخواب (کنکاپو)، ۱۴۳۔ کمل (کمل)، ۱۴۴۔ کر (کر)،
۱۴۵۔ کرنا (کرنا)، ۱۴۶۔ کرنی (کنک)، ۱۴۷۔ کرناٹ (کرناٹ)، ۱۴۸۔
کرم کار (کرم کار)، ۱۴۹۔ کرم پھل (کرم پھل)، ۱۵۰۔ کرم شالا (کرم شالا)
۱۵۱۔ قلم (قلم)، ۱۵۲۔ قلمدان (قلمدان)، ۱۵۳۔ کلش (کلش)، ۱۵۴۔
کلِ یوگ (کلِ یوگ)، ۱۵۵۔ کوِی (کوِی)، ۱۵۶۔ کسرت (کسرت)،
۱۵۷۔ قسائی (قسائی)، ۱۵۸۔ کستوری (کستوری)، ۱۵۹۔ کانچن (کانچن)

١٦٠۔ کانچن ورن (کانچن ورن)، ١٦١۔ کاک (کاگے) ١٦٢۔ کاغذ
(کاگد)، ١٦٣۔ کاٹھ (کاشٹھ)، ١٦٤۔ کاٹھنے (کاسٹھنے)، ١٦٥۔
کان (کرن)، ١٦٦۔ قانون (کانون)، ١٦٧۔ کام (کرم)، ١٦٨۔ کام
(کام)، ١٦٩۔ کاماندھ (کاماندھ)، ١٧٠۔ کامنی (کامنی)، ١٧١۔
کاروبار (کاربار)، ١٧٢۔ کاروباری (کارباری)، ١٧٣۔ کال (کال)
١٧٤۔ کالا (کالا) ١٧٥۔ کالی (کالی)، ١٧٦۔ کرن (کرن) ١٧٧۔ کرایہ
(کریہ)، ١٧٨۔ کیڑی (کرمی)، ١٧٩۔ کندن (کندن)، ١٨٠۔ کُدالی
(کوڈلی)، ١٨١۔ کُل (کُل)، ١٨٢۔ کُل گرو (کُل گرو)، ١٨٣۔ کل دیش
(کل دیش)، ١٨٤۔ قلی (کلی)، ١٨٥۔ کُسم (کُسم) ١٨٦۔ کُسم رس
(کُسم رس)، ١٨٧۔ کرشن (کرشن)، ١٨٨۔ کیسر (کیسر)، ١٨٩۔ کیسری
(کیسری)، ١٩٠۔ قید (کید)، ١٩١۔ کوکلا (کوکلے)، ١٩٢۔ کونا (کون)،
١٩٣۔ کرانتی (کرانتی)، ١٩٤۔ کرودھ (کرودھ)، ١٩٤۔ کرودھی
(کرودھی)، ١٩٥۔ کلیش (کلیش)، ١٩٦۔ شیتر (شیتر) ١٩٧۔ خنجری
(خنجری)، ١٩٨۔ کھنڈ (کھنڈ)، ١٩٩۔ کھنڈ منڈل (کھنڈ منڈل)، ٢٠٠۔
خزانا (خزانے)، ٢٠١۔ کھٹک (کھٹک)، ٢٠٢۔ کھڑگ (کھڑگ)،
٢٠٣۔ خرید (خریدی)، ٢٠٤۔ خرچ (خرچو)، ٢٠٥۔ خریدار
(خرچو دار)، ٢٠٦۔ خان (خان)، ٢٠٧۔ کھانا (کھانا)، ٢٠٨۔ خانہ
(خانہ)، ٢٠٩۔ کھیر (کشیر)، ٢١٠۔ خدا (خدا)، ٢١١۔ کُھر (کُھر)، ٢١٢۔
خون (خون)، ٢١٣۔ خونی (خونی)، ٢١٤۔ کھیڑا (کھیٹا، کھیٹ)، ٢١٥۔

گنگا (کنگا)، ۲۱۶۔ گنگا جمنی (گنگا جمنی)، ۲۱۷۔ گندم (گودھی)، ۲۱۸۔
گندھ (گندھ) ۲۱۹۔ گگن (گگن) ۲۲۰۔ گگری (گگری)، ۲۲۱۔ گج
(گج)، ۲۲۲۔ گز (گز)، ۲۲۳۔ گن (گن)، ۲۲۴۔ گنک (گنک،
۲۲۵۔ گدّی (گدّی)، ۲۲۶۔ گپ (گپ)، ۲۲۷۔ غرض (غرجو،
۲۲۸۔ غریب (غریب)، ۲۲۹۔ گلگلا (گلگلا)، ۲۳۰۔ غلط (غلطو)
۲۳۱۔ گلا (گلا)، ۲۳۲۔ گلی (گلی)، ۲۳۳۔ غلیظ (غلیظو)، ۲۳۴۔ گانٹھ
(کنٹھ)، ۲۳۵۔ گاؤں (گرام)، ۲۳۶۔ گاجر (گجرّی)، ۲۳۷۔ گاڑی
(گڑی)، ۲۳۸۔ گانا (گانا)، ۲۳۹۔ گاہک (گراہک)، ۲۴۰۔ گچھّا
(گچھّا)، ۲۴۱۔ گجُری (گجُری)، ۲۴۲۔ گھُنگوں (گُٹرو)، ۲۴۳۔ گُن
(گُن)، ۲۴۴۔ گُن کاری (گُن کاری)، ۲۴۵۔ گُنا (گُنا)، ۲۴۶۔
گُپ چُپ (گُپ چُپ)، ۲۴۷۔ گُپت (گپت)، ۲۴۸۔ گُپتی (گُپتی)،
۲۴۹۔ گُمان (گمانی)، ۲۵۰۔ گماشتہ (گماستے)، ۲۵۱۔ گُرو (گرو)
۲۵۲۔ گُرو وار (گُرو وار)، ۲۵۳۔ گلاب (گلاب)، ۲۵۴۔ گلابی
(گلابی)، ۲۵۵۔ غلام (غلام)، ۲۵۶۔ گلال (گلال)، ۲۵۷۔
گرہستھ (گرہستھ)، ۲۵۸۔ گیرو (گیرو)، ۲۵۹۔ گوجاتی (گوجاتی،
۲۶۰۔ گوتر (گوتر)، ۲۶۱۔ گوپال (گوپال) ۲۶۲۔ گوبر (گوبّر)، ۲۶۳۔
گومتر (گوموتر)، ۲۶۴۔ گومیدھ (گومیدھ)، ۲۶۵۔ گور (گوری)،
۲۶۶۔ گولک (گولک)، ۲۶۷۔ گولا (گولا)، ۲۶۸۔ گولی (گولی)، ۲۶۹۔
گیان (گیان)، ۲۷۰۔ گریشم (گریشم)، ۲۷۱۔ گھنٹہ (گھنٹا)، ۲۷۲۔ گھس

گھن)، ۲۷۳۔ گھر (گھر)، ۲۷۴۔ گھرنی (گھرنی)، ۲۷۵۔ گھسنا (گھسنا)،
۲۷۶۔ گھونٹ (گھونٹو)، ۲۷۷۔ گھیر (گھیرو)، ۲۷۸۔ گھوڑا (گھوٹ)، ۲۷۹۔
گھور (گھور)، ۲۸۰۔ گھوشنا (گھوشنا)، ۲۸۱۔ چپا (چپا)، ۲۸۲۔ چکر
(چکرا)، ۲۸۳۔ چک بندی (چکبندی)، ۲۸۴۔ چک مک (چک مک)،
۲۸۵۔ چکلا (چکلا)، ۲۸۶۔ چکور (چکور)، ۲۸۷۔ چکشو (چکشو)، ۲۸۸۔
چتر (چتر)، ۲۸۹۔ چندن (چندن)، ۲۹۰۔ چپّل (چپّل)، ۲۹۱۔ چپاتی
(چپاتی)، ۲۹۲۔ چپل (چپل)، ۲۹۳۔ چمچہ (چمچہ)، ۲۹۴۔ چمڑا (چمڑ)
۲۹۵۔ چمتکار (چمتکار)، ۲۹۶۔ چرچا (چرچا)، ۲۹۷۔ چلنا (چلنا)
۲۹۸۔ چاند (چندر)، ۲۹۹۔ چابک (چابک)، ۳۰۰۔ چائے (چایا/چھا)
۳۰۱۔ چالاک (چالاک)، ۳۰۲۔ چالیس (چالیس)، ۳۰۳۔ چٹ (چٹ)
۳۰۴۔ چتا (چتا)، ۳۰۵۔ چت (چتّہ)، ۳۰۶۔ چنتا (چنتا)، ۳۰۷۔
چنتا بھار (چنتا بھار)، ۳۰۸۔ چتر (چتر)، ۳۰۹۔ چترکار (چترکار)،
۳۱۰۔ چترمالا (چترمالا)، ۳۱۱۔ چمٹا (چمٹا)، ۳۱۲۔ چمنی (چمانی)، ۳۱۳۔
چرائیتا (چرائیتا)، ۳۱۴۔ چلّر (چلّر)، ۳۱۵۔ چُننا (چُننا)، ۳۱۶۔
چُمبک (چُمبک)، ۳۱۷۔ چومنا (چمبن)، ۳۱۸۔ چیتنا (چیتنا)، ۳۱۹۔
چیتر (چیتر)، ۳۲۰۔ چوکھا (چوکّا)، ۳۲۱۔ چور (چور)، ۳۲۲۔ چوک
(چوکا)، ۳۲۳۔ چوکی (چوکی)، ۳۲۴۔ دستہ (دستہ)، ۳۲۵۔ داکھ
(دراک)، ۳۲۶۔ داخل (داخل)، ۳۲۷۔ داڑھی (داڑھی)، ۳۲۸۔
دان (دان)، ۳۲۹۔ دان پتر (دان چتر)، ۳۳۰۔ دانا (دانا)، ۳۳۱۔

دانی (دانی)، ۳۳۲۔ دعوے دار (دعوے دار)، ۳۳۳۔ داس (داس)،
۳۳۴۔ دامنی (دامنی)، ۳۳۵۔ دِگمبر (دگمبر)، ۳۳۶۔ دِن (دن)، ۳۳۷۔
دِنکر (دنکر)، ۳۳۸۔ دنائت (دنائت)، ۳۳۹۔ دینار (دینار)،
۳۴۰۔ دیپ (دیپ)، ۳۴۱۔ دیپ مالا (دیپ مالا)، ۳۴۲۔ دیپاولی
(دیپاولی)، ۳۴۳۔ دیوان (دیوان)، ۳۴۴۔ دیوان گری (دیوان
گری)، ۳۴۵۔ دیوانی (دیوانی)، ۳۴۶۔ دیوار (دیوال)، ۳۴۷۔
دُکھ (دُکھ)، ۳۴۸۔ دُکان (دُکان)، ۳۴۹۔ دُگنا (دیوگن)، ۳۵۰۔
دُپٹہ (دُپٹہ)، ۳۵۱۔ دُبھاشیا (دُبھاشی)، ۳۵۲۔ دُر (دُر)، ۳۵۳۔
دُرگندھ (دُرگندھ)، ۳۵۴۔ دُرگت (دُرگت)، ۳۵۵۔ دُرگن (دُرگن)،
۳۵۶۔ دُردشا (دُردشا)، ۳۵۷۔ دُردِن (دُردِن)، ۳۵۸۔ دُرنام
(دُرنام)، ۳۵۹۔ دُربل (دُربل)، ۳۶۰۔ دُروچن (دروچن)، ۳۶۱۔
دشمن (دشمن)، ۳۶۲۔ دُشٹ (دُشٹ)، ۳۶۳۔ دور (دور)، ۳۶۴
دُوردرشی (دُوردرشی)، ۳۶۵۔ دِرشٹی (دِرشٹی)، ۳۶۶۔ دیو (دیو)
۳۶۷۔ دیودار (دیودار)، ۳۶۸۔ دیسی (دیسی)، ۳۶۹۔ دیہہ (دیہہ)
۳۷۰۔ دوست (دوست)، ۳۷۱۔ دوستی (دوستی)، ۳۷۲۔ دوش
(دوش)، ۳۷۳۔ دولت (دولت)، ۳۷۴۔ دُوار (دُوار)، ۳۷۵۔
دوارپال (دوارپال)، ۳۷۶۔ دوج (دوج)، ۳۷۷۔ دُویپ (دُویپ)
۳۷۸۔ دھکا (دھکا)، ۳۷۹۔ دھن (دھن)، ۳۸۰۔ دھن دان (دھن دان)
۳۸۱۔ دھن پال (دھن پال)، ۳۸۲۔ دھن بل (دھن بل)، ۳۸۳۔ دھنی

(دھنی)، ۳۸۴۔ دھرتی (دھرتی)، ۳۸۵۔ دھرم (دھرم)، ۳۸۶۔ دھرم شالا
(دھرم شالا)، ۳۸۷۔ دھرمی (دھرمی)، ۳۸۸۔ دھات (دھات)، ۳۸۹۔
دھار ادھر (دھار ادھر)، ۳۹۰۔ دھوپ (دھوپ)، ۳۹۱۔ دھول (دھول)
۳۹۲۔ دھیان (دھیان)، ۳۹۳۔ ننگا (ننگا، ناگا)، ۳۹۴۔ نقد (نگد)
۳۹۵۔ نقل (نکل)، ۳۹۶۔ نقدی (نگدی)، ۳۹۷۔ نقلی (نکلی)، ۳۹۸۔
نقشہ (نکشا)، ۳۹۹۔ نکشتر (نکشتر)، ۴۰۰۔ نگر (نگر)، ۴۰۱۔ نگری
(نگری)، ۴۰۲۔ نگارا (نگارا)، ۴۰۳۔ نذرانہ (نجرانا)، ۴۰۴۔ نٹ
(نٹ)، ۴۰۵۔ نٹی (نٹی)، ۴۰۶۔ ندی (ندی)، ۴۰۷۔ ندی تیر (ندی تیر)،
۴۰۸۔ نند (نادِنی)، ۴۰۹۔ نفع (نفے)، ۴۱۰۔ نبی (نبی)، ۴۱۱۔ نمک حرام
(نمک حرام)، ۴۱۲۔ نمسکار (نمسکار)، ۴۱۳۔ نماز (نماجُ)، ۴۱۴۔ نمونہ
(نمونہ)، ۴۱۵۔ نر (نر)، ۴۱۶۔ نرک (نرک)، ۴۱۷۔ نَو (نَو)، ۴۱۸
نصیب (نصیب)، ۴۱۹۔ ناگ (ناگ)، ۴۲۰۔ ناگ کیسر (ناگ کیسر)
۴۲۱۔ ناگ نگری (ناگ نگری)، ۴۲۲۔ ناگ پنچھی (ناگ پنچھی)، ۴۲۳۔
ناگ رتن (ناگ رتن)، ۴۲۴۔ ناگرک (ناگرِک)، ۴۲۵۔ ناچ (ناچ)،
۴۲۶۔ ناظر (ناظر)، ۴۲۷۔ نازک (ناجُک)، ۴۲۸۔ ناٹک (ناٹک)
۴۲۹۔ ناٹک مندر (ناٹک مندیر)، ۴۳۰۔ ناٹک شالا (ناٹک شالا)
۴۳۱۔ ناڑی (ناڑی)، ۴۳۲۔ ناد (ناد)، ۴۳۳۔ نام (نام)، ۴۳۴۔
نام دار (نام دار)، ۴۳۵۔ نام دھاری (نام دھاری)، ۴۳۶۔ نامردی
(نامردی)، ۴۳۷۔ نامہ (ناما) (نامہ (ناما))، ۴۳۸۔ نایک (نایک)،

۴۳۹۔ ناری (ناری)، ۴۴۰۔ ناشتا (ناشتا)، ۴۴۱۔ ناش (ناش)
۴۴۲۔ ناستک (ناستک)، ۴۴۳۔ نکاح (نکوہ)، ۴۴۴۔ نظام (نظام)
۴۴۵۔ نرگُن (نرگن)، ۴۴۶۔ نرنام (نرنام)، ۴۴۷۔ نربل (نربل)
۴۴۸۔ نربدھی (نربدھی)، ۴۴۹۔ نربھَے (نربھے)، ۴۵۰۔ نرمل (نرمل)
۴۵۱۔ نرموہ (نرموہ)، ۴۵۲۔ نرلوبھ (نرلوبھ)، ۴۵۳۔ نواڑ (نوارو)
۴۵۴۔ نویدن (نویدن)، ۴۵۵۔ نشانی (نشانی)، ۴۵۶۔ نشچے (نشچے)
۴۵۷۔ نشچِت (نشچت)، ۴۵۸۔ نشچِنت (نشچنت)، ۴۵۹۔ نشکام
(نشکام)، ۴۶۰۔ نشپھل (نشپھل)، ۴۶۱۔ نیچ (نیچ)، ۴۶۲۔ نیچاتما
(نیچاتما)، ۴۶۳۔ نیر (نیرو)، ۴۶۴۔ نیل (نیل)، ۴۶۵۔ نرتیہ (نرتیہ)
۴۶۶۔ نوکر (نوکر)، ۴۶۷۔ نومی (نوی)، ۴۶۸۔ نورنگ (نورنگ)
۴۶۹۔ نورتن (نورتن)، ۴۷۰۔ نورس (نورس)، ۴۷۱۔ نیائے
(نیائے)، ۴۷۲۔ نیائے سبھا (نیائے سبھا)، ۴۷۳۔ پنکھ (پنکھ)، ۴۷۴
پنچامرت (پنچامرت)، ۴۷۵۔ پنچایت (پنچایت)، ۴۷۶۔ پنجہ (پنجہ)
۴۷۷۔ پنساری (پنساری)، ۴۷۸۔ پکش (پکش)، ۴۷۹۔ پگڑی (پگڑی)
۴۸۰۔ پٹکا (پٹکا)، ۴۸۱۔ پٹاخہ (پٹاکی)، ۴۸۲۔ پٹوا (پٹوا)، ۴۸۳۔
پٹیل (پٹیل)، ۴۸۴۔ پٹی (پٹی)، ۴۸۵۔ پٹھان (پٹھان)، ۴۸۶۔
پتی (پتی)، ۴۸۷۔ پتنی (پتنی)، ۴۸۸۔ پدم ۴۸۹
پتا (پتا)، ۴۹۰۔ پردیش (پردیش)، ۴۹۱۔ پردیشی (پردیشی)
۴۹۲۔ پرم (پرم)، ۴۹۳۔ پلنگ (پلنگ)، ۴۹۴۔ پلی (پلی)، ۴۹۵

پَوَن (پوَن)، ۴۹۶۔ پون چکّی (پوَن چکّی)، ۴۹۷۔ پَوِتر (پَوِتر)،
۴۹۸۔ پسار (پسار)، ۴۹۹۔ پہر (پہر)، ۵۰۰۔ پہلوان (پہلوان)،
۵۰۱۔ پہاڑ (پہاڑ)، ۵۰۲۔ پانچ (پانچ)، ۵۰۳۔ پاک شالا (پاکشالا)
۵۰۴۔ پاکھنڈ (پاکھنڈ)، ۵۰۵۔ پاگ (پاک)، ۵۰۶۔ پاگل (پاگل)، ۵۰۷
پاٹ (پاٹ)، ۵۰۸۔ پاٹھ شالا (پاٹھ شالا)، ۵۰۹۔ پاد (پاد)، ۵۱۰
پادشاہ (پادشاہ)، ۵۱۱۔ پان (پان)، ۵۱۲۔ پانی (پانی)، ۵۱۳
پاپ (پاپ)، ۵۱۴۔ پائس (پائس)، ۵۱۵۔ پارس (پارس)، ۵۱۶
پنجرا (پنجرا)، ۵۱۷۔ پنڈ (پنڈا)، ۵۱۸۔ پچکاری (پچکاری)، ۵۱۹۔ پٹاری
(پٹاری)، ۵۲۰۔ پستول (پستول)، ۵۲۱۔ پیڑا (پیڑا)، ۵۲۲۔ پیت (پیت)
۵۲۳۔ پجاری (پجاری)، ۵۲۴۔ پُنیہ (پُنیہ)، ۵۲۵۔ پُتلی (پُتلی)، ۵۲۶
پُتر (پُتر)، ۵۲۷۔ پُتری (پُتری)، ۵۲۸۔ پُر (پور)۔ (پُرا (پورا)، ۵۲۹
پُری۔ پوری (پُری)، ۵۳۰۔ پُروش (پُروش)، ۵۳۱۔ پُشٹ (پُشٹ)
۵۳۲۔ پُشپ (پشپ)، ۵۳۳۔ پُشپ مالا (پُشپ مالا)، ۵۳۴۔ پُشپ
وِرِشٹ (پُشپ وِرِشٹ)، ۵۳۵۔ پُستک (پُستک)، ۵۳۶۔ پوجا
(پوجا)، ۵۳۷۔ پُوجیہ (پُوجیہ)، ۵۳۸۔ پورب (پورو)، ۵۳۹۔
پورا (پورا)، ۵۴۰۔ پورن (پورن)، ۵۴۱۔ پورنیما (پورنیما)، ۵۴۲
پرتھوی (پرتھوی)، ۵۴۳۔ پیٹی (پیٹکے)، ۵۴۴۔ پیڑا (پیرا)، ۵۴۵
پیشکش (پیشکش)، ۵۴۶۔ پینٹھ (پینٹے)، ۵۴۷۔ پیمائش (پیمائش)
۵۴۸۔ پیسہ (پیسہ)، ۵۴۹۔ پوت (پوت)، ۵۵۰۔ پوشاک (پوشاک)

۵۵۱۔ پیادہ (پیادے)، ۵۵۲۔ پیالہ (پیالہ)، ۵۵۳۔ پیاس (پیاس)
۵۵۴۔ پرکاش (پرکاش)، ۵۵۵۔ پرکرتی (پرکرتی)، ۵۵۶۔ پرنام
(پرنام)، ۵۵۷۔ پرتاپ (پرتاپ)، ۵۵۸۔ پرتی ندھی (پرتی ندھی)،
۵۵۹۔ پرتی پکش (پرتی پکش)، ۵۶۰۔ پرساد (پرساد)، ۵۶۱۔ پران
(پران)، ۵۶۲۔ پرنایام (پرنایام)، ۵۶۳۔ پرانی (پرانی)، ۵۶۴۔ پرارتھنا
(پرارتھنا)، ۵۶۵۔ پریہ (پریہ)، ۵۶۶۔ پریم (پریم)، ۵۶۷۔ فقیر
(پھکیر، پکیر) ۵۶۸۔ فضیحتا (پھجیتی)، ۵۶۹۔ پھن (پھن)، ۵۷۰۔ پھن دار
(پھن دار)، ۵۷۱۔ فرمان (پھرمان)، ۵۷۲۔ فراموشی (فراموشی)، ۵۷۳۔
فریاد (پھریاد)، ۵۷۴۔ فریادی (پھریادی)، ۵۷۵۔ پھری (پھری)،
۵۷۶۔ پھل (پھل)، ۵۷۷۔ پھلاپھل (پھلاپھل)، ۵۷۸۔ پھاگن (پھاگن)
۵۷۹۔ فائدہ (پھایدا)، ۵۸۰۔ فرقہ (پھرکا)، ۵۸۱۔ فیصلہ (پھیسلا)، ۵۸۲
فوج (پھوج)، ۵۸۳۔ فوجدار (پھوجدار)، ۵۸۴۔ بنجر (بنجر)، ۵۸۵
بندش (بندھس)، ۵۸۶۔ بندی (بندی)، ۵۸۷۔ بندی خانہ
(بندی خانے)، ۵۸۸۔ بندوق (بندوک)، ۵۸۹۔ بندوبست (بندوبست)
۵۹۰۔ بندھ (بندھ)، ۵۹۱۔ بکرا (بکرا)، ۵۹۲۔ بخشی (بکشی)، ۵۹۳
بغل (بگل)، ۵۹۴۔ بدنامی (بدنامی)، ۵۹۵۔ بدل (بدل)، ۵۹۶
بدلا۔ بدلہ (بدلہ)، ۵۹۷۔ بدلی (بدلی)، ۵۹۸۔ بنیان (بنین)، ۵۹۹
بندھن (بندھن)، ۶۰۰۔ بندھو (بندھو)، ۶۰۱۔ برابر (برابری)، ۶۰۲
بل (بل)، ۶۰۳۔ بلی (بلی)، ۶۰۴۔ بستی (بستی)، ۶۰۵۔ بہادر (بہدور)

۶۰۶۔ بہادری (بہدوری)، ۶۰۷۔ بانجھ (بنجے)، ۶۰۸۔ بانس (بمش)
۶۰۹۔ بانہہ (باہو)، ۶۱۰۔ باقی (باکی)، ۶۱۱۔ بازار (بجار)، ۶۱۲۔ بازاری
(بجاری)، ۶۱۳۔ بازو (باجو)، ۶۱۴۔ بازوبند (باجوبند)، ۶۱۵۔
بان (بان)، ۶۱۶۔ بات (باتُ)؛ ۶۱۷۔ بادام (بادامی)، ۶۱۸۔ بابت
(بابت)، ۶۱۹۔ بال (بال)، ۶۲۰۔ بالک (بالک)، ۶۲۱۔ بِدھا (وِدھ)،
۶۲۲۔ بِنا (وِنا)، ۶۲۳۔ بیج (بیج)، ۶۲۴۔ بی بی (بی بی)، ۶۲۵۔
بُڈھی (بدھی)، ۶۲۶۔ بُلبُل (بُلبُل)، ۶۲۷۔ بُلبُلا (بُلبُلُ)، ۶۲۸
بُلاق (بلاکُ)، ۶۲۹۔ بورا (بورا)، ۶۳۰۔ برہسپتی وار (برہسپتی وار)،
۶۳۱۔ بیوقوف (بیوکوف)، ۶۳۲۔ بیر (وِیر)، ۶۳۳۔ بیراگی (بیراگی)
۶۳۴۔ بیری (ویری)، ۶۳۵۔ بیاس (بیُاس)، ۶۳۶۔ برہم چاری
(برہم چاری)، ۶۳۷۔ برانڈی (براندی)، ۶۳۸۔ بھگت (بھکت)، ۶۳۹۔
بھگتی (بھکتی)، ۶۴۰۔ بھٹ (بھٹّ)، ۶۴۱۔ بھے (بھے)، ۶۴۲۔ بھیانک
(بھیانک)، ۶۴۳۔ بھون (بھون)، ۶۴۴۔ بھسم (بھسم)، ۶۴۵۔ بھانگ (بھنگ)
۶۴۶۔ بھانڈ (بھنڈا)، ۶۴۷۔ بھاگ (بھاک)، ۶۴۸۔ بھاگنی (بھاگنی)
۶۴۹۔ بھاگیدار (بھاگیدار)، ۶۵۰۔ بھار (بھار)، ۶۵۱۔ بھاری (بھاری)
۶۵۲۔ بھالا (بھلّے)، ۶۵۳۔ بھاشا (بھاشا)، ۶۵۴۔ بھاشیہ (بھاشیہ)
۶۵۵۔ بھوئیں (بھوں)، ۶۵۶۔ بھجنگ (بھجنگ)، ۶۵۷۔ بھوت
(بھوت)، ۶۵۸۔ بھومی (بھومی)، ۶۵۹۔ بھینس (مہش)، ۶۶۰۔ بھوجن
(بھوجن)، ۶۶۱۔ بھراتا (بھراتر)، ۶۶۲۔ منگل وار (منگل وار)، ۶۶۳۔

منظور (منجوں)، ۶۶۴۔ منڈل (منڈل)، ۶۶۵۔ منڈی (منڈی)
۶۶۶۔ منتر (منتر)، ۶۶۷۔ منتری (منتری)، ۶۶۸۔ مخمل (مکھمل)، ۶۶۹
مزدور (مجوُر)، ۶۷۰۔ مزدوری (مجوری)، ۶۷۱۔ مضبوط (مجبوتُ)
۶۷۲۔ مزہ (مجا)، ۶۷۳۔ مٹھ (مٹھ)، ۶۷۴۔ مت (مت)، ۶۷۵۔
متھنا (متھن)، ۶۷۶۔ مَد (مد)، ۶۷۷۔ مدھو (مَدھو)، ۶۷۸۔
مدھیہ (مدھیہ)، ۶۷۹۔ مدھیم (مدھیم)، ۶۸۰۔ من (من)، ۶۸۱۔ مَرن
(مرن)، ۶۸۲۔ مند (مند)، ۶۸۳۔ مرمّت (مرامت)، ۶۸۴۔ مرضی
(مرجی)، ۶۸۵۔ ململ (ململُ)، ۶۸۶۔ ملامت (ملامؔ)، ۶۸۷۔ مشعل
(مشعل)، ۶۸۸۔ مشعلچی (مشعلچی)، ۶۸۹۔ مسالا (مسال)، ۶۹۰۔
مسیت (مشید)، ۶۹۱۔ مسور (مسور)، ۶۹۲۔ مست (مستُ)
۶۹۳۔ محل (محل)، ۶۹۴۔ محصول (محصولُ)، ۶۹۵۔ محصولدار (محصولدار)
۶۹۶۔ مہا (مہا)، ۶۹۷۔ مہاجن (مہاجن)، ۶۹۸۔ مہاوت (مہاوتُ)
۶۹۹۔ مہیلا (مہیلا)، ۷۰۰۔ مانس (مانس)، ۷۰۱۔ ماتا (ماتا)، ۷۰۲۔
ماپ (ماپ)، ۷۰۳۔ معاملہ (ماملے)، ۷۰۴۔ معاملہ دار (ماملے دار)
۷۰۵۔ ماما (مائی)، ۷۰۶۔ معمولی (مامولی)، ۷۰۷۔ مایا (مایا)، ۷۰۸
مار (مار)، ۷۰۹۔ مارا ماری (مارا ماری)، ۷۱۰۔ مال (مالُ)، ۷۱۱۔
مالا (مالا)، ۷۱۲۔ مالاکار (مالاکار)، ۷۱۳۔ مالک (مالیک)، ۷۱۴
مالن (مالن)، ۷۱۵۔ مالش (مالیش)، ۷۱۶۔ مالی (مالی)، ۷۱۷
ماس (ماس)، ۷۱۸۔ مٹھائی (مٹھائی)، ۷۱۹۔ متر (متر)، ۷۲۰۔

مِلان (ملن)، ۷۲۱۔ ملاپ (ملاپ)، ۷۲۲۔ منڈن (منڈن)، ۷۲۳۔ منڈاسا (منڈاس)، ۷۲۴۔ مُکھ (مُکھ)، ۷۲۵۔ مکھیا (مکھیہ)، ۷۲۶۔ مختار (موختیار)، ۷۲۷۔ مجرا (مجرا)، ۷۲۸۔ مٹھی (مشٹی)، ۷۲۹۔ منی (منی)، ۷۳۰۔ منصف (منسیپھ)، ۷۳۱۔ ملمع (مُلامُ)، ۷۳۲۔ ملاخظ (ملاجو)، ۷۳۳۔ ملک (ملک)، ۷۳۴۔ ملکی (ملکی)، ۷۳۵۔ مُلّا (مُلّا)، ۷۳۶۔ مشکل (مشکل)، ۷۳۷۔ مشٹامشٹی (مشٹامشٹی)
۷۳۸۔ مسلمان (مسلمان)، ۷۳۹۔ مسافر (مسافر)، ۷۴۰۔ مسافرخانہ (مسافرخانہ)، ۷۴۱۔ مہورت (مہورت)، ۷۴۲۔ مُونج (منجا)، ۷۴۳۔ مُوتر (مُوتر)، ۷۴۴۔ مُورکھ (مُورکھ)، ۷۴۵۔ مورتی (مورتی)
۷۴۶۔ مُورتی پوجا (مورتی پوجا)، ۷۴۷۔ مُول (مُول)، ۷۴۸۔ مول نواسی (مول نواسی)، ۷۴۹۔ موسل (مُسل)، ۷۵۰۔ موسلی (موسلی)
۷۵۱۔ مرگ (مرگ)، ۷۵۲۔ مرگ چھالا (مرگ چھالا)، ۷۵۳۔ مرگ پتی (مرگ پتی)، ۷۵۴۔ مرگ مد (مرگ مد)، ۷۵۵۔ مرتیو (مرتیو)، ۷۵۶۔ میگھ (میگھ)، ۷۵۷۔ میگھ ناد (میگھ ناد)، ۷۵۸۔ میدہ (میدہ)
۷۵۹۔ میش (میش)، ۷۶۰۔ میدان (میدان)، ۷۶۱۔ میلا (میلگے)، ۷۶۲۔ موچی (موچی)، ۷۶۳۔ موڑ (موڑ)، ۷۶۴۔ موتی (مُتو)، ۷۶۵۔ مُہر (موہرا) (مو (موہر)، ۷۶۶۔ محلّہ (مُحلا)، ۷۶۷۔ موج (موج)، ۷۶۸۔ ملیچھ (ملیچھ)
۷۶۹۔ نیتر (نیتر)، ۷۷۰۔ یگیہ (یگیہ)، ۷۷۱۔ یجان (یجمان)، ۷۷۲۔ یجروید (یجروید)، ۷۷۳۔ یم (یم)، ۷۷۴۔ یون (یون)، ۷۷۵۔ یاتری (یاترک)

۷۷۶۔ یاد (یاد)، ۷۷۷۔ یُکت (یکت)، ۷۷۸۔ یُدھ (یدھ)، ۷۷۹۔
یوگ (یوگ)، ۷۸۰۔ یوگی (یوگی)، ۷۸۱۔ رنجک (رنجک)، ۷۸۲۔ رنڈی
(رنڈی)، ۷۸۳۔ رقم (رقم)، ۷۸۴۔ رکت (رکت)، ۷۸۵۔ رکت کمل
(رکت کمل)، ۷۸۶۔ رکشا بندھن (رکشا بندھن)، ۷۸۷۔ رَن (رَن)،
۷۸۸۔ رَن بھومی (رن بھومی)، ۷۸۹۔ رن رنگ (رن رنگ)، ۷۹۰۔
رن ویر (رن ویر)، ۷۹۱۔ رتن (رتن)، ۷۹۲۔ رتن مالا (رتن مالا) ۷۹۳۔
رتھ (رتھ)، ۷۹۴۔ رتھ شالا (رتھ شالا)، ۷۹۵۔ رمنی (رمنی)، ۷۹۶۔ رمنا
(رمن)، ۷۹۷۔ روا (روے)، ۷۹۸۔ روانہ (روانے)، ۷۹۹۔ ردی
(روی)، ۸۰۰۔ روی وار (روی وار)، ۸۰۱۔ رس (رس)، ۸۰۲۔
رسواد (رسواد)، ۸۰۳۔ رسوادی (رسوادی)، ۸۰۴۔ رساین (رساین)
۸۰۵۔ رسید (رشیت)، ۸۰۶۔ رہٹ (رہاٹ)، ۸۰۷۔ راکشس (راکشس)، ۸۰۸۔ راگ
(راگ)، ۸۰۹۔ راگی (راگی)، ۸۱۰۔ راجکمار (راجکمار)، ۸۱۱۔ راجکماری
(راجکماری)، ۸۱۲۔ راجدھانی (راجدھانی)، ۸۱۳۔ راج نیتی (راج نیتی)
۸۱۴۔ راجپوت (راجپوت)، ۸۱۵۔ راج مندر (راج مندر)، ۸۱۶۔
راج مارگ (راج مارگ)، ۸۱۷۔ راج ہنس (راج ہنس)، ۸۱۸۔ راجا
(راجا)، ۸۱۹۔ راضی نامہ (راجی نامہ)، ۸۲۰۔ راجیہ (راجیہ)، ۸۲۱۔
رات (راتری)، ۸۲۲۔ رانی (رانی)، ۸۲۳۔ رام پھل (رام پھل) ۸۲۴۔
رام بان (رام بان)، ۸۲۵۔ رام رس (رام رس)، ۸۲۶۔ رائے (رائے)
۸۲۷۔ راشٹر (راشٹر)، ۸۲۸۔ راہ (راہ)، ۸۲۹۔ راہ داری (راہ داری)

۸۳۰۔ رسالہ (رسال)، ۸۳۱۔ ریت (ریتی)، ۸۳۲۔ روپیہ (روپئیں)
۸۳۳۔ رُمال (رُمال)، ۸۳۴۔ روپ (روپ)، ۸۳۵۔ رُبرو (رُبرو)
۸۳۶۔ رُول (رُلُ)، ۸۳۷۔ ریت (ریت)، ۸۳۸۔ ریشم (ریشم)، ۸۳۹۔
ریشمی (ریشمے)، ۸۴۰۔ روگ (روگ)، ۸۴۱۔ روغن (روگنُ)، ۸۴۲۔
روگی (روگی)، ۸۴۳۔ روز (روجُ)، ۸۴۴۔ روزی (روجی)،
۸۴۵۔ لنگر (لنگرُ)، ۸۴۶۔ لنگوٹی (لنگوٹی)، ۸۴۷۔ لمبا (لمب)
۸۴۸۔ لکڑی (لکڑی)، ۸۴۹۔ لکّا (لکّا)، ۸۵۰۔ لکشن (لکشن)، ۸۵۱۔
لگام (لگام)، ۸۵۲۔ لچھی (لچھی)، ۸۵۳۔ لجّا (لجّے)، ۸۵۴۔ لڑی
(لڑی)، ۸۵۵۔ لڈو (لاڈُ)، ۸۵۶۔ لشکر (لسکر)، ۸۵۷۔ لہنگا
(لنگ) ۸۵۸۔ لہر (لہری)، ۸۵۹۔ لانگھنا (لنگھن)، ۸۶۰۔ لاٹھی
(لاٹھی)، ۸۶۱۔ لنگ (لنگ)، ۸۶۲۔ لنگ پوجا (لنگ پوجا)، ۸۶۳۔
لپی (لپی)، ۸۶۴۔ لحاف (لیپُ)، ۸۶۵۔ لیپنا (لیپنی)، ۸۶۶۔ لیلا
(لیلا)، ۸۶۷۔ لُچّا (لُچّا)، ۸۶۸۔ لیپ (لیپ)، ۸۶۹۔ لوک (لوک)
۸۷۰۔ لون (لون)، ۸۷۱۔ لوبھ (لوبھ)، ۸۷۲۔ لوہ چت (لوہ چتُ)
۸۷۳۔ لوہا (لوہ)، ۸۷۴۔ لونڈی (لونڈ)، ۸۷۵۔ ونشی (ونشی)
۸۷۶۔ وکیل (وکیل)، ۸۷۷۔ وچن (وچن)، ۸۷۸۔ وزیر (وزیر)
۸۷۹۔ وطن (وطن)، ۸۸۰۔ ون (وَن)، ۸۸۱۔ وانڈا (وانڈ)، ۸۸۲۔
ورش (ورش)، ۸۸۳۔ ورش پھل (ورش پھل)، ۸۸۴۔ ورشا ریتو
(ورشا ریتو)، ۸۸۵۔ ولی (والی)، ۸۸۶۔ وسنت (وسنت)، ۸۸۷۔

وسنت دوت (وسنت دوت)، ۸۸۸۔ وستر (وستر)، ۸۸۹۔ واجب (واچنا)، ۸۹۰۔ واجب (واجب)، ۸۹۱۔ وانی (وانی) ۸۹۲۔ وانر (وانر)، ۸۹۳۔ وایو (وایو)، ۸۹۴۔ واہ واہ (واہ وا) ۸۹۵۔ وِچار (وچار)، ۸۹۶۔ وِچارنا (وچارنا)، ۸۹۷۔ وجے (وجے) ۸۹۸۔ وِدیا (وِدیا)، ۸۹۹۔ ودیارتھی (ودیارتھی)، ۹۰۰۔ وِدیالیہ (ودیالیہ)، ۹۰۱۔ ودھان (ودھان)، ۹۰۲۔ ونے (ونے) ۹۰۳۔ دِرَہ (وِرَہ)، ۹۰۴۔ وِرہاگنی (ورہاگنی)، ۹۰۵۔ وِراگ (وراگ)، ۹۰۶۔ وِروپ (وِروپ)، ۹۰۷۔ وِرودھ (وِرودھ)، ۹۰۸۔ وِرودھی (ورودھی)، ۹۰۹۔ وِش (وِش)، ۹۱۰۔ وِسرن (وِسرن)، ۹۱۱۔ وینا (وینا)، ۹۱۲۔ ویر (ویر)، ۹۱۳۔ وَیدانت (ویدانت)، ۹۱۴۔ وَیدانتی (ویدانتی)، ۹۱۵۔ ویشیہ (ویشیہ)، ۹۱۶۔ وَیر (وَیر)، ۹۱۷۔ وَیری (ویری)، ۹۱۸۔ وَیشے (وَیشے)، ۹۱۹۔ دیوہار (دیوہار) ۹۲۰۔ ویاپار (ویاپار)، ۹۲۱۔ ویاپاری (ویاپاری)، ۹۲۲۔ شنکا (شنکا)، ۹۲۳۔ شنکھ (شنکھ)، ۹۲۴۔ شک (شکّ)، ۹۲۵۔ شکتی (شکتی)، ۹۲۶۔ شکتی پوجا (شکتی پوجا)، ۹۲۷۔ شت (شت)، ۹۲۸۔ شَتَردُو (شَتَردُو)، ۹۲۹۔ شت دھارا (شت دھارا)، ۹۳۰۔ شت پدی (شت پدی)، ۹۳۱۔ شنی وار (شنی وار)، ۹۳۲۔ شمع (شمع) ۹۳۳۔ شرن (شرن)، ۹۳۴۔ شرنارتھی (شرنارتھی)، ۹۳۵۔ شرت (شرت)، ۹۳۶۔ شربت (شربت)، ۹۳۷۔ شرح (شرا)، ۹۳۸۔ شراب

(شراب)، ۹۳۹۔ شریر (شریر)، ۹۴۰۔ شریر تیاگ (شریر تیاگ)، ۹۴۱۔
شرم (شرم)، ۹۴۲۔ شَشش دھر (شَشش دھر)، ۹۴۳۔ ششی (ششی)،
۹۴۴۔ شہر (شہر)، ۹۴۵۔ شاکھا (شکھا)، ۹۴۶۔ شاکھی (شاکھی)،
۹۴۷۔ شادی (شادی)، ۹۴۸۔ شانت (شانت)، ۹۴۹۔ شانتی (شانتی)
۹۵۰۔ شاباش (شاباش)، ۹۵۱۔ شامل (شامِل)، ۹۵۲۔ شال
(شال)، ۹۵۳۔ شاستر (شاستر)، ۹۵۴۔ شکست (شکست)، ۹۵۵۔
شکار (شکار)، ۹۵۶۔ شکاری (شکاری)، ۹۵۷۔ شِکشا (شِکشا)، ۹۵۸۔
شِکھا (شِکھا)، ۹۵۹۔ شِلپ (شلپ)، ۹۶۰۔ شلپ شالا (شلپ شالا)
۹۶۱۔ شیو (شیو)، ۹۶۲۔ شیوراتری (شیوراتری)، ۹۶۳۔ شیولوک
(شیولوک)، ۹۶۴۔ شِوالیہ (شِوالیہ)، ۹۶۵۔ شِست (شُست)، ۹۶۶۔
شیت (شیت)، ۹۶۷۔ شیشی (شیشے)، ۹۶۸۔ شکردار (شکر دار)، ۹۶۹۔
شُدھ (شُدھ)، ۹۷۰۔ شُدھی (شُدھی)، ۹۷۱۔ شُبھ (شُبھ)، ۹۷۲۔ شمار
(شماری)، ۹۷۳۔ شروع (شروع)، ۹۷۴۔ شُودر (شُودر)، ۹۷۵۔
شُودری (شودری)، ۹۷۶۔ شیطان (سیتان)، ۹۷۷۔ شوک (شوک)
۹۷۸۔ شمشان (شمشان)، ۹۷۹۔ شیام (شیام)، ۹۸۰۔ شری (شری)
۹۸۱۔ شری پھل (شری پھل)، ۹۸۲۔ شری رنگ (شری رنگ)، ۹۸۳۔
شواس (شواس)، ۹۸۴۔ سنکٹ (سنکٹ)، ۹۸۵۔ سنکلپ (سنکلپ)
۹۸۶۔ سنکوچ (سنکوچ)، ۹۸۷۔ سنکرانتی (سنکرانتی)، ۹۸۸۔ سنگ
(سنگ)، ۹۸۹۔ سنگٹھن (سنگٹھن)، ۹۹۰۔ سنگت (سنگت)، ۹۹۱۔ سنگم

(سنگم)، ۹۹۲۔ سنگیت (سنگیت)، ۹۹۳۔ سنگرام (سنگرام)، ۹۹۴۔
سنگھ (سنگھ)، ۹۹۵۔ سنت (سنت)، ۹۹۶۔ سنتشٹ (سنتشٹ)
۹۹۷۔ سنتوش (سنتوش)، ۹۹۷۔ سندوک (سندوک)، ۹۹۸۔ سندیش
(سندیش)، ۹۹۹۔ سنپت (سمپت) (سمت)، ۱۰۰۰۔ سمنبدھ (سمنبدھ)
۱۰۰۱۔ سمنبدھی (سمنبدھی)، ۱۰۰۲۔ سمبھاشن (سمبھاشن)، ۱۰۰۳۔ سموت
(سمپتو)، ۱۰۰۴۔ سکھی (سکھی)، ۱۰۰۵۔ سچا (ساچا)، ۱۰۰۶۔ سزا (سجا)،
۱۰۰۷۔ سچ (سچ)، ۱۰۸۔ سجن (سجن)، ۱۰۹۔ ستنام (ستنام)، ۱۰۱۰۔ ستی
(ستی)، ۱۰۱۱۔ ستیہ (ستیہ)، ۱۰۱۲۔ صدر (صدر)، ۱۰۱۳۔ سدیہ (سدیہ)
۱۰۱۴۔ سدا (سدا)، ۱۰۱۵۔ سداگتی (سداگتی)، ۱۰۱۶۔ سدگن (سدگن)
۱۰۱۷۔ سدگرو (سدگرو)، ۱۰۱۸۔ سند (سند)، ۱۰۱۹۔ سندی (سندی)
۱۰۲۰۔ سپتاشو (سپتاشو)، ۱۰۲۱۔ سفید (شویت)، ۱۰۲۲۔ سب (سر)
۱۰۲۳۔ سبب (سب)، ۱۰۲۴۔ سب رس (سرورس)، ۱۰۲۵۔ سبھا (سبھا)
۱۰۲۶۔ سبھاستھان (سبھاستھان)، ۱۰۲۷۔ سم (سم)، ۱۰۲۸۔ سماج
(سماج)، ۱۰۲۹۔ سمان (سمان)، ۱۰۳۰۔ سماپت (سماپت)، ۱۰۳۱۔
سمدر (سمدر)، ۱۰۳۲۔ سمدرپھل (سمدرپھل)، ۱۰۳۳۔ سمدرپھین
(سمدرپھین)، ۱۰۳۴۔ سمدرلون (سمدرلون)، ۱۰۳۵۔ سمیلن
(سمیلن)، ۱۰۳۶۔ سمراٹ (سمراٹ)، ۱۰۳۷۔ سراف (سراف)، ۱۰۳۸۔
سرشتہ (سرشتہ)، ۱۰۳۹۔ سرشتہ دار (سرشتہ دار)، ۱۰۴۰۔ سرواتما
(سرواتما)، ۱۰۴۱۔ سلاخ (سلاکی)، ۱۰۴۲۔ سلام (سلام)، ۱۰۴۳۔

سوار (سوار)، ۱۰۴۴۔ سواری (سواری)، ۱۰۴۵۔ سوال (سوالُ) ۱۰۴۶۔
سہج (سہج)، ۱۰۴۷۔ سہنا (سہنا)، ۱۰۴۸۔ سہیوگ (سہیوگ)، ۱۰۴۹۔
سہائتا (سہائتا)، ۱۰۵۰۔ سہی (سہی)، ۱۰۵۱۔ سانپ (سرپ)
۱۰۵۲۔ ساگر (ساگر)، ۱۰۵۳۔ سائن (سائن)، ۱۰۵۴۔ سات (سپت)
۱۰۵۵۔ ساتواں (ستیم)، ۱۰۵۶۔ سادا (سادہ)، ۱۰۵۷۔ سادھو (سادھو)
۱۰۵۸۔ سادھوی (سادھوی)، ۱۰۵۹۔ سان (سانے)، ۱۰۶۰۔ ثابت
(ثابیت)، ۱۰۶۱۔ سامان (سامانُ)، ۱۰۶۲۔ سامراجیہ (سامراجیہ) ۱۰۶۳۔
سارنگی (سارنگی)، ۱۰۶۴۔ سارتھی (سارتھی)، ۱۰۶۵۔ سارس (سارس)
۱۰۶۶۔ سارسی (سارسی)، ۱۰۶۷۔ صاحب (صاحب)، ۱۰۶۸۔ ساہوکار
(ساہوکار)، ۱۰۶۹۔ سندھ (سندُھ)، ۱۰۷۰۔ سنگھ (سمہا)، ۱۰۷۱۔ سنگھاسن
(سمہاسن)، ۱۰۷۲۔ سکّہ (سکّہ)، ۱۰۷۳۔ ستار (ستار)، ۱۰۷۴۔ سدھ
(سدھ)، ۱۰۷۵۔ سدھی (سدھی)، ۱۰۷۶۔ سندور (سندور)، ۱۰۷۷۔
سپاہی (سپائی)، ۱۰۷۸۔ سفارش (سفارش)، ۱۰۷۹۔ سینگ (شرنگ)
۱۰۸۰۔ سینچنا (سیچن)، ۱۰۸۱۔ سیت (سیت)، ۱۰۸۲۔ سیسہ (سیسہ)،
۱۰۸۳۔ سُندر (سندر)، ۱۰۸۴۔ سُندری (سندری)، ۱۰۸۵۔ سُکمار
(سکمار)، ۱۰۸۶۔ سکماری (سُکماری)، ۱۰۸۷۔ سُکھ (سُکھ)، ۱۰۸۸۔ سکھد
(سُکھد)، ۱۰۸۹۔ سُکھی (سکھی)، ۱۰۹۰۔ سُگن (سُگن)، ۱۰۹۱۔ سگنی (سگنی)
۱۰۹۲۔ سُگّا (سُگّا)، ۱۰۹۳۔ سُنار (سُنار)، ۱۰۹۴۔ سپوپ (سُپتر) ۱۰۹۵۔
سُرنگ (سُرنگ)، ۱۰۹۶۔ سُر (سُر)، ۱۰۹۷۔ سُروپ (سُروپ)، ۱۰۹۸۔

سلطان (سلطان)، ۱۰۹۹۔ سُنگ (سنگ)، ۱۱۰۰۔ شست (شست)
۱۱۰۱۔ سستی (سست)، ۱۱۰۲۔ سوت (سوتر)، ۱۱۰۳۔ صوبیدار (صوبیدار)
۱۱۰۴۔ صوبیداری (صوبیداری)، ۱۱۰۵۔ سورج (سوریہ)، ۱۱۰۶۔ سینک
(سینکے)، ۱۱۰۷۔ سینا (سینا)، ۱۱۰۸۔ سیناپتی (سیناپتی)، ۱۱۰۹۔ سیب
(سیبُ)، ۱۱۱۰۔ سوگ (سوک)، ۱۱۱۱۔ سوچ (سوچ) ۱۱۱۲۔ سونا
(سورن)، ۱۱۱۳۔ سوم (سوم)، ۱۱۱۴۔ سوموار (سوموار)، ۱۱۱۵۔
سویا (سُوا)، ۱۱۱۶۔ صحبت (سُبَت)، ۱۱۱۷۔ سوبھاگیہ (سُبھَگ)
۱۱۱۸۔ سوراشٹر (سوراشٹر)، ۱۱۱۹۔ سوراشٹراگ (سوراشٹراگ)، ۱۱۲۰۔
سوراشٹری (سوراشٹری)، ۱۱۲۱۔ استمبھ (استمبھ)، ۱۱۲۲۔ استن
(استن)، ۱۱۲۳۔ استری (استری)، ۱۱۲۴۔ استھان (استھان)، ۱۱۲۵۔
اَسنان (اَسنان)، ۱۱۲۶۔ سیاہی (شائی)، ۱۱۲۷۔ سوپن (سوپن)
۱۱۲۸۔ سوبھاؤ (سبھاؤ)، ۱۱۲۹۔ سواد (سواد)، ۱۱۳۰۔ سوامی (سوامی)
۱۱۳۱۔ شوِیکار (شوِیکار)، ۱۱۳۲۔ ہنگامہ (ہنگامہ)، ۱۱۳۳۔ ہنڈا
(ہنڈے)، ۱۱۳۴۔ ہنسنا (ہَسَن)، ۱۱۳۵۔ ہنگامی (ہنگام)، ۱۱۳۶۔
حق (ہکّ)، ۱۱۳۷۔ حق دار (ہکّہ دار)، ۱۱۳۸۔ حقیقت (حقیقت)،
۱۱۳۹۔ حکیم (حکیم)، ۱۱۴۰۔ حجامت (حجامت)، ۱۱۴۱۔ حجام (حجام)
۱۱۴۲۔ ہڑتال (ہرتال)، ۱۱۴۳۔ ہمت (ہمت)، ۱۱۴۴۔ ہتھنی (ہتھنی)
۱۱۴۵۔ ہتھیلی (ہتھیلی)، ۱۱۴۶۔ حد (حد)، ۱۱۴۷۔ حبشی (حبشی)،
۱۱۴۸۔ ہمراہ (ہمراہ)، ۱۱۴۹۔ حمام (حمامُ)، ۱۱۵۰۔ ہمیشہ (ہمیشہ)

۱۱۵۱۔ حرکت (حرکت)، ۱۱۵۲۔ ہرکارہ (ہرکارہ)، ۱۱۵۳۔ ہل (ہل)،
۱۱۵۴۔ ہلّا (ہلّا)، ۱۱۵۵۔ ہون (ہون)، ۱۱۵۶۔ حولدار (حولدار)
۱۱۵۷۔ ہوس (ہوس)، ۱۱۵۸۔ حوالات (حوالات)، ۱۱۵۹۔ حوالے
(حوالہ) ۱۱۶۰۔ حویلی (حویلی)؛ ۱۱۶۱۔ ہستنا پور (استناپور)، ۱۱۶۲۔
ہانڈی (ہنڈی)، ۱۱۶۳۔ ہار (ہے)، ۱۱۶۴۔ ہاتھ (ہاتُ)، ۱۱۶۵۔
ہاتھی (ہستی)، ۱۱۶۶۔ ہاتھی دانت (ہستی دنت)، ۱۱۶۷۔ ہار (ہار)
۱۱۶۸۔ ہندستان (ہندوستان)، ۱۱۶۹۔ ہِمگری (ہمگری)، ۱۱۷۰۔
ہماچل (ہماچل)، ۱۱۷۱۔ ہمّت (ہمّت)، ۱۱۷۲۔ حصّہ (حصّے)،
۱۱۷۳۔ حصّے دار (حصّے دار)، ۱۱۷۴۔ ہین (ہین)، ۱۱۷۵۔ ہنکار (ہونکار)
۱۱۷۶۔ ہُنڈی (ہنڈی)، ۱۱۷۷۔ حکم (حکُم) ۱۱۷۸۔ حقّہ (حقّہ) ۱۱۷۹۔
حضور (حضور)، ۱۱۸۰۔ ہُنر (ہُنر)، ۱۱۸۱۔ ہردَیے (ہِردَیے)، ۱۱۸۲۔
ہیم (ہیم)، ۱۱۸۳۔ حیران (حیرانُ)، ۱۱۸۴۔ ہولی (ہولی)، ۱۱۸۵۔
ہوشیار (ہوشیار)، ۱۱۸۶۔ ہوشیاری (ہوشارُ)، ۱۱۸۷۔ ہوض (ہود،
ہونٹر)، ۱۱۸۸۔ ہودہ (ہوڈا)۔